جماعت

10

ارتقائے ذات
اور
فنون سے لطف اندوزی

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

بنیادی فرائض

حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ...

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر-نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴ مورّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کردہ
رابطہ کار کمیٹی کی ۲۹/دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس کتاب کو تعلیمی سال ۱۸-۲۰۱۹ء سے درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

ارتقائے ذات
اور
فنون سے لطف اندوزی

دسویں جماعت

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

F58HDT

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۸ء (2018)

جدید ایڈیشن : ۲۰۲۲ء (2022)

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی مضمون کی کمیٹی :

- ڈاکٹر شریتا ساٹھے، صدر
- شریمتی شیتل باپٹ، رکن
- شری وِدیا ندھی (پرساد) ونارسے، رکن
- شریمتی آبھا بھاگوت، رکن
- شریمتی پرتیبھا کدم، رکن
- ڈاکٹر اجے کمار لولگے، (رکن سکریٹری)

مدعوئین:

- شریمتی سایلی تامنے
- شریمتی پرینیتا بال سبرمنیہ
- شریمتی نیتا متالک
- شریمتی نشی گندھا شیچول
- ڈاکٹر شاملا تائی وَنارسے
- شری امتیاز شیخ
- شری سنجے بگٹے
- شری شیواجی ہانڈے

مترجمین :

- جناب عبدالحمید انصاری
- جناب خان حسنین عاقب محمد شہباز خان
- سیّد آصف نثار

رابطہ کار (مراٹھی):

ڈاکٹر اجے کمار لولگے

اسپیشل آفیسر، عملی تجربہ اور

کارگزار اسپیشل آفیسر، فنونِ لطیفہ، بال بھارتی، پونہ

خصوصی تعاون:

سنشودھن و وِکاس وِبھاگ

شیاماچی آئی فاؤنڈیشن

Co-ordinator (Urdu) :

Khan Navedul Haque Inamul Haque,

Special Officer for Urdu,

M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout :

Asif Nisar Sayyed,

Yusra Graphics,

305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover : Shrimati Abha Bhagwat

Designing :

Shrimati Madhura Pendse

Shri Bhushan Raje

Production :

Shri Sachchitanand Aphale

Chief Production Officer

Shri Sachin Mehta

Production Officer

Shri Nitin Wani

Assistant Production Officer

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order : N/PB/2021-22/10,000

Printer : M/S. SHIVAM OFFSET, KOLHAPUR

Publisher :

Shri Vivek Uttam Gosavi

Controller,

M.S. Bureau of Textbook Production,

Prabhadevi, Mumbai - 25.

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو

ایک **مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ** بنائیں

اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :

انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛

مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،

اور ان سب میں

اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتّحاد اور

سالمیت کا تیقّن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبّیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین

ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،

وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایَک جَیَہ ہے
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجراتَ، مَراٹھا،
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَلَ دِھ تَرَنگ،

تَوَشُبھَ نامے جاگے، تَوَشُبھَ آ شِس ماگے،
گاہے تَوَجَیَہ گاتھا،

جَنَ گَنَ منگل دَایَک جَیَہ ہے،
بھارَتَ - بھاگیَہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ

دسویں جماعت میں آپ سب کا استقبال ہے۔ 'ارتقائے ذات اورفنون سے لطف اندوزی' نامی درسی کتاب آپ کو پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہورہی ہے۔

عالم کاری کی اکیسویں صدی میں زندگی کی مہارتیں حاصل کرنے کے لیے اور آپ کے کریئر (ذریعۂ معاش) کی کامیاب پیش رفت کے لیے اس مضمون سے آپ کو ضروری رہنمائی حاصل ہوگی۔ آپ آئندہ زندگی میں پیش آنے والے فکر انگیز معاملات سے کلّی طور پر نبرد آزما ہوسکیں گے۔ اسی طرح ہمیں اُمید ہے کہ خود شناسی اور حاصل ہونے والے مواقع پہچاننے کی صلاحیت آپ کے اندر پیدا ہوگی۔

آپ جانتے ہیں کہ انسانی زندگی میں فنون کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح فنون کی وجہ سے اپنی زندگی پائیدار ہونے میں مدد ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی کی مہارت کے ارتقا کی بدولت آپ کی شخصیت اور قوتِ اظہار میں اضافہ ہوگا۔

درسی کتاب 'ارتقاءِ ذات اور فنون سے لطف اندوزی' کا اصل مقصد آپ کی روزمرہ زندگی سے منسلک ہے۔ کتاب کی ابتدا آپ کی پسندیدہ تصویری کہانی سے کی گئی ہے۔ اس کے ذریعے اگلے سبق میں آپ کیا سیکھنے والے ہیں، اس سے باخبر کیا گیا ہے۔ اس کتاب سے 'تھوڑی سی تفریح' اور 'بحث کیجیے' جیسی کئی سرگرمیوں سے آپ سیکھنے والے ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں کو لازمی طور پر انجام دیجیے۔ یہ سرگرمیاں آپ کے سوچنے کے عمل کو تحریک دیں گی۔

درسی کتاب میں کئی چھوٹے چھوٹے کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان کھیلوں کے ذریعے آپ بہت کچھ اکتساب کریں گے۔ دیا ہوا منصوبہ، اس پر کی جانے والی کارروائی اور اس کے دوران انجام دی جانے والی ضروری سرگرمیاں خود توجہ اور انہماک سے کیجیے۔ اسی طرح جہاں ضروری محسوس ہو اپنے اساتذہ، سرپرستوں اور ہم جماعت طلبہ سے مدد لیں۔ موجودہ ٹکنالوجی کے برق رفتار زمانے میں کمپیوٹر اور اسمارٹ فون سے آپ متعارف ہیں۔ درسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اطلاعاتی مواصلاتی تکنیک کے ذرائع کا مناسب استعمال کیجیے تاکہ آپ کا اکتساب سہل اور آسان ہوجائے۔

درسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت، اس پر غور و فکر کرتے وقت اور اسے سمجھتے وقت آپ کو اس میں سے جو حصہ پسند آئے، نیز مطالعے کے دوران پیش آنے والی مشکلات، مشکل سوالات ہمیں ضروری بتائیے۔

آپ کو تعلیمی ترقی کے لیے نیک خواہشات!

(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔

تاریخ: ۱۸/ مارچ ۲۰۱۸ء، گڑی پاڑوا

بھارتی سَور: ۲۷/ پھالگن ۱۹۳۹

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی - متوقع صلاحیتیں

دسویں جماعت کی تکمیل پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقع ہے۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
۱۔	میں ایک شہری	۱۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - روزمرہ زندگی میں اپنے اور دوسروں کے برتاؤ کا تجزیہ کر کے یہ جانچنے کی صلاحیت فروغ دینا کہ یہ جمہوری طرزِ حیات کی قدروں سے مربوط ہے یا نہیں۔ ۲۔ ہمدردی - سماج میں ایک دوسرے پر انحصار کے بارے میں اہم معلومات رکھنا اور اس کے مطابق دیگر لوگوں کے بارے میں ہمدردی کے جذبے کو پروان چڑھانا۔ ۳۔ خود انتظامیہ - اپنے برتاؤ میں پائی جانے والی خامیوں کو پہچاننا اور انھیں دور کرنے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ رنگارنگی کو قبول کرنا - اپنے اطراف کے لوگوں میں پائی جانے والی رنگارنگی کو قبول کرنا اور اس کی اہمیت سمجھ کر اس کی حمایت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ قیادت کی صلاحیت - اپنے گھر یا اسکول میں جمہوری طرزِ حیات کو عمل میں لانے اور ضروری تبدیلیاں کرنے کے لیے درکار قیادت کے اوصاف اور صلاحیت کو فروغ دینا۔
۲۔	میں اور ذرائع ابلاغ -۱	۱۔ خودشناسی - ذرائع ابلاغ کے اثرات، سنِ بلوغ میں ہونے والی تبدیلی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے امکانی خطرات سے متعلق باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانا - ذرائع ابلاغ کی وجہ سے اپنی زندگی پر ہونے والے اثرات، سنِ بلوغ کے دوران پیدا ہونے والی جذباتی تبدیلیوں پر خوش اسلوبی سے قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - روزمرہ زندگی کے فیصلوں پر ذرائع ابلاغ کے اثرات کو پہچان پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ قوتِ فیصلہ/خوداعتمادی - لت اور ان کے خطرات نیز غیر ذمے دارانہ برتاؤ سے پرہیز کرنے کے لیے اٹل ارادے کے لیے درکار خوداعتمادی کو فروغ دینا۔ ۵۔ مسئلہ حل کرنا - لت جیسے مسائل پر مناسب متبادل چن کر مسئلے پر قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۳۔	میں اور بصری فنون	۱۔ فنون سے آگہی - بصری فنون کے مختلف رجحانات سے متعلق واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ فنکارانہ اختراع - مختلف رجحانات میں سے کسی ایک کا استعمال کر کے کسی فنکارانہ اختراع کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ اظہار - بصری فنون کے ذریعے اپنے خیالات، جذبات اور تجربات کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ تخلیقی صلاحیت - فن کی چند مختلف اور نئی اقسام کے توسط سے اختراع کی صلاحیت فروغ دینا۔ ۵۔ جمالیاتی حس - کسی فنی تخلیق کا مشاہدہ کر کے اس میں اپنے پسندیدہ مشمولات کا بیان اپنے الفاظ میں کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ عملی زندگی میں فن کا اطلاق - (الف) انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
		(ب) بصری فنون میں کریئر سے متعلق واقفیت پیدا کرنا۔ (ج) فن سے متعلق کچھ نظریات کا مفہوم بتا کر عملی زندگی میں اس کی حقیقت کے بارے میں غور کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۴۔	میں اور ذرائع ابلاغ-۲	۱۔ خود آگہی/خود کو پہچاننا - ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے اثرات کی وجہ سے درپیش ممکنہ خطرات کے بارے میں واقفیت کی صلاحیت۔ ۲۔ جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانا - سماج میں مرد وزن کے آپسی رشتوں اور جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - سماج میں مرد وزن کے مقام اور ان کے کرداروں کے بارے میں تصور پیدا کرنے میں ذرائع ابلاغ کے اثرات کو پہچاننے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ اٹل فیصلے لینے کی خود اعتمادی - غیر اخلاقی جنسی حرکتوں سے بچنے کے لیے اٹل فیصلے کے لیے درکار خود اعتمادی پیدا کرنا۔ ۵۔ مسئلے کا حل - جنسی استحصال جیسے مسائل پر مناسب متبادل کے انتخاب کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۵۔	میں اور میرا کریئر	۱۔ ناقدانہ نقطۂ نظر - کریئر کے مروّجہ تصورات کا معروضی تجزیہ کر کے اپنی جانب سے تعریف متعین کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ مسئلے کا حل - اپنے کریئر کے راستے میں آنے والے سوالوں اور مسائل کے مناسب حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ مقصد کا تعین - اپنے مقاصد قطعیت کے ساتھ طے کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ خود انتظامیہ - اپنے مقاصد کے حصول میں درپیش رکاوٹوں کا حل تلاش کرنے کے لیے خود میں مناسب تبدیلیاں لانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ مؤثر افہام و تفہیم - کریئر کے بارے میں والدین/سرپرستوں کے خیالات سے واقف ہو کر اپنے خیالات واضح طور پر بیان کرنا اور مؤثر طریقے سے افہام و تفہیم کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت - دیے ہوئے سات زمروں میں سے اپنی پسند کے مطابق کوئی بھی ایک زمرہ منتخب کرنے اور اس راہ پر چلنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۶۔	میں اور حرکی فنون	۱۔ فن سے متعلق واقفیت - حرکی فنون کی بنیادی اکائیوں کی واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ پیش کش - حرکی فن کی مختلف قسموں، بنیادی اکائیوں کا استعمال کر کے صلاحیتوں کو فروغ دینا۔ ۳۔ اظہارِ رائے - اپنے خیالات، جذبات، تجربات کو حرکی فن کے ذریعے ظاہر کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ تخلیقیت - کسی حرکی فن میں اپنی تخلیقی صلاحیت کے سہارے نئی تخلیق کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ حسن نظر پیدا کرنا - (الف) کسی فنی شاہکار کا مشاہدہ کر کے اس میں اپنی پسندیدہ اکائیوں کو بیان کرنا، اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ (ب) حرکی فن کی پیشکش میں، اکائیوں میں تنوع قبول کرنا اور اس کی اہمیت سے واقف ہو کر تائید و حمایت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

اساتذہ کے لیے

عزیز ساتھیو!

'ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی' مضمون سکھانا جتنا بے حد اہم اور چیلنج بھرا ہے اتنا ہی دلچسپ اور مسرت بخش بھی ہے۔اس کی ذمے داری آپ کو سونپی گئی ہے جس کے لیے پہلے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔نویں جماعت میں اس مضمون کا تعارف ہوجانے کی وجہ سے اسے سکھانے کا آپ کو تجربہ حاصل ہو ہی چکا ہے اس لیے ہمیں اُمید ہے کہ اس مضمون کی تدریس کے لیے آپ پہلے سے زیادہ مستعد ہیں۔

دسویں جماعت میں ترتیب :

ا۔ نویں جماعت میں طلبہ کو خود اپنی ذات کی پہچان ہونا، اپنی صلاحیت، پسند ناپسند، بساط سے واقف ہونا جیسے مقاصد کو مدنظر رکھ کر ابواب کی تشکیل کی گئی تھیں۔ دسویں جماعت میں اس کی بہ نسبت ایک قدم آگے بڑھ کر طلبہ کو ان کے اطراف واکناف کے حالات سے واقف کرانا، ان کے کانوں میں پڑنے والی معلومات کی تشخیص، تحقیق و جانچ کرنا، ان سے اپنے لیے نتیجے اخذ کرنا، ایک شہری ہونے کے ناطے سماج و معاشرے میں زندگی بسر کرنے کے دوران اہمیت کی حامل اقدار سمجھنا، اسی طرح کریئر کے پیش نظر مزید وضاحت ہونا اور مقصد طے کرنا جیسے مقاصد کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ ہر شخص کا جسمانی، جذباتی، نظریاتی اور سلوک سے متعلق رجحان الگ ہوتا ہے۔اس کی بنا پر طے ہوتا ہے کہ وہ کسی سماجی، سیاسی حالت میں کس طرح خود کو ظاہر کرتا ہے۔ ذرائع ابلاغ سے ملنے والے اشاروں اور معلومات کا کیا مطلب نکالتا ہے، کریئر کے مروّجہ روایتی شعبوں کو کس نظریے سے دیکھتا ہے۔ان تمام امور سے متعلق طلبہ کے اندر فہم پیدا ہونا ہی اس کتاب کا اہم مقصد ہے۔

۳۔ دسویں جماعت میں فن سے لطف اندوزی کا زور اس مہارت کے فروغ پر نہ ہو کر نظریے کو فروغ دینے پر ہے۔فنونِ لطیفہ میں مختلف شعبے، اکائیوں کو سمجھنا، جمالیاتی حس کی تخلیق کے کئی اُصول و تکنیک سمجھنا، فنونِ لطیفہ کے مختلف شعبے سمجھنا، فنون سے متعلق خیالات کو سمجھنا، فن کی تخلیق کرنے کے عمل سے خوشی و مسرت حاصل کرنا اور اپنے تدبر کا استعمال کر کے نئی تخلیق کرنا؛ اِن تمام کا بنیادی طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔

لہٰذا اس مضمون کو اس طور پر دیکھا جائے کہ یہ ایک پُل ہے جو اسکولی زندگی سے عملی دنیا میں قدم رکھنے اور طلبہ کو خود اعتمادی سے زندگی گزارنے کے لیے آراستہ و پیراستہ کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔

درس و تدریس کا عمل :

اس مضمون کو سکھانے کا طریقہ اور اس سے متوقع نتائج دیگر اسکولی مضامین کی بہ نسبت مختلف ہونے کی وجہ سے اس طریقے کو صحیح طور پر سمجھ کر اس پر عمل آوری لازمی ہے۔

ا۔ کتاب میں شامل مواد کو تشکیل علم کے طریقے سے سکھانا ہے۔اس کے لیے مناسب سرگرمیاں، رہنما سوالات اور ہدایات درسی

کتاب میں دی ہوئی ہیں۔ کسی بھی سبق کو سکھانے سے **قبل** اس کا مکمل مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس میں دی ہوئی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔سخت ضرورت ہو تب ہی طلبہ کے سامنے کتاب کھول کر پڑھی جائے۔

۲۔ اس مضمون کی کامیابی کا دار و مدار طلبہ کو 'معلومات' پہنچانے تک محدود نہیں ہے بلکہ خود اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں غور وفکر کرنے کے لیے تحریک دینے پر ہے۔ جماعت میں ہونے والے عمل، سرگرمی، گفتگو، گروہی کام طلبہ کا خود اپنا جائزہ یہی کچھ طلبہ کی صحیح تعلیم ہے۔اس عمل کو انجام دینے ہی سے مضمون کا مقصد حاصل ہوگا۔تمام سرگرمیاں صحیح ومناسب طریقے سے کروا کر آزادانہ اور بامعنی بحث کرانا ہی اساتذہ کا فرض ہے۔استاد کو تسہیل کار کی حیثیت سے رہنمائی کرنا چاہیے۔

۳۔ اس مضمون سے طلبہ کو اپنے بارے میں، خود اپنی مشکلات کے بارے میں آزادانہ طور پر گفتگو کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔اس کے لیے جماعت میں طلبہ کو جہاں تک ممکن ہو خوشگوار اور دوستانہ ماحول فراہم کیا جائے جس کے لیے استاد کو مستعد و باخبر ہونا اہم ہے۔طلبہ پر کسی قسم کا دباؤ، ڈر وخوف ہو تو پوری سرگرمی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔طلبہ کے بتائے ہوئے مسائل اور مشکلات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔

۴۔ کتاب کی ہر سرگرمی کے ساتھ انصاف کیا جائے اور اس کے بعد بحث یا گروہی کام بامعنی طریقے سے انجام دینے کی کوشش کی جائے۔**مضمون کا اہم مغز اس کی سرگرمی، بحث اور گروہی کام ہی میں ہے۔اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔**کسی بھی وجہ سے خصوصاً نصاب مکمل کرنے کی جلد بازی کر کے بحث یا گروہی کام کو نظر انداز نہ کریں۔

۵۔ قوی اُمید ہے کہ سرگرمیوں پر آزادانہ بحث کی جائے گی۔اس دوران غلط یا صحیح جواب نہ دینے پر توجہ دی جائے گی۔طلبہ کو بذاتِ خود غور وفکر کرنے، دلائل کے ساتھ جواب دینے اور ان کے جوابات کو ان کی جانب سے تائید وحمایت حاصل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو طلبہ کو سوالوں کے یا حالات کے تمام پہلوؤں کا فہم وادراک ہو جائے۔اس کے لیے دو طرفہ سوال پوچھ کر ان سے تفصیلی طور پر غور کرنے کی ترغیب دینا متوقع ہے۔

قدر پیمائی (نمبرات کی منصوبہ بندی) :

۱۔ اس مضمون کے لیے کوئی بھی تحریری امتحان نہیں ہے لیکن جماعت میں تعلیمی کاموں کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی اور اندراج رکھنا چاہیے۔

۲۔ طلبہ اس مضمون کے لیے ایک ۲۰۰ صفحات کی بیاض رکھیں اور جو سرگرمی بیاض میں حل کرنا ضروری ہے اسے حل کریں۔کسی بھی قسم کے دیگر وسائل اس کے لیے استعمال نہ کیے جائیں۔

۳۔ ہر سبق کے بعد قدر پیمائی کا ایک خاکہ دیا ہوا ہے۔اسی کے مطابق طلبہ کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی کر کے اس کا اندراج اپنے پاس رکھیں۔طلبہ نے جو کام بیاض میں کیے ہیں انھیں جانچ کر اس کو کتاب میں دیے اوزان کے مطابق نمبرات دیں۔سال کے آخر میں طلبہ کے حاصل جمع نمبرات کی بنا پر درجہ (گریڈ) طے کیا جائے۔

فہرست

۱۔ میں ایک شہری
صفحہ نمبر ۱

۲۔ میں اور ذرائع ابلاغ - ۱
صفحہ نمبر ۱۸

۳۔ میں اور بصری فنون
صفحہ نمبر ۳۵

۴۔ میں اور ذرائع ابلاغ - ۲
صفحہ نمبر ۵۲

۵۔ میں اور میرا کریئر
صفحہ نمبر ٦۷

٦۔ میں اور حرکی فنون
صفحہ نمبر ۸۷

گزشتہ برس ہم نے دیکھا کہ نیشا، حمزہ، جوزف، راگھو اور ثمینہ آپس میں دوست ہیں۔
صابر اور صابرہ ان سب کو اقدار، فنونِ لطیفہ اور تنازعات کے حل کے بارے میں وقتاً فوقتاً مشورے دیتے ہیں۔
ان تمام لڑکے لڑکیوں کو اپنی ذمے داری خود نبھانی چاہیے۔
انھیں اب صابر اور صابرہ کی ضرورت نہیں، یہ کہہ کر وہ دونوں وہاں سے چلے جاتے ہیں۔
راگھو اب کوئی بھی خطرناک کام کرنے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا ہم اس کے نتائج بھگتنے کے لیے تیار ہیں؟
ثمینہ اب اپنے والدین سے تکرار نہیں کرتی۔ وہ ان کے خیالات کو سمجھ کر راہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
حمزہ ہمیشہ جانچ کرتا رہتا ہے کہ کیا ہم اپنی قدروں کے مطابق عمل کر رہے ہیں۔
جوزف اب چھوٹی چیزوں میں چھپے فن سے واقف ہونے لگا ہے۔ اس کی جمالیاتی حس اب فروغ پانے لگی ہے۔
ہمیشہ کھلنڈری نیشا بھی اب اپنے کریئر کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرنے لگی ہے۔
... اب آگے

راگھو اور حمزہ میں جھگڑا ہوتا ہے۔ ثمینہ جھگڑا انمٹانے کے لیے آتی ہے۔
ارے...رُکو...رُکو... کیا ہو گیا؟
ہم میں اس بات پر بحث چل رہی ہے کہ ہم دونوں میں سے کون اپنے ملک سے زیادہ محبت کرتا ہے۔
میں ہر ۱۵/اگست اور ۲۶/جنوری کو پرچم کشائی کے لیے جاتا ہوں۔
میں تمام بڑے لوگوں کی جینتی مناتا ہوں۔
(دوبارہ جھگڑنے لگتے ہیں)
اتنی سی بات! میں ابھی جھگڑا ختم کیے دیتی ہوں۔ تم میں سے کون کبھی بھی راستے پر کچرا نہیں پھینکتا؟
راستے پر کچرا پھینکنے کا حب الوطنی سے کیا تعلق ہے؟
ہم م م...

۱ میں ایک شہری

ہر ذمے دار شہری کی بدولت ملک کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

مقاصد:

۱۔ ذمے دار شہری کون؟ اس سوال کا جواب اپنے الفاظ میں دینا۔
۲۔ ذمے دار شہری کے طرزِ عمل کو پہچاننا۔
۳۔ قوانین کی ضرورت اور قانون سازی کو اپنے الفاظ میں بتانا۔
۴۔ جمہوری طرزِ حیات کی اقدار اور ان کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۵۔ اپنے آس پاس ہونے والے واقعات کا تجزیہ کرکے جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل کو پہچاننا اور اس واقعے کی پیشگی انسدادی تدابیر تلاش کرنا۔
۶۔ اپنے گھر اور اسکول کے معاملات اور ماحول، جمہوری طرزِ حیات کے مطابق ہیں یا نہیں اس سے متعلق خود احتسابی کرنا اور اگر نہ ہوں تو ان کے لیے تدبیری اقدامات تلاش کرنے کی خاطر منصوبہ بندی کرنا۔

۱۔ شہری سے کیا مراد ہے؟

آپ ہمیشہ لفظ 'شہری' سنتے ہوں گے۔

- 'بھارت کا شہری' کہنے کے ساتھ آپ کے ذہن میں کیا تصویر اُبھرتی ہے؟
- آپ کو کون کون سے الفاظ یاد آتے ہیں؟
- بھارت کا ذمے دار شہری کیسا ہونا چاہیے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- اگر آپ یہ کرسکیں اور چاہیں تو کسی ذمے دار شہری کی تصویر بھی بنا سکتے ہیں۔

طلبہ کے اپنے تصورات کو لفظوں میں بیان کرنے میں ان کی مدد کیجیے۔ ہر ایک کا تصور مختلف ہوسکتا ہے۔ اس کی ترغیب دیجیے۔
اس سرگرمی کے حوالے سے مزید نکات اسی سبق میں آگے بھی آئیں گے۔

۲۔ بھارتی جمہوریت

جمہوریت سے کیا مراد ہے؟ ملک کا نظام چلانے کے لیے جتنے طرزِ حکومت رائج ہیں، ان میں سے ایک جمہوریت ہے۔ جمہوریت سے مراد -

- عوام کی حکومت - عوام کے نمائندے عوام ہی کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں لہٰذا حکومت عوام ہی کی ہوتی ہے۔
- عوام کے لیے حکومت - ملک کے تمام قوانین عوامی مفادات کو سامنے رکھ کر ہی بنائے جاتے ہیں۔
- عوام کے ذریعے حکومت - منتخب کردہ نمائندے بھی عوام میں سے ہی چنے جاتے ہیں اس لیے جمہوریت سے مراد ایک لحاظ سے عوام کے ذریعے چلائی جانے والی حکومت۔

ہمارا نظامِ حکومت دنیا کے دیگر ممالک کے حکومتی نظاموں سے کس طرح مختلف ہے، یہ جاننے کے لیے درج ذیل ممالک کے نظامِ حکومت کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کر کے لکھیے۔

- شمالی کوریا
- سعودی عربیہ
- چین

اگر مختصراً یہ کہا جائے کہ جمہوریت سے مراد عوام کے ذریعے، عوام کی حکومت عوام کے لیے تو کیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ **ہر انسان جیسا چاہے ویسا برتاؤ کرے؟**

طلبہ سے درج ذیل نکات پر گفتگو کریں۔
جمہوریت اور دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے فوائد اور نقصانات۔
طلبہ کو آزادانہ طور پر اپنی رائے کا اظہار کرنے دیں۔ انھیں کسی ایک مخصوص جواب کی طرف موڑنے سے پرہیز کریں۔

۳۔ قوانین کی ضرورت

تھوڑی سی تفریح

استاد کے ذریعے دی گئی سرگرمی مکمل کیجیے۔

ایک پلاسٹک کی برنی میں طلبہ کی تعداد سے کچھ کم تعداد میں گولیاں یا چاکلیٹ رکھیں۔ اس برنی کو جماعت کی سب سے پہلی میز پر رکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ برنی میں ان کے لیے گولیاں/چاکلیٹ رکھی ہیں، وہ لے لیں۔ صرف یہی ہدایت دیں اور اس کے بعد جو ہو اس میں کوئی مداخلت نہ کرتے ہوئے صرف مشاہدہ کریں۔

تمام گولیاں/ چاکلیٹ ختم ہو جانے کے بعد طلبہ سے درج ذیل نکات پر بات چیت کریں۔

۱۔ کیا رکھی گئی گولیاں/ چاکلیٹ انھیں یکساں تعداد میں ملی؟
۲۔ جن طلبہ نے گولیاں/ چاکلیٹ لیں کیا انھیں یہ معلوم تھا کہ گولیاں/ چاکلیٹ طلبہ کی تعداد سے کم تعداد میں تھیں؟
۳۔ ہر طالب علم کو چاکلیٹ/گولیوں میں سے اس کا حصہ ملے اس کے لیے کسی نے کوئی کوشش کی؟
۴۔ جن طلبہ کو سب سے زیادہ گولیاں/ چاکلیٹ حاصل ہوئیں ان کے بارے میں درج ذیل نکات کا اندراج کریں۔

- یہ طلبہ کہاں بیٹھے تھے؟ کیا قریب بیٹھنے والے طلبہ کو کچھ فائدہ حاصل ہوا؟
- ان میں کتنے لڑکے اور کتنی لڑکیاں تھیں؟ اگر لڑکیوں کی تعداد کم تھی تو کیوں؟ اگر زیادہ تھی تو کیوں؟

۵۔ کیا گولیاں/ چاکلیٹ سامنے کی میز پر رکھی ہونے کی وجہ سے سامنے بیٹھے ہوئے طلبہ کا ان پر زیادہ حق تھا؟ یا پھر ان پر سب کا یکساں حق تھا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اگر کوئی قانون نہ ہو تو تمام طلبہ کو یکساں تعداد میں گولیاں/ چاکلیٹ نہیں مل سکتیں۔ اسی طرح اگر قوانین نہ ہوں تو ہمارے ملک میں تمام شہریوں کو یکساں مقدار میں پانی، بجلی اور سہولتیں نہیں مل سکتیں۔ اسی لیے جب ہمیں چند وسائل کا مشترکہ استعمال کرنا ہوتا ہے تو ایک متعینہ نظام کی موجودگی نہایت ضروری ہوتی ہے۔

۴۔ قانون کیسے بنتے ہیں؟

تھوڑی سی تفریح

فرض کیجیے کہ آپ چند لوگوں کے ساتھ تین کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں اور اچانک طوفان آ جاتا ہے۔ آپ کی کشتی راستہ بھٹک جاتی ہے اور آپ ایک نامعلوم جزیرے پر پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے باہر نکلنے کے تمام امکانات کا جائزہ لینے پر آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ باہر نکل پانا ممکن نہیں ہے اور آپ کے گروہ کو اسی جزیرے پر زندگی گزارنی ہوگی۔ ایسی صورت حال میں آپ یکجہتی کے ساتھ جینے، کام کرنے اور خوشی خوشی رہنے کے لیے کیا انتظام کریں گے؟

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو مباحثے کی ترغیب دیں۔ مباحثے کے لیے انھیں دس منٹ کا وقت دیں۔ آخر میں ہر گروہ سامنے آ کر پیش کش کرے۔

فرض کیجیے کہ کسی جزیرے پر یہ طے کیا گیا کہ ایک آدمی جو کہے گا وہی ہوگا۔ دوسرے جزیرے پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ کسی بھی قانون کی ضرورت نہیں۔ جو شخص جیسا چاہے ویسا کرے۔ تیسرے جزیرے پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ ہر شخص اپنے معاملات میں آزاد ہے لیکن قانون کی حدود میں رہ کر۔ آپ کی رائے میں تینوں میں سے کون سے جزیرے کے لوگ زیادہ خوش حالی کے ساتھ زندگی گزاریں گے؟ کیوں؟

بات چیت کیجیے :

۱۔ جو قوانین بنائے گئے ان کی بنیاد کیا تھی؟

۲۔ کیا بنائے گئے قوانین اقدار پر مبنی تھے؟

۳۔ کیا آپ کو تمام گروہوں کے قوانین میں یکسانیت محسوس ہوئی؟

۴۔ آپ کی رائے میں کس گروہ کے لوگ زیادہ خوش حال ہوں گے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

کسی نظام کو مؤثر طریقے سے چلانے کے لیے قانون کا بندھن ضروری ہوتا ہے۔ ان قوانین کے پس پشت چند اقدار پر غور کرنا ہوتا ہے۔ اقدار کے بارے میں ہم نے گزشتہ برس معلومات حاصل کی ہے۔ جس طرح ذاتی یا شخصی اقدار ہوتی ہیں اسی طرح کچھ عوامی اور تمام سماج کی اقدار ہوتی ہیں۔ ہنسی خوشی، مل جل کر رہنے کے لیے یہ اقدار نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔

ذرا سوچیے۔

اس سے پہلے دی ہوئی سرگرمی کے مطابق اگر ہمیں اپنی من پسند زندگی آزادی سے لیکن چند قوانین کے بندھن کے ساتھ گزارنی پڑے تو یہ قوانین کن اقدار پر مبنی ہونے چاہئیں؟ اپنی بیاض میں درج کیجیے۔

طلبہ کو گزشتہ گروہوں میں ہی بیٹھنے کی ہدایت دیجیے۔ انھیں درج ذیل نکات پر گفتگو کے لیے کہیے۔

کن پانچ اقدار پر مبنی قوانین تیار کیے جانے پر لوگ ہنسی خوشی مل جل کر رہ سکتے ہیں اور کام کر سکتے ہیں؟ بیاض میں لکھیے۔

۵۔ قوانین کے پس پشت اقدار

درج ذیل واقعات کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

- صائمہ کے اعلیٰ افسر نے اسے باتیں سنائیں۔
- دوستوں نے سب کے سامنے ساحل کی توہین کی۔
- شعیب کے والد نے مہمانوں کے سامنے اسے ڈانٹا۔
- ماریہ کی سہیلی نے سب کے سامنے اس کا مذاق اُڑایا۔

درج ذیل نکات پر مباحثہ کیجیے :

- کیا آپ کو لگتا ہے کہ دیے ہوئے واقعات میں متعلقہ فرد کی توہین کی گئی؟
- اگر اسی طرح توہین ہوتی رہی تو کیا وہ شخص توہین کرنے والے شخص کے ساتھ مل جل کر کام کرے گا؟ مل جل کر رہ سکے گا؟
- کیا طلبہ کو یہ لگتا ہے کہ معاشرے میں ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے وقت ہر شخص کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

اگر معاشرے میں مل جل کر ہنسی خوشی رہنا ہو تو دوسروں کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لیے 'احترام' کی قدر کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اگر ہمیں کسی شخص کی رائے سے اختلاف ہے تب بھی ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے۔

آپ کی رائے میں درج ذیل میں سے کس سرگرمی میں احترام کا اظہار ہوتا ہے اور کس سرگرمی میں اظہار نہیں ہوتا؟

- سامنے تعریف کرنا اور پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنا۔
- بڑوں کو بیٹھنے کے لیے جگہ نہ دینا۔
- دو لوگ آمنے سامنے آ جائیں تو کوئی ایک دوسرے کو جانے کے لیے راستہ دینا۔
- کسی کی خامی کا مذاق اُڑانا اور چِڑانا۔
- کوئی بات کر رہا ہو تو قطع کلام کرنا۔
- کسی کی بات کو نظر انداز کرنا۔
- کوئی بولنے کی کوشش کر رہا ہو تو اسے نظر انداز کرنا۔
- منہ ٹیڑھا کرنا، گردن موڑنا، آنکھیں گھمانا۔
- کوئی آپ سے بات کر رہا ہو تو موبائل سے کھیلتے رہنا۔

ایک ایک جملے پر طلبہ سے گفتگو کیجیے۔ انھیں سمجھائیے کہ کسی بھی عمل کے ذریعے احترام کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کئی اعمال سے بے عزتی کا اظہار ہوتا ہے۔
کسی شخص کی بے عزتی کرنے پر اس شخص پر تو اس کا اثر ہوتا ہی ہے لیکن کیا اس کا کچھ اثر ہم پر بھی ہو سکتا ہے؟

کیا آپ درج بالا مثالوں جیسی کچھ اور مثالیں بتا سکتے ہیں؟

بے جان اشیا کی قدر

درج ذیل امور یا اشیا کی قدر سے کیا مراد ہے، اس پر غور کیجیے۔

- اناج
- دریا، تالاب، سمندر
- بس، ٹرین جیسے آمدورفت کے و
- جنگل، آپ کے آس پاس کا ماحول

درج ذیل نکات پر مباحثہ کیجیے:
۱۔ کیا آپ کے ذریعے دیے ہوئے وسائل کی ناقدری ہوتی ہے؟ کیسے؟
۲۔ ان وسائل کا احترام برقرار رکھنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

قدرتی وسائل کی قدر نہ کرنا یعنی اس کی قدر و قیمت نہ سمجھنا۔جس طرح کسی فرد کی توہین کرنے پر اس کا اثر ہوتا ہے اسی طرح ملک کے وسائل اور سہولیات مثلاً پانی، بجلی، زمین، جنگل، تعلیم، صحت وغیرہ کی قدر نہ کی جائے تو اس کے بھی اثرات ہماری زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ وسائل یا تو خراب یا ختم ہو جاتے ہیں یا پھر یکساں مقدار میں سب کو نہیں ملتے۔

تھوڑی سی تفریح

کوئی ایسی سرگرمی تلاش کیجیے جسے آپ تنہا انجام دے سکتے ہوں۔ اس کے لیے کسی جاندار یا بے جان چیز کی مدد لینے کی ضرورت نہ پڑے۔

- طلبہ سے پوچھیے کہ کیا انھیں واقعتہً ایسی کوئی سرگرمی ہاتھ لگی؟
- اس سرگرمی کو انجام دینے کے لیے کیا واقعی انھیں کسی جاندار یا بے جان چیز کی مدد نہیں لینا پڑی؟
- ایسی کتنی سرگرمیاں ملی ہیں؟
- اس سے کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے؟

ذرا سوچیے۔

اگر آپ کو چاکلیٹ کھانا ہو تو اس کے لیے آپ کس کس پر انحصار کرتے ہیں؟ چاکلیٹ بنانے کے لیے درکار خام مال بنانے والے لوگ، درکار وسائل، کارخانے میں کام کرنے والے افراد، مال کی نقل و حمل کرنے والے لوگ، فروخت کرنے والے دکاندار اور خریدنے کے لیے پیسے کمانے والے اور ہمیں دینے والے سرپرست وغیرہ۔

اسی طرح درج ذیل سرگرمیوں کے لیے آپ جس جس پر انحصار کرتے ہیں، اس کی تفصیلی فہرست بنائیے۔

ا۔ آپ کو اسکول کے وقفے میں کھیلنا ہے؟

۲۔ آپ کو گانا سننا ہے۔
۳۔ آپ کو بارش میں بھیگنا ہے۔

آپ کی رائے میں دی ہوئی تصویر میں ایسا کون سی اکائی ہے جو نہ ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا؟

طلبہ کو بتائیں کہ دی ہوئی تصویر میں تمام اکائیاں اہم ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو دی ہوئی سرگرمی مکمل نہیں ہو پائے گی۔

ذرا سوچیے۔

آپ سمجھ ہی چکے ہوں گے کہ اپنی ذاتی ضروریات کی تکمیل کے لیے ہم سماج کی مختلف اکائیوں پر انحصار کرتے ہیں۔ اچھی زندگی گزارنے کے لیے ہمیں سماج کی ہر اکائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم اس ضرورت کی تکمیل کیسے کر سکتے ہیں؟

فرض کیجیے آپ کو ایک منصوبہ مکمل کرنے کے لیے کسی کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب کسی دوسرے کے پاس ہے۔ آپ کیا کریں گے؟

- کتاب دینے کے لیے اس سے درخواست کریں گے؟
- اس سے یہ کتاب زبردستی چھین لیں گے؟

درج ذیل نکات پر گفتگو کیجیے:

۱۔ ان دونوں طریقوں کا انجام کیا ہوگا؟
۲۔ ان میں سے آپ کو کون سا طریقہ پائیدار، خوشگوار اور تناؤ سے عاری نیز دونوں فریق کے حق میں مفید محسوس ہوتا ہے؟
۳۔ اگر ہر شخص اسی طرح اپنی ضرورت کی چیز چھین کر لیتا رہے تو اس کے آئندہ نتائج کیا ہوں گے؟
۴۔ کیا سماج ہنسی خوشی مل جل کر رہ پائے گا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ایک ساتھ مل جل کر رہنے کے لیے' باہم تعاون کرنا' بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے '**ہر شخص سے تعاون**' کرنا نہایت ضروری ہے۔

درج ذیل کے بارے میں غور کیجیے۔ ان حالات میں آپ کیا محسوس کریں گے؟

- گھر میں صرف ایک ہی فرد کی پسند کا ٹی وی چینل دیکھا جاتا ہے۔
- گھر میں آپ کا پسندیدہ پکوان گھر کے ایک ہی فرد نے کھا کر ختم کر دیا اور آپ کو نہیں مل سکا۔
- گیدرنگ میں مخصوص طلبہ کو ہی پیش کش کا موقع فراہم ہوا۔

چند سوالات :

ا۔ طلبہ کو ان کے جوابات واضح کرنے کی ہدایت دیں۔
۲۔ اگر ان کے ساتھ یہ واقعات پیش آئے تو کیا انھیں اچھا لگے گا؟
۳۔ اگر اچھا نہ لگے تو کون سی بات خاص طور پر زیادہ تکلیف دہ ہے اس کے بارے میں مباحثہ کریں۔

آپ کی رائے میں پسندیدہ چینل دیکھنا، پسندیدہ پکوان کھانے کو ملنا اور پیش کش کا موقع ملنا آپ کا حق تھا؟ اگر آپ کا حق مارا جائے تو کیا آپ کو تکلیف ہوگی؟ آپ کو کون سے حقوق حاصل ہیں؟ اپنی بیاض میں ایسے چند ذاتی حقوق کی فہرست تیار کیجیے۔

نمبر شمار	حق کا نام	اس میں کیا شامل ہے؟
ا۔	مثلاً عمدہ تعلیم کا حق	تمام مضامین سمجھنا، ہمہ جہت ترقی ہونا۔
....	....	....

آپ کو کیا لگتا ہے کہ ان میں سے کون کون سے حقوق دوسروں کو بھی حاصل ہیں؟

اب ہم چند ایسے حقوق کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے جو سب کے لیے یکساں ہیں۔

- تحفظ کا حق
- تعلیم کا حق
- صحت مند زندگی کا حق
- خالص ہوا، پانی اور غذا حاصل ہونے کا حق

ذرا سوچیے۔

درج بالا حقوق سب کو حاصل ہوں کیا اس کے لیے ہم پر کچھ ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں؟

مثلاً تمام لوگوں کو اگر تحفظ کا حق حاصل ہے تو پھر راستوں کے یا تحفظ کے قوانین پر عمل پیرا ہونا ہماری ذمے داری ہے۔ تمام لوگوں کو اگر صحت مند زندگی کا حق حاصل ہے تو پھر کسی لت میں گرفتار نہ ہونا، مناسب غذا اور ورزش کرنا، عوامی صاف صفائی کا خیال رکھنا بھی ہماری ذمے داری ہے۔ اگر صاف اور خالص پانی ہمارا حق ہے تو دریا میں کچرا نہ پھینکنا بھی ہماری ذمے داری ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ کیجیے۔

ایک ڈرائیور نے سگنل کی پابندی کی۔ اس کے پس پشت دو امکانات ہو سکتے ہیں -

۱۔ ٹریفک پولس سامنے موجود ہے۔

۲۔ سگنل لال ہے، اس کا مطلب ہے رُک جانا۔

پہلے امکان میں اگر ڈرائیور غلطی کرتا ہے تو اسے سزا دینے والا شخص سامنے کھڑا ہے۔ دوسرے امکان میں اس کا ضمیر مانتا ہے کہ تحفظ کا حق سب کو حاصل ہے، اس لیے راستوں کے قوانین پر عمل کرنا چاہیے۔

دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اہم متبادل ضمیر کی آواز پر اختیار کیے جائیں۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جمہوریت ایک طرزِ حکومت ہے لیکن جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہماری طرزِ زندگی بھی جمہوری اقدار پر منحصر ہو۔

جمہوری اقدار پر مبنی طرزِ حیات سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کا احترام کیا جائے، تعاون کیا جائے اور اس کا حق دلایا جائے۔ یہ خیال رکھا جائے کہ ہر شخص کو عزت و احترام سے جینے کا حق حاصل ہے۔ حقوق کے ساتھ ساتھ ذمے داریوں کو بھی قبول کیا جائے اور ان کے لیے ضروری بنیادی عمل ضمیر کی آواز پر انجام دینا۔ آپ کی کتاب میں درج 'عہد' کو پڑھ کر بتائیے کہ اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

٦۔ جمہوریت کو درپیش رکاوٹیں

اگر ہر فرد کے لیے احترام، تعاون، یکساں حقوق اور بنیادی عمل یہ چار چیزیں اپنی ضمیر کی آواز پر انجام دینے میں رکاوٹ پیش آتی ہے تو لامحالہ جمہوریت کو رکاوٹ درپیش ہوتی ہے۔ اس لیے شہری کی حیثیت سے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ان چار چیزوں پر آنچ نہ آئے۔

جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ بننے والے عوامل

۱۔ انسانوں کے درمیان امتیاز برتنا

خیالی تجربہ :

فرض کیجیے آپ کو کسی غیر آباد جزیرے پر مستقل بستی بسانے کے لیے جانا ہے۔ آپ کو اپنے ساتھ پانچ مزید افراد کو لے جانے کی سہولت ہے۔ آپ کن خوبیوں کے حامل افراد کو اپنے ساتھ لے جائیں گے؟ اپنی بیاض میں ان خوبیوں کی فہرست بنائیے۔

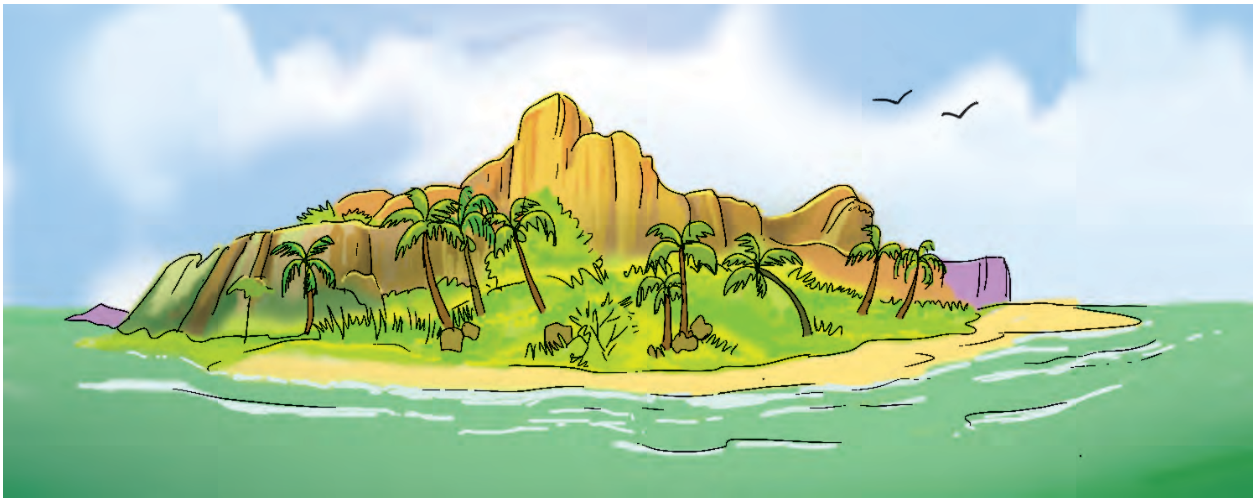

- ہر ایک نے اپنی جیسی خوبیوں کے مالک پانچ افراد چنے یا ان میں تنوع تھا؟
- اگر ہر فرد اسی کام میں ماہر ہو جس میں آپ ماہر ہیں، ہر فرد ایک ہی پیشہ اختیار کرے تو کیا دنیا چلے گی؟
- کیا کسی کام کو اعلیٰ اور کسی کام کو ادنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے؟
- آپ کسی بھی کام کی قدر کا تعین کیسے کرتے ہیں؟

طلبہ جب فہرست تیار کر لیں تو مندرجہ نکات پر ان سے مباحثہ کریں۔
طلبہ کو یہ بتائیں کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ اہم کام کرتا ہے اور اسی ہمہ رنگی یا تنوع کی وجہ سے ہمارا ملک اور ہماری دنیا کا نظام چل رہا ہے۔
اس لیے ہر شخص کو اس بات کا مسلسل خیال رکھنا چاہیے کہ ہر شخص کو عزت و احترام سے زندگی گزارنے کا حق حاصل ہو۔

۲۔ مختلف طرزِ حیات میں امتیاز برتنا

اپنی پسندیدہ درج ذیل چیزوں کی فہرست تیار کیجیے :

۱۔ غذائی اشیا - (اس میں میٹھا، تیز اور ہر قسم کے پکوان پر غور کیجیے)
۲۔ موسیقی کی قسمیں، سازوں کی قسمیں
۳۔ کپڑوں کی قسمیں
۴۔ تہوار اور تقریبات
۵۔ فلموں/ ڈراموں کی قسمیں
۶۔ کھیلوں کی قسمیں
۷۔ اداکار/ اداکارہ/ گلوکار/ گلوکارہ
۸۔ مصوری، سنگ تراشی

طلبہ جب فہرست بنالیں تو اس میں سے کتنی باتیں یا کتنے اشخاص ان کے ماحول سے متعلق نہیں؟ کس خطے، ریاست یا ملک سے آئے ہیں؟ اس پر مباحثہ کریں۔
دیگر افراد کے طرزِ حیات میں ہمیں کون سی چیز پسند ہے جسے ہم نے بھی اختیار کر لیا ہے؟ کیا پھر بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ہی طرزِ حیات سب سے اعلیٰ ہے؟

۳۔ عوامی املاک کا نقصان اور ہجوم کی نفسیات

خبریں تلاش کیجیے:

پرانے اخبارات کے تراشوں سے فسادات اور پرشدد احتجاج کی خبریں نکال کر ان میں کتنی گاڑیوں اور بسوں کو نقصان پہنچا، عوامی املاک کی کتنی بربادی ہوئی جس کی وجہ سے ہمارے ہی پیسے ضائع ہوئے، اس کا تخمینہ نکالیے۔

لوگ ایسا برتاؤ کیوں کرتے ہیں؟ عوامی املاک کو کیوں تباہ کرتے ہیں؟ لہٰذا ہم ہجوم کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

- املاک کی بربادی کی خبروں کے ذریعے طلبہ کو نقصان کا تخمینہ نکالنے میں مدد کیجیے۔
- یہ باور کرائیے کہ حکومت کا پیسا عوام کا ہی پیسا ہے۔
- ہجوم کی نفسیات کی مزید مثالیں تلاش کرنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

ہجوم کی نفسیات :

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگوں کے دل میں کسی بات کو لے کر غصہ دبا ہوتا ہے۔ فسادات یا احتجاج کے بہانے یہ غصہ اُبل پڑتا ہے۔ اسی طرح کئی مرتبہ کچھ لوگ عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے والی تقریریں کرتے ہیں۔ یہ تقریریں سن کر لوگوں کے کسی انتہائی اقدام کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

فسادات میں چونکہ بہت سارے لوگ شامل ہوتے ہیں اس لیے ہر شخص کو لگتا ہے کہ ہونے والے نقصان کا ذمے دار میں نہیں ہوں۔ ہجوم میں فرد کا چہرہ اور اس کی شناخت بہ آسانی چھُپ جاتی ہے اس لیے انھیں ایک قسم کے تحفظ کا احساس ہوتا ہے جس کی وجہ سے کسی انتہائی اقدام کو انجام دینے کی ہمت بڑھ جاتی ہے۔

- کیا آپ کو اس طرح عوامی املاک کی تباہی مناسب لگتی ہے؟
- قدیم عمارتوں، قلعوں پر فضول باتیں لکھ کر انھیں خراب کرنا، بسوں کی نشستیں پھاڑنا، راستوں پر صاف جگہ تھوکنا، گندگی کرنا وغیرہ عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی ہی مثالیں ہیں۔
- کیا آپ نے مزید ایسی کچھ مثالیں دیکھی ہیں؟
- عوامی املاک کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے جمہوریت کی کون سی بنیادی قدر مجروح ہوتی ہے؟

۴۔ سچائی اور ذاتی رائے

عدنان اور جارج دو دوست تھے۔ ایک دن عدنان کہنے لگا کہ بھارت کا 'الف' کھلاڑی دنیا کا بہترین کھلاڑی ہے جبکہ جارج کا کہنا تھا کہ آسٹریلیا کا 'ب' کھلاڑی دنیا کا بہترین کھلاڑی ہے جس سے عدنان کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ اسے لگتا ہے کہ جارج جھوٹا ہے، اسے بھارت سے محبت نہیں ہے اور ان دونوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔

'دنیا کا بہترین کھلاڑی کون ہے؟' اس بارے میں ہر شخص کی رائے مختلف ہو سکتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک ہی بات قطعی اور سچ ہے۔ بہترین کھلاڑی مختلف پیمانوں کی بنیاد پر طے ہوتے ہیں۔

۵۔ معلومات کی تحقیق نہ کرنا

پروین کے کھیت میں آگ لگ جاتی ہے۔ اسے پتا چلتا ہے کہ آگ دوسرے افراد نے لگائی تھی۔ وہ اپنے لوگوں کو ساتھ لے جا کر اُن دوسرے افراد کے کھیتوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ پولس میں شکایت درج ہوتی ہے۔ تفتیش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ کھیت میں آگ جنگل کی آگ کی وجہ سے لگی تھی۔ پروین کو سزا ہوتی ہے۔ ہمیں جو معلومات حاصل ہوئی ہے محض اسے سن کر، بغیر کسی تحقیق اور تفتیش کیے اس پر بھروسا کر لینے کی وجہ سے ہمارے ذریعے دوسروں کے ساتھ ناانصافی ہونے، کوئی انتہائی فیصلہ لینے یا انتہائی اقدام کرنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

۷۔ معمولی ذاتی عمل اور اس کے وسیع نتائج

آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ ابلاغ کے مختلف ذرائع اور اسکولوں میں ہونے والے عوامی بیداری کے پروگراموں کی وجہ سے آتش بازی کے تناسب میں اور اس کے نتیجے میں ہونے والی آلودگی میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ یعنی ہر شہری اپنے طور پر جو چھوٹے چھوٹے یا معمولی عمل کرتا ہے اس کی وجہ سے ملکی سطح پر بڑے نتائج رونما ہوتے ہیں۔

معمولی ذاتی عمل اور اس کے وسیع نتائج - چند مثالیں

- جہاں بجلی اور پانی جیسی سہولیات خوب مہیا ہیں وہاں اگر ان کی بچت کی جائے تو یہ وسائل ہر ایک کے لیے کافی ہو جائیں گے۔
- ہمیں آمد و رفت کے عوامی ذرائع (بس، ٹرین وغیرہ) نہایت کم قیمت میں دستیاب ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان وسائل کو زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تو انتظامیہ کو زیادہ مالی فائدہ حاصل ہوگا اور ہمیں مزید بہتر وسائل دستیاب ہو سکیں گے۔
- ہم ٹیکس ادا کرتے ہیں، رائے دہی کرتے ہیں۔ یہ امور بھی اگر ہر کوئی ایمانداری کے ساتھ انجام دے تو ملک ترقی کرے گا۔

۸۔ ذمے دار شہری کون؟

اب تک کیے گئے مباحثے کے مطابق درج ذیل میں سے کس شخص کو آپ ذمے دار شہری کہیں گے؟

- جو شخص ووٹ نہیں ڈالتا۔
- جو شخص اپنے روزمرہ کے کام ایمانداری کے ساتھ قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے انجام دیتا ہے۔
- جو شخص خود کو محبِّ وطن قرار دیتا ہے لیکن چلتے پھرتے راستوں پر تھوکتا ہے۔
- جو شخص ٹریفک سگنل کا خیال نہیں کرتا۔
- جو شخص دو گروہوں میں بے چینی پیدا کرتا ہے اور ان میں پھوٹ ڈالتا ہے۔
- ایک شخص اپنے ماتحت کام کرنے والے ملازمین کو کمتر سمجھتا ہے۔
- ایک شخص تمام لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

صرف ملک کے شہری کے طور پر ہی نہیں بلکہ ہم گھر کے فرد، اسکول کے طالب علم کے طور پر بھی معاشرے کا حصہ ہوتے ہیں۔ وہاں بھی ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا ہوتا ہے۔

کیا ان تمام جگہوں پر بھی جمہوری اقدار اہمیت کی حامل نہیں ہوں گی؟ جمہوریت محض ایک حکومتی نظام نہ ہوتے ہوئے ایک طرزِ حیات ہونا چاہیے۔

۹۔ گھر میں جمہوریت

ہر طالب علم درج ذیل سوالنامہ ایمانداری کے ساتھ پُر کرے اور دیکھے کہ اس کے گھر کے بارے میں کیا تصویر اُبھر کر سامنے آتی ہے، اس پر غور کیجیے۔ آپ چاہیں تو یہ سوالنامہ پوشیدہ بھی رکھ سکتے ہیں۔

گھر میں جمہوریت	مکمل طور پر منظور	منظور	نامنظور	مکمل طور پر نامنظور
کوئی کسی کی توہین نہیں کرتا۔				
بڑے فیصلے کرتے وقت سب سے مشورہ کیا جاتا ہے یا کم از کم سب کی رائے سن لی جاتی ہے۔				
معاشی منصوبہ بندی میں آپ کی شمولیت ہوتی ہے، چاہے کتنے ہی چھوٹے پیمانے پر ہے۔				
گھر کے مرد بھی کھانا پکانے اور گھریلو کاموں میں مدد کرتے ہیں۔				
گھر کی خواتین بھی جہاں تک ممکن ہو باہر کے کام کر لیتی ہیں۔				
گھر میں رہنے کے کچھ ضوابط/قوانین ہیں جو آپ کے والدین کے بشمول سب کے لیے یکساں ہیں۔				
اختلافِ رائے کی صورت میں آپسی تفہیم سے اسے سلجھا لیا جاتا ہے۔				
آپ کے بھائی/بہن کے ساتھ آپ ہی کے جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ تمام لڑکوں/لڑکیوں کو یکساں سمجھا جاتا ہے۔				
گھر کے وسائل اور سہولیات استعمال کرنے کا سب کو یکساں حق حاصل ہے۔				

تھوڑی سی تفریح

کیا ایسا ہی سوالنامہ اپنے اسکول کے بارے میں تیار کیا جا سکتا ہے؟ جماعت کو گروہوں میں تقسیم کر کے سوال نامہ تیار کیجیے۔ کیا آپ کو خود میں یا اپنے گھر یا اسکول کے ماحول میں کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟

۱۔ سمجھ لیجیے

جمہوری طرزِ حیات کی چار اقدار کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔
(اگر کوئی سوال ہو تو اپنے استاد سے پوچھ لیجیے)

۲۔ پہچانیے

آپ کے ذریعے پُر کیے گئے سوالنامے کے مطالعے کے بعد آپ کو خود میں کوئی تبدیلی لانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟ کیا گھر یا اسکول کے ماحول کو جمہوری طرز کے مطابق تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟

۳۔ سامنا کیجیے

خاندان میں اگر کوئی تبدیلی لانی ہو تو اپنے والدین کے ساتھ جمہوری اُصولوں کے بارے میں گفتگو کیجیے۔ اسکول سے متعلق تبدیلیوں کے لیے اپنے اساتذہ اور صدر مدرّس سے گفتگو کیجیے۔ ذرا غور کیجیے کہ آزادی اور ذمے داری کے مابین تال میل کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنی طے کردہ تبدیلیوں کو عمل میں لائیے۔ اگر کوئی تجربہ ناکام ہوجائے تو اس پر بحث وتمحیص کر کے متفقہ طور پر اس میں تبدیلی لائیے۔

F5HSFG

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیراطمینان بخش)	نمبرات
اپنے گھر کے حالات سے متعلق سوالنامہ	اپنے گھر کے حالات سے متعلق ایمانداری کے ساتھ سوالنامہ پُر کیا۔ جہاں جمہوری طرزِ حیات پر عمل نہیں کیا گیا اس کے بارے میں تدارک کی منصوبہ بندی کی۔	سوالنامہ پُر کیا لیکن جہاں جمہوری طرزِ حیات پر عمل نہیں کیا گیا اس سے متعلق کچھ نہیں لکھا۔	سوالنامہ پُر نہیں کیا۔	
دیگر ممالک کے طرزِ حکومت	دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے بارے میں واضح الفاظ میں لکھا اور ان کے درمیان فرق کر سکا۔	دیگر ممالک کے طرزِ حکومت کے بارے میں لکھ پایا لیکن ان کے درمیان فرق کو پہچان نہیں پایا۔	جواب ادھورے لکھے۔	
جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل	جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والے عوامل پر مباحثے میں سرگرم حصہ لے کر واضح الفاظ میں اپنے خیالات پیش کیے۔	مباحثے میں حصہ لیا۔	پوچھے جانے پر مبہم اور غیرواضح جواب دیے۔	
جماعت کی سرگرمی میں شمولیت	سبق کی تمام سرگرمیاں پرجوش طریقے سے مکمل کیں۔ (عملی حصہ) تمام جماعت کی سرگرمیاں بیاض میں مکمل کیں۔	سبق کی تمام سرگرمیاں مکمل کیں۔	دوسرے طلبہ کی بیاض سے نقل کر کے سرگرمی پوری کی۔	

ایک روز نیشا کو دواخانے میں داخل کرنا پڑتا ہے۔
کسی نے اس سے وزن کے متعلق مذاق کیا اور وہ لگ گئی ڈائٹنگ کرنے ۔ چکرا کر گر پڑی۔
لیکن اتنا سخت فاقہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟
کہنے لگی مجھے بالکل مثالی لڑکی کی طرح نظر آنا ہے ... دُبلی پتلی۔
باپ رے ! اور مثالی لڑکا کیسا دِکھائی دیتا ہے؟
جرأت مند اور توانا... یہی رواج پا چکا ہے۔
رواج پا چکا ہے؟.. لیکن کس نے رائج کیا اسے؟
آں... سچ میں... کس نے رائج کیا؟

۲ میں اور ذرائعِ ابلاغ - ۱

''جو ذرائع ابلاغ کے استعمال پر قابو رکھے وہی اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے۔''

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۲۔ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کے اثرات اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۳۔ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کو پہچاننا۔
۴۔ سنِ بلوغ دماغ کا تنوّع خود کے الفاظ میں پیش کرنا۔
۵۔ لت سے کیا مراد ہے، اس کے جسمانی، جذباتی اور معاشی اثرات اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۶۔ لت سے مقابلہ کرنے کے مختلف طریقوں سے واقف ہونا۔

۱۔ 'ذرائع' سے کیا مراد ہے، اس سے متعلق طلبہ سے بات چیت کریں اور ذیل میں دی ہوئی شکل کو پُر کرنے کے لیے کہیں۔

۲۔ مختلف ذرائع کی تعریف سے شروع کر کے طلبہ کی توجہ اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کی طرف مبذول کریں۔

۱۔ ذرائع ابلاغ سے کیا مراد ہے؟

آپ ہمیشہ لفظ 'ذرائع' سنتے آئے ہیں۔ آپ کی رائے میں ذرائع کسے کہتے ہیں؟ آپ کی روزمرہ زندگی میں ذرائع لفظ کا استعمال کہاں کہاں کیا جاتا ہے؟ ذیل میں ایک شکل دی ہوئی ہے۔ اپنی بیاض میں کچھ مثالیں پیش کیجیے۔

ذرائع

۱۔ الفاظ کا مطلب

۲۔ کہاں استعمال کیا جاتا ہے؟
مثلاً اُردو ذریعۂ تعلیم کے اسکول

۳۔ قسمیں
مثلاً تصاویر، نظم، زبان یہ سب اظہار کے ذرائع ہیں۔

۴۔ ذرائع ابلاغ کی اہمیت
مثلاً TV کی وجہ سے ساری دنیا کی خبریں اور مناظر دِکھائی دیتے ہیں۔

۵۔ دیگر
مثلاً چیک، ڈیمانڈ ڈرافٹ معاشی لین دین کے ذرائع ہیں۔

اسے سمجھ لیجیے۔

اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع یعنی جن کے ذریعے اطلاعات (معلومات) لوگوں تک پہنچائی جاتی ہے اسے ذرائع کہتے ہیں۔ مثلاً اخبار، رسائل، ٹی وی، انٹرنیٹ، ریڈیو، ڈاکیومینٹری، دیوار یے وغیرہ۔ ان ذرائع کا استعمال خاص طور پر لوگوں تک معلومات اور خیالات پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

آپ تک اطلاعات کس طرح پہنچتی ہیں؟

۱۔ ساری دنیا میں پیش آنے والے واقعات آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

۲۔ بازار میں آئی ہوئی نئی نئی پیداوار، چیزیں آپ کو کس طرح معلوم ہوتی ہیں؟

۳۔ موجودہ مقبول فیشن آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

۴۔ ملک میں مختلف مشہور اشخاص کے خیالات آپ کو کس طرح معلوم ہوتے ہیں؟

دیے ہوئے سوالوں پر طلبہ سے گفتگو کریں اور جواب اپنی اپنی بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں۔
وہ کون سے ذرائع زیادہ استعمال کرتے ہیں، اس سے متعلق ان سے گفتگو کریں۔ مثلاً کیا وہ اخبار پڑھتے ہیں؟

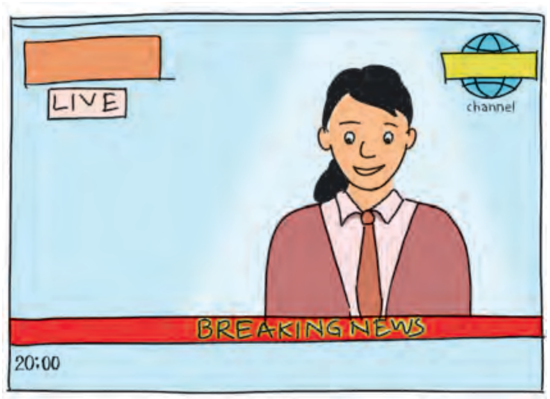

ذرائع سے متعلق تھوڑا غور کریں

اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع کیا صرف معلومات مہیا کرنے کا ہی کام کرتے ہیں؟

۱۔ اخبارات میں خبروں کے علاوہ اور کیا کیا شائع ہوتا ہے؟ اخبار میں اداراتی مضامین میں کیا دیا ہوا ہوتا ہے؟

۲۔ ٹی وی پر تفریحی پروگراموں کو چھوڑ کر اور کون کون سے پروگرام دِکھائے جاتے ہیں؟

۳۔ فلم کی ابتدا میں اسپانسر عنوان کے تحت کچھ نام درج ہوتے ہیں۔ ان کا حقیقت میں کیا کام اور اس کام کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟

۴۔ کیا آپ نے کبھی ایک ہی خبر مختلف نیوز چینلوں پر دیکھی ہے؟ یہ خبر یکساں طریقے سے دِکھائی جاتی ہے یا مختلف طریقوں سے دِکھائی جاتی ہے؟

دیے ہوئے سوالوں پر طلبہ سے گفتگو کریں۔ بیاض میں لکھائیں۔
طلبہ کو بتائیں کہ ذرائع ہم تک صرف اطلاعات ہی نہیں پہنچاتے ہیں بلکہ خاص قسم کے پیغامات بھی پہنچاتے رہتے ہیں۔

تھوڑی سی تفریح

آپ انتخاب کس طرح کرتے ہیں؟

۱۔ آپ کے گھر کون سا صابن، پیسٹ، تیل یا کریم لایا جاتا ہے؟
۲۔ آپ کو کس قسم کا کپڑا پہننا اسٹائیلش لگتا ہے؟
۳۔ آپ کے پاس ایسی کون سی چیزیں ہونی چاہئیں جن کی وجہ سے آپ کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ آپ خوب صورت (اچھے) دِکھائی دیں گے؟
۴۔ آپ کے خیال میں کسی جوان لڑکے/لڑکی میں کون کون سی خوبیاں ہونا ضروری ہے؟

دیے ہوئے سوالوں پر غور کر کے طلبہ کو خود اپنے طور پر لکھنے کے لیے کہیں۔ کسی کی خواہش ہو تو وہ آگے بڑھ کر کہے۔ اپنی پسند اور انتخاب پر اشتہارات، ذرائعِ ابلاغ کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے، اس جانب طلبہ کی توجہ مبذول کریں۔

مذکورہ بالا ہر نکتے سے متعلق آپ کو کیسے علم ہوا؟ انھیں آپ نے کہاں دیکھا ہے؟ بات کیسے/کیوں منتخب کی؟ آپ کو ایسے ہی ہونا چاہیے، یہ آپ نے کس طرح طے کیا؟

ذرائعِ ابلاغ کے اثرات

مختلف ذرائعِ ابلاغ کا ہم دانستہ اور نادانستہ طور پر بہت اثر ہوتا ہے۔ اشتہار میں دِکھائی گئی بات ہمارے پاس ہونی چاہیے، ایسا محسوس ہوتا ہے۔ اخبار کے اداریے، ٹی وی پر دِکھائی ہوئی خبریں اور تصورات و خیالات سے ہم بہت متاثر ہوتے ہیں۔ فلم میں دِکھائے گئے کرداروں کے لباس اور برتاؤ کی ہم دانستہ و نادانستہ طور پر نقل کرنے لگتے ہیں۔ یہ اثرات حد سے تجاوز کر جائیں اور ان سے متعلق اگر ہم میں بیداری نہ ہو تو ہم دانستہ یا نادانستہ طور پر وہ کرنے لگیں گے جو دوسرے چاہتے ہیں اور ہماری اپنی زندگی کے معاملات اپنے ہاتھ سے نکل جائیں گے۔

ہم پر ذرائعِ ابلاغ کے اثرات

۱۔ احساسِ کمتری کا جذبہ پیدا ہونا

تھوڑی سی تفریح

اپنے والدین، دادا دادی سے ذیل کے سوال پوچھیے۔
۱۔ وہ بالوں کی خشکی کے لیے کون سا شیمپو استعمال کرتے تھے؟
۲۔ وہ کون سا کنڈیشنر استعمال کرتے تھے؟
۳۔ ان کے ٹوتھ پیسٹ میں واقعتاً کون کون سے اجزا ہوتے تھے؟
۴۔ انھیں کبھی سانولے پن یا چہرے پر مہاسوں کا احساس ہوتا تھا؟

طلبہ سے بات چیت کریں کہ کیا انھیں بازو میں دیے ہوئے مسائل نہایت اہم محسوس ہوتے ہیں؟ اگر ہاں تو کیوں؟

درج ذیل اشتہار کا نمونہ پڑھیے اور بتائیے کہ اس کے ذریعے کیا پیغام دیا جارہا ہے؟

۱۔ ایک لڑکا عام سے کپڑے استعمال کرتا ہے تب وہ غنڈوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا لیکن جب وہ 'فلاں' کمپنی کے کپڑے پہنتا ہے تو اس کے جسم میں ہمت آجاتی ہے۔

۲۔ ایک لڑکا ٹھنڈا مشروب (کولڈ ڈرنک) نہیں پیتا ہے تب اس کی طرف کوئی نہیں دیکھتا لیکن وہی لڑکا فلاں ٹھنڈا مشروب پیتا ہے تو تمام لوگ اس کے دوست ہوجاتے ہیں۔

۳۔ ایک خاندان کے پاس چھوٹی سی کار ہے تب اسے کالونی میں کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ وہی خاندان جب مہنگی کار خریدتا ہے تب اس کی طرف لوگوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔

طلبہ سے مذاکرہ کریں کہ دیے ہوئے اشتہار کے ذریعے کون سا پیغام ہم تک پہنچایا جارہا ہے؟ کیا کسی پروڈکٹ کو استعمال کرکے باہمت بننا، دوست بنانا، پہچان میں اضافہ ہونا جیسے مقاصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے؟

تھوڑی سی تفریح

طلبہ کے گروہ تشکیل دیجیے۔ انھیں سیفٹی پن، کنگھا، سبزی ترکاری، پھل وغیرہ کے اشتہار بنانے کے لیے کہیے۔ ان کی پیشکش کیجیے۔

طلبہ سے بات چیت کریں کہ ان عام سی چیزوں کا اشتہار تیار کرتے وقت انھیں کس بات کا تجربہ حاصل ہوا۔

اسے سمجھ لیجیے۔

کئی دفعہ اشتہارات کے ذریعے ہم پر یہ بات لادی جاتی ہے کہ زندگی کتنی کم درجے کی ہے اور ہم میں کس طرح خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہمیں بلاضرورت بھی چیزیں خریدنا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ ان غیرضروری چیزوں کو بنانے میں بہت سے قدرتی وسائل کا اسراف ہوتا ہے۔ غیرضروری اشیا خریدنے کی وجہ سے قدرتی وسائل پر اس کے ہونے والے اثرات کو سمجھنے کے لیے انٹرنیٹ کی مدد لیجیے۔

چنانچہ کوئی بھی نئی چیز خریدتے وقت اپنے آپ سے درج ذیل سوال پوچھیں ۔

۱۔ کیا اس چیز کی ہمیں واقعی ضرورت ہے؟
۲۔ کیا اس چیز کے نہ خریدنے سے ہمیں کچھ پریشانی ہوگی؟
۳۔ اس پروڈکٹ کی وجہ سے ماحول کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا؟ اگر ایسا ہوتا ہو تو کیا اس پروڈکٹ کا کوئی متبادل بھی ہے؟
۴۔ کیا ہم اس پروڈکٹ کے اشتہار کو دیکھ کر تو اسے خرید نہیں رہے ہیں؟

دی ہوئی لنک پر دستیاب 'اسٹوری آف اسٹَف' فلم طلبہ کو دِکھا کر اس پر بات چیت کریں۔
ہم کیا کر سکتے ہیں اس سے متعلق آپس میں گفتگو کرنے دیں۔

تھوڑی سی تفریح

''فیس میں اضافے کا نتیجہ: انجینئرنگ کی سیٹیں خالی''
''بچوں کی دلچسپی آرٹ اور کامرس کی طرف ...انجینئرنگ سے منہ موڑا''
'انجینئرنگ کالجوں میں داخلے کم ہوئے''
ایک ہی واقعے سے متعلق ان خبروں کا موازنہ کیجیے۔

گفتگو کریں۔
۱۔ دی ہوئی خبروں کے درمیان کیا فرق نظر آتا ہے؟
۲۔ دی ہوئی خبروں کا ، اس خاص خبر کے پڑھنے والے پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟

۲۔ ہم تک پہنچنے والی خبریں

طلبہ سے گفتگو کریں۔
۱۔ کیا رپورٹ / اداریے میں کچھ فرق محسوس ہوا؟
۲۔ اگر جواب ہاں میں ہو تو کس طرح کا فرق تھا؟
۳۔ اس فرق کی وجہ سے آپ کی رائے میں پڑھنے والے پر کیا اثر ہوگا؟

عمل کیجیے۔

تین سے چار مختلف اخبارات میں ایک ہی خبر سے متعلق رپورٹ / اداریہ پڑھیے۔ کیا اس میں کچھ فرق محسوس ہوتا ہے؟ اس کا اندراج کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

بھارت میں دوردرشن کی طرح خبریں نشر کرنے والے دیگر نجی چینل، نجی ملکیت کے اخبار، ماہنامے، پندرہ روزہ بھی شائع ہوتے ہیں۔ ان میں ہر ایک کا اپنا سیاسی، سماجی کردار یا معاشی مفاد ہوسکتا ہے جسے وہ دستیاب ذرائع کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔ اسی لیے ہمیں بہت زیادہ چوکنا رہنا ضروری ہے۔ صرف ذرائعِ ابلاغ میں آنے والی معلومات پر بھروسا نہ کرتے ہوئے، معروضیت سے کسی خبر کی طرف دیکھنا، تجزیہ کرنا اور اس سے خود مفہوم اخذ کرنا چاہیے۔

۳۔ مردوں کی شبیہ (اِمیج)

تھوڑی سی تفریح

آپ نے اب تک جتنی فلمیں دیکھی ہیں انھیں یاد کیجیے اور اس کے تجربے/ ہیرو کو یاد کیجیے۔ کیا آپ دل ہی دل میں فلم کے ہیرو جیسا بننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نے کبھی کسی ہیرو جیسا برتاؤ کرنے، اس کی نقل کرنے کی کوشش کی ہے؟ کسی ہیرو کی کون سی بات کی نقل کرنا آپ کو پسند ہے؟

طلبہ سے درج ذیل عنوانات پر گفتگو کریں۔ اس میں جو طالب علم خود آگے آ کر اپنا تجربہ بتانے کی خواہش ظاہر کرے اسے موقع دیں۔ اصرار نہ کریں۔ اگر طلبہ خود اپنی بیاض میں لکھیں تب بھی قابلِ قبول ہے۔

فلم میں ہیرو عام طور پر درج ذیل میں سے کیا کیا کرتے ہیں، اس پر نشان لگائیے :

۱۔ سگریٹ نوشی۔

۲۔ شراب نوشی۔

۳۔ نشیلی اشیا کا استعمال۔

۴۔ مار پیٹ کرنا۔

۵۔ کسی لڑکی کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

۶۔ بہت تیز رفتاری سے گاڑی چلانا۔

۷۔ زندگی کو خطرے میں ڈال کر اسٹنٹ کرنا۔

۸۔ ٹریفک کے قوانین توڑنا۔

۹۔ قیمتی کپڑے، چشمے، گھڑی پہننا۔

۱۰۔ دیگر (لکھیے)

۱۔ طلبہ سے ان کی بیاض میں ان کے نشان زدہ نکات لکھنے کے لیے کہیں۔
۲۔ طلبہ سے بات چیت کریں کہ ہیرو فلم میں یہ سب کیوں کر رہا ہوگا؟
۳۔ ایسا کچھ بھی نہ کرنے والا ہیرو کیا انھیں پسند آئے گا؟ کیوں؟

اسے سمجھ لیجیے۔

بطور ہیرو، بطور ایک لڑکا ہمارے سامنے ہیرو کی ایک تصویر اُبھاری جاتی ہے جو طاقتور، غالب، بالا دست، بے دھڑک، دوسروں کے جذبات کی پروا نہ کرنے والا، جس کے پاس تمام مسائل کا حل ہے، جو کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ایسی تصویر نوجوانوں کو پسند آتی ہے، انھیں مطلوب ہوتی ہے۔ یہ تصویر پیدا کرنے میں نشیلی اشیا، سگریٹ نوشی، قانون شکنی، تعاقب کرنا جیسے اعمال شامل ہوتے ہیں۔ ہیرو کو جو چاہیے ہوتا ہے اسے مل کر ہی رہتا ہے ایسی تصویر پیش کی جاتی ہے۔

تھوڑی سی تفریح

درج ذیل اشتہار پڑھیے:

۱۔ فلاں بائیک ... ان کے لیے جنھیں ڈر نہیں لگتا

۲۔ فلاں گھڑیاں ... بہت امپریشن پڑے گا

۳۔ فلاں ... صرف ہوشیار بچوں کے لیے

آپ نے اس نوعیت کے جو اشتہار دیکھے ہیں ان کی فہرست بنائیے۔

طلبہ سے درج ذیل نکات پر گفتگو کریں:
۱۔ ہر اشتہار میں کون سی سوچ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے؟
۲۔ اس اشتہار کا دیکھنے والے پر کیسا اثر ہوتا ہوگا؟
۳۔ کیا اس اشتہار میں بتائی ہوئی باتیں صحیح ہوتی ہوں گی؟
۴۔ آپ کے علم میں ایسے مزید کون کون سے اشتہار ہیں؟

ذرا سوچیے۔

کئی مشہور خواتین و مرد ہمارے ملک میں ہو گزرے ہیں۔ وہ صرف نڈر اور طاقتور ہی نہیں تھے بلکہ حق کا ساتھ دینے والے اور لوگوں کی حفاظت کرنے والے بھی تھے۔ کیا پھر طاقتور اور قابل خاتون/ مرد ہونے کے لیے مختلف ذرائعِ ابلاغ میں دِکھائے ہوئے امور انجام دینے کی ضرورت ہے؟

آپ کی رائے میں کسی مثالی خاتون/ مرد میں کون سی نشانیاں ہوتی ہیں، اس سے متعلق غور کرکے لکھیے۔

۴۔ خواتین کی شبیہ (اِمیج)

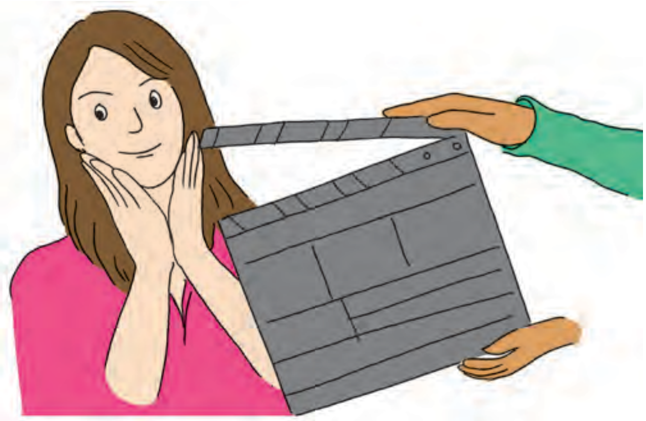

آپ نے جو فلم یا ٹی وی سیریل دیکھی ہو اسے یاد کیجیے۔ اس میں کس قسم کی اداکارہ (ہیروئین) کی اِمیج پیش کی جاتی ہے؟ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۱۔ گیت گانا۔

۲۔ رقص کرنا۔

۳۔ ہمیشہ خوب صورت نظر آنا، ہمیشہ قیمتی کپڑے، جوتیاں، زیورات پہن کر گھومنا پھرنا۔

۴۔ مشکلات میں پھنسنا، ہیرو کی مدد سے بچایا جانا۔

۵۔ سیریل میں دیگر خواتین کے خلاف سازش کرنا۔

۶۔ خاندان میں مرد ذات (باپ، بھائی) کے کہنے کے مطابق ہی عمل کرنا۔

۷۔ مشکل حالات پر قابو پاتے ہوئے کامیابی حاصل کرنا۔

۸۔ دیگر (لکھیے)

۱۔ طلبہ کو بیاض میں نکات لکھنے کے لیے کہیں۔
۲۔ اس سے قبل لکھے ہوئے ہیرو کے کام اور ہیروئین کے درمیان موازنہ کریں۔ آپ کو کیا نظر آتا ہے؟
۳۔ خواتین سے متعلق فلموں اور سیریلوں میں کون سا پیغام دیا جاتا ہے؟
طلبہ سے مذاکرہ کریں کہ کیا واقعی خواتین ایسی ہوتی ہیں؟ خواتین کی اس طرح کی شبیہ دِکھائی جانے پر دیکھنے والوں کے ذہن پر کیا اثر ہوتا ہوگا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

قدیم رواج کے مطابق صدیوں سے خواتین کو دوسرے درجے کا اور کمزور سمجھا گیا ہے۔ ایک طرف تو خواتین اپنی ذاتی رائے نہیں رکھتیں اور نہ ہی رکھنا چاہیے، اسے ہمیشہ مرد کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے تو دوسری طرف خواتین کی سازشی شبیہ دِکھائی دیتی ہے۔

ذرا سوچیے۔

۱۔ فلم میں اداکارہ اکثر کم کپڑوں میں گھومتی پھرتی دِکھائی جاتی ہے۔

۲۔ اشتہاروں میں اس طرح دِکھایا جاتا ہے کہ خواتین گوری دِکھائی دیں گی تب ہی ان کی شادی ہو سکے گی۔

۳۔ اشتہار دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ عورت کے چہرے یا جسم پر داغ ہونا زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

۴۔ وزن کم کرنے کے اشتہار میں جہاں تک ممکن ہو خواتین کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے۔

اس قسم کے اشتہارات جو آپ نے دیکھے ہیں، ان کی فہرست بنائیے۔

طلبہ سے درج ذیل نکات کی مدد سے گفتگو کریں۔

۱۔ دیے ہوئے تمام نکات کی مدد سے اشتہارات کے ذریعے کیا پیش کیا جاتا ہے؟

۲۔ ان اشتہاروں کا دیکھنے والوں پر کیسا اثر ہوتا ہوگا؟

۳۔ کیا ان اشتہاروں میں دِکھائے ہوئے امور حقیقی ہوتے ہوں گے؟

۴۔ آپ کے علم میں اس طرح کے کون کون سے اشتہارات ہیں؟

اسے سمجھ لیجیے۔

اداکارہ کے طور پر خاتون کی شبیہ گوری، خوب صورت، سڈول، اونچی پوری دِکھائی جاتی ہے۔ وہ سہارے کے لیے ہیرو پر انحصار کرتی ہے۔ وہ خوب صورت نہ ہو تو اسے زندگی میں کچھ نہیں ملتا۔ وہ بہت زیادہ جذباتی، نازک اندام، مسکراتی ہو تبھی ہیرو کو پسند آتی ہے۔ اس طرح کی شبیہ نظر آتی ہے۔ اس وجہ سے خوب صورت نظر آنا ہی خواتین کا اہم مقصد بن کر رہ جاتا ہے۔ لڑکیاں یہ سمجھ بیٹھتی ہیں کہ وہ جس طرح دِکھائی دیتی ہیں اسی کی بنیاد پر معاشرے میں ان کی اہمیت اور مقام قرار پاتا ہے۔

۵۔ خوب صورت ہونا اور خوب صورت نظر آنا

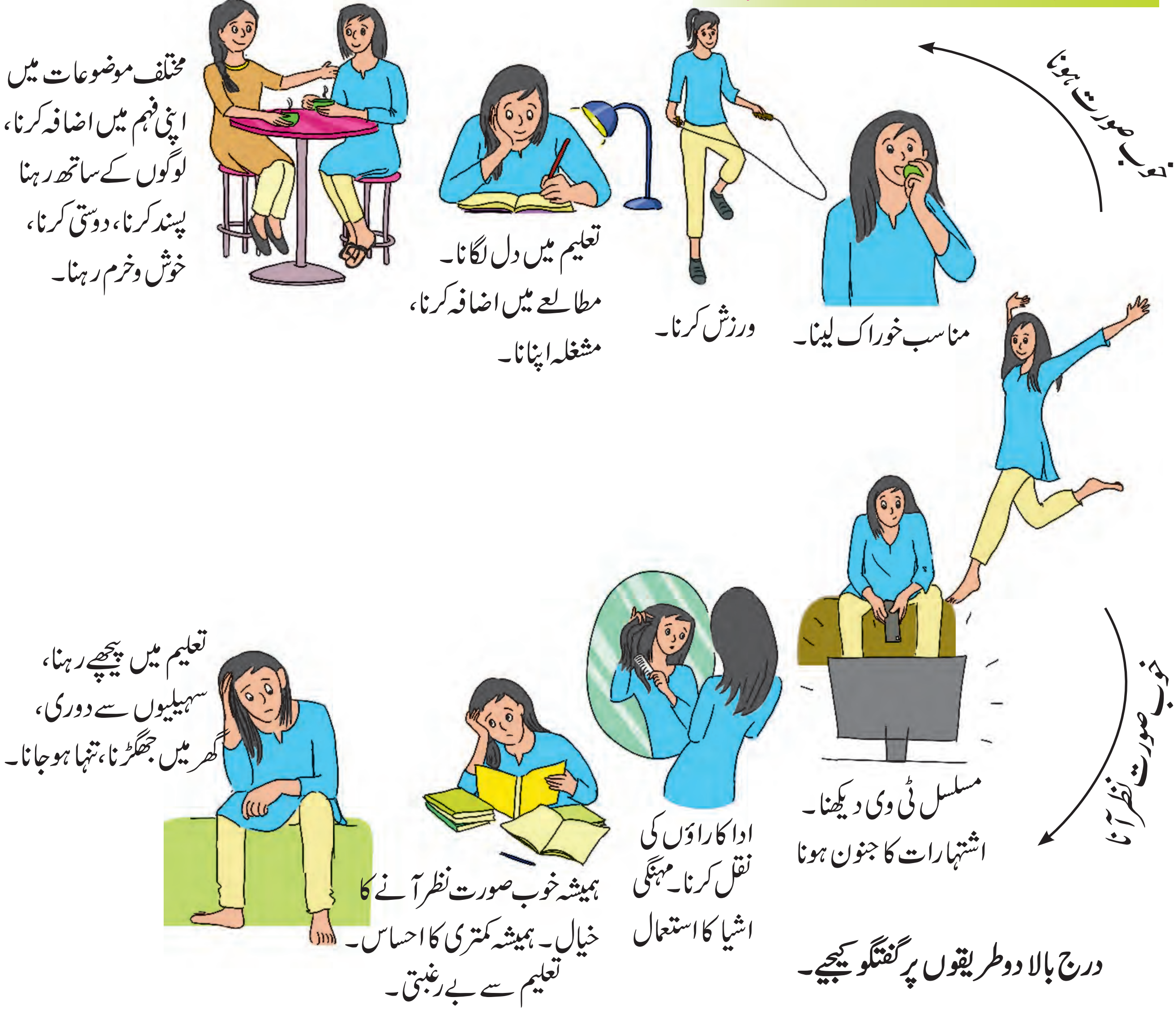

درج بالا دو طریقوں پر گفتگو کیجیے۔

۶۔ ذرائعِ ابلاغ کے اثرات اور بالغ لڑکے لڑکیاں

گزشتہ برس ہم نے جو پڑھا اس کے مطابق بالغ دماغ کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ ان میں چند اہم ذیل کے مطابق ہیں :

۱۔ سنِ بلوغ میں جذباتی دماغ کی ترقی ہوچکی ہوتی ہے لیکن ہوشمندانہ خیالات والا حصہ اب بھی ترقی پذیر رہتا ہے۔ اس وجہ سے بالغ طلبہ کے جذبات شدید رہتے ہیں، ان کو نزدیک کا فائدہ فوراً اور بڑا دِکھائی دیتا ہے لیکن لمبے عرصے والے نقصانات دِکھائی نہیں دیتے۔

۲۔ اس کی وجہ سے وہ خطرناک سے خطرناک عمل کرنے پر بھی آسانی سے آمادہ ہوجاتے ہیں۔

۳۔ ان کے خود انضباطی مرکز کی نشوونما نہ ہونے کی وجہ سے انھیں اپنے دل پر قابو پانا مشکل ہوجاتا ہے اور وہ جذبات کی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔

طلبہ سے مباحثہ کریں۔ کیا ان کے برتاؤ سے بازو میں دی ہوئی بالغ دماغ کی خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں؟

ذرائعِ ابلاغ کے اثر انداز ہونے کی وجہ سے بالغ لڑکے لڑکیوں کو زیادہ خطرے کا امکان کس طرح ہوتا ہے، اس کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

نشے کی کشش : فلموں، سیریلوں اور اشتہارات میں نشے کو پُرکشش انداز میں پیش کرنے کی وجہ سے بالغ لڑکے لڑکیوں کا منشیات کا شکار ہونے کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے۔اس کے لیے پہلے ہم نشے کی لت کے بارے میں سمجھیں گے۔

لت (نشہ)

کسی عادت کا غلام ہونا یا اس شے کا اتنا عادی ہوجانا کہ اس کے بغیر زندہ رہنا ناممکن محسوس ہو، ایسی حالت کو 'لت' کہتے ہیں۔

ا۔ جسم پر لت کے منفی اثرات:

منہ میں تمباکو رکھنے، چوسنے، کھینی، پان مسالہ، گٹکا اور سگریٹ نوشی کے بُرے اثرات

۲۔ نشیلی اشیا کے جسم پر ہونے والے منفی اثرات

نشہ لانے والی دواؤں/نشیلی اشیا کے استعمال کے اثرات ذیل کی تصویر میں دِکھائے گئے ہیں۔اپنی بیاض میں انسانی جسم کی شکل بنائیے۔شکل کے بازو میں درج اثرات جن اعضا پر ہوتے ہیں، شکل میں ان کی نشاندہی کیجیے۔

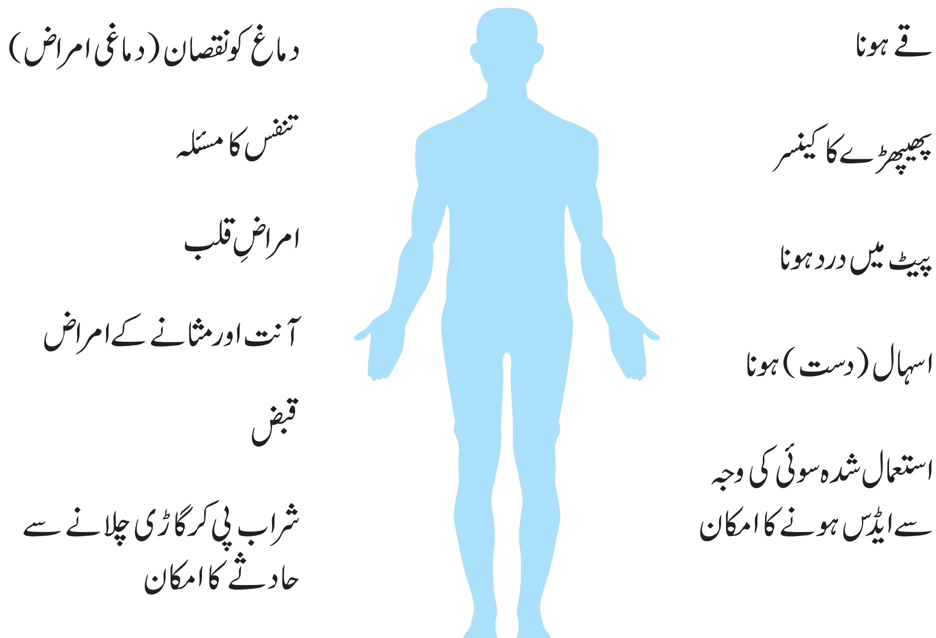

۳۔ خود کا ارتقا یا خود کو تباہ کرنے والا؟

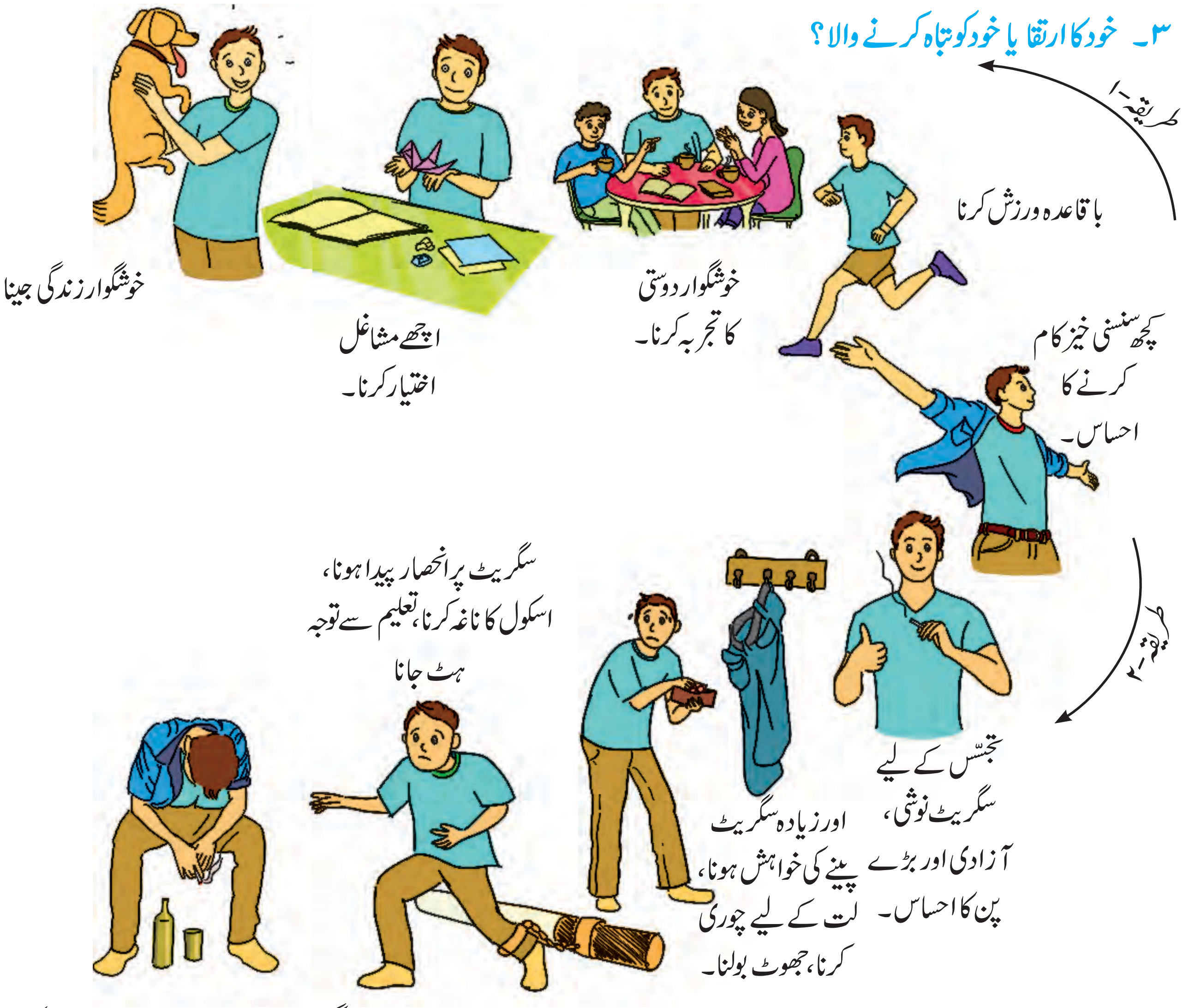

درج بالا دو طریقوں پر گفتگو کیجیے۔

۴۔ لت لگنے کا عمل

1. موج مستی کے لیے نشہ کرنا۔ لت پر قابو ہونے کا احساس۔
2. نشے پر انحصار بڑھنا۔
3. قدرتی طور پر خوش رہنے کی دماغی صلاحیت میں کمی آنا۔
4. خوش رہنے کے لیے نشے کی ضرورت محسوس ہونا۔
5. انسان کا نشے کا غلام ہونا۔

خوشی حاصل کرنا انسانی فطرت ہے۔نشہ کرنے سے دماغ کی فطری صلاحیت کم ہونے لگتی ہے اور انسان کو خوش رہنے کے لیے نشیلی اشیا کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے۔یاد رکھیے نشہ کرنا ایک بیماری ہے۔

ذرا سوچیے۔

- آج کل تمباکو، سگریٹ، شراب، نشیلی ادویہ کی لت خواتین اور مردوں میں بڑھتی جارہی ہے۔ایک سروے کے مطابق بھارت میں گزشتہ دس برسوں میں غربت، قرض، جہیز کی بھینٹ چڑھنے سے بھی زیادہ نشے کی لت کی وجہ سے خودکشی کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔
- نشہ کرنے والے افراد کے نشے کے لیے روزانہ کا خرچ ۶۰/روپے یعنی سال کا 21,900 روپے ہے۔ان پیسوں کا تعلیم، گھریلو ضروریات یا دیگر اچھے کاموں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- کسی فرد کو ۱۴سے ۱۸/سال کی عمر میں نشیلی اشیا کے استعمال کی عادت لگ جانے سے آگے چل کر نشے کی لت کا عادی ہونے کا امکان ۶۰ فی صد تک ہوتا ہے۔دوسری طرف نشے کی لت سے چھٹکارا پانے کا تناسب ساری دنیا میں محض ۵ تا ۶ فی صد ہونے کی وجہ سے منشیات کے بارے میں علاج سے زیادہ روک تھام ہی مناسب ہے۔یعنی نشیلی اشیا یا منشیات کو ابتدا میں ہی نہ چکھنا سب سے اچھا ہے۔

۵۔ انکار کرنے کا ہنر

نشے کی لت میں گرفتار لوگوں کے اصرار کے باوجود انکار کرنا سیکھو۔

دوست/سہیلیوں کے اصرار کا انکار کرنا

- آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکار کریں۔
- اپنی رائے دوسروں پر لادنے سے بچیں۔یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔
- کسی موقع پر جھگڑا خوب بڑھ جائے تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں۔
- آپ کے انکار کرنے کے باوجود آپ کے دوست مسلسل زور زبردستی کرتے رہیں تو ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔آپ کو ایسے دوستوں کی ضرورت نہیں۔
- آپ کے سچے دوست آپ کی بات سمجھ جائیں گے۔
- اطمینان دلائیں کہ آپ دوستی سے انکار نہیں کررہے ہیں بلکہ صرف اس عمل کا انکار کررہے ہیں۔
- گھبرائیے مت۔آپ کچھ بھی غلط نہیں کررہے ہیں۔

٦۔ نشیلی لت کا انسداد

آپ یا آپ کا کوئی شناسا نشے کی لت میں مبتلا ہو تو:

- نشہ انسدادی مرکز میں جائیں۔
- نشے باز کو تنہا مت چھوڑیے۔ انھیں جذباتی سہارا دیں۔
- ماہرین کی مدد حاصل کریں۔
- مشغلوں میں مصروف رکھیں۔
- نشے کی لت میں گرفتار دوستوں/سہیلیوں کا ساتھ چھوڑیں۔

اپنی صحت، حفاظت اور زندگی کی ذمے داری آپ ہی پر ہے۔

کیا آپ کو یا آپ کے کسی شناسا کو نشے کی لت سے آزادی کے لیے مدد چاہیے؟
ذیل کے مفت ٹیلی فون نمبر پر رابطہ قائم کیجیے۔
1800-11-0031
وقت : صبح ۹:۳۰ سے شام ٦:۰۰ بجے تک
(اتوار کو تعطیل)
بھارت سرکار کی جانب سے یہ امدادی خدمت مفت میں دستیاب ہے۔

عمل کیجیے۔

جماعت میں ۴ - ۴ طلبہ کے گروہ بنائیے۔ نشے کی لت میں گرفتار اپنے شناسا دوستوں، پڑوسیوں، رشتے داروں وغیرہ کی علامتوں اور عادتوں کی خصوصیات ایک دوسرے کو بتائیے۔ اسی طرح اس لت میں گرفتار فرد کی وجہ سے اس کا اور خاندان کی سماجی - معاشی حالت پر اور جذباتی حالت پر ہونے والے اثرات کے بارے میں تبادلۂ خیال کیجیے۔ اس سے متعلق دیواریہ تیار کیجیے۔

ذرائعِ ابلاغ کے اثرات پر غالب آنا

۱۔ سمجھ لیجیے

ذرائعِ ابلاغ کے آپ پر ہونے والے اثرات کے بارے میں چوکنّا رہیے۔ اسے اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

۲۔ پہچانیے

آپ پر میڈیا کا اثر کتنا اور کس طرح ہوتا ہے، اس کے بارے میں غور کر کے اسے پہچاننا سیکھیے۔ کیا آپ کو کوئی نشیلی شے کی عادت لگ رہی ہے؟ کیا آپ کے دوست/سہیلی کو ایسی عادت لگ رہی ہے؟

۳۔ سامنا کیجیے

آپ کو کسی نشیلی شے کی عادت لگ رہی ہو تو
اس سبق میں دیے ہوئے راستے کو اپنا کر دیکھیے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنی طے کردہ تبدیلیوں کو عمل میں لائیے۔ کامیاب نہ ہوں تو اس
پر دوبارہ غور کیجیے۔ سرپرستوں اور ماہرین کی مدد لیجیے۔

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
نئی چیزیں خریدنا	ہم کون سی چیزیں خریدتے ہیں اور اس میں سے کتنی غیر ضروری ہوتی ہیں، ایمانداری سے اس کی فہرست بنائی۔ اس میں کمی کرنے کا منصوبہ بنایا۔	صرف فہرست بنائی۔ غیر ضروری چیزوں کو علیحدہ نہیں کیا۔	فہرست نہیں بنائی۔	
اپنے انتخاب سے متعلق لکھنا۔	دیے ہوئے ۵ سوالوں کے جواب غور و خوض کر کے لکھے۔	دیے ہوئے ۵ سوالوں کے جواب بہت ہی خام اور لاپرواہی سے لکھے۔	جواب نقل کیے/ ادھورا کام کیا۔	
نشہ کرنے والے فرد سے متعلق تبادلۂ خیال	بحث میں فعال طور پر حصہ لیا۔ سبق میں دی ہوئی معلومات پر مبنی تبادلۂ خیال کیا۔	بحث میں حصہ لیا۔	حصہ نہیں لیا۔	

F5RNH4

بصری فنون کا پیریڈ ختم ہوتا ہے۔
یہ کیا سر! میں نے ہو بہو نظر آتی تصویر بنائی اور جوزف نے صرف مثلث بنایا۔ پھر بھی آپ نے دونوں کو بہترین ریمارک دیے۔
کیونکہ دونوں تصاویر مجھے پسند آئیں۔
لیکن جماعت میں تو سب لوگوں نے کہا کہ میری تصویر زیادہ خوب صورت ہے۔اس کی تصویر غلط ہے۔
ارے بدھو، فن میں غلط صحیح کچھ نہیں ہوتا ... آپ کو کوئی بات پسند یا پسند نہیں ہے۔ اتنا ہی!
لیکن اس نے صرف مثلث بنایا ہے!
ہم م م! مجھے لگتا ہے کہ اب تجھے مصوری کے مختلف طرز اور انداز سکھائے جانے چاہئیں۔

۳ میں اور بصری فنون

''فنکار کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔
فنکار ہونا اپنے آپ میں ایک کامیابی ہے۔''

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا فنونِ لطیفہ کی اہمیت اپنے الفاظ میں بتانا۔
۲۔ بصری فنونِ لطیفہ کے کچھ شعبوں کے نام، اس میں شہرت یافتہ فنکاروں اور ان کے اسٹائل کی خصوصیت اپنے الفاظ میں سمجھانا۔
۳۔ کچھ مختلف طرزِ فن کی شناخت کرنا اور ان کے توسط سے نئی تخلیق کرنا۔
۴۔ فنونِ لطیفہ اور انسانی زندگی میں اس کے مقام سے متعلق اپنی رائے قائم کرنا۔

طلبہ جس حرف سے چاہیں اس سے ابتدا کرنے دیں۔ ان کے تصورات کی حوصلہ افزائی کریں۔

تھوڑی سی تفریح

اپنے نام کا پہلا حرف لکھیے۔ کیا آپ اس حرف سے کسی جانور، پرندے یا چیز کا خاکہ بنا سکتے ہیں؟ یا کیا اس حرف سے نقش ونگار بنا سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر ذیل کی تصویریں دیکھیے۔

گزشتہ برس ہم نے بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں مختصراً معلومات حاصل کی تھی۔ اس سال ہم بصری فنونِ لطیفہ کی اہمیت، اس کے مختلف شعبوں اور اس میں روزگار کے مواقع سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

فنونِ لطیفہ کی اہمیت

''آپ کے پاس دو روپے ہوں تو ایک سے اناج خریدیے اور دوسرے کو فنونِ لطیفہ پر خرچ کیجیے۔ اناج آپ کو زندہ رکھ سکتا ہے لیکن فنونِ لطیفہ زندہ رہنے کا ہنر سکھاتے ہیں۔'' اس زرّین قول سے فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں غیر معمولی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔

فنونِ لطیفہ ہماری زندگی کو کئی سطحوں پر خوش حال بناتے ہیں۔

- جو جذبات، خیالات الفاظ میں بیان نہیں کیے جاسکتے وہ کئی بار فنونِ لطیفہ کے ذریعے زیادہ آسانی سے اور مؤثر انداز میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کے توسط سے ہم خوب صورت چیزیں (مثلاً آرائشی اشیا، گلدان) خوب صورت فنی شاہکار (تصویر، مجسمہ)، خوب صورت تجربات (مثلاً فلم) تخلیق کر سکتے ہیں جس سے ہماری زندگی زیادہ خوشگوار بنتی ہے، خوش حال ہوتی ہے۔
- کوئی سماجی پیغام دینے کے لیے بصری فنونِ لطیفہ کا بہت ہی مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً صرف تقاریر کی بہ نسبت کوئی حساس فلم یا فوٹو لوگوں کو فوراً متوجہ کرتا ہے۔
- لوگوں کو ترغیب دینے کے لیے بھی بصری فنونِ لطیفہ کا بہت مؤثر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بڑے لوگوں کی شخصیت پر، ان کے جرأت مندانہ کاموں پر فلمیں، مجسّمے، تصویریں لوگوں کو زمانۂ قدیم سے ہی ترغیب دیتے آ رہے ہیں۔
- زمانۂ قدیم کے فنی شاہکاروں کا مطالعہ کریں تو ہمیں اُس زمانے کی سماجی زندگی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ہمارے پاس قدیم زمانے کی عمارتوں پر تصویر، مجسّمے، کھدائی میں دستیاب برتن، کھلونے، کتبے وغیرہ چیزیں اس زمانۂ قدیم کے گواہ ہیں۔
- فنونِ لطیفہ کے توسط سے لوگ یکجا ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے عزت بڑھتی ہے۔ جب ہم دیگر علاقوں/ممالک کے فنونِ لطیفہ کو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں تب اُن کی تہذیب سے وہاں کے لوگوں سے متعلق ہمارے دل میں عزت واحترام، محبت و یکجہتی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً جب ہم دیگر ممالک کی تصویر، مجسّمے، موسیقی، غذائی اشیا کا تجربہ حاصل کرتے ہیں تب ہم ان سے ایک قسم کا رشتہ استوار کر لیتے ہیں۔
- فنونِ لطیفہ سے محظوظ ہونے کا مزاج رکھنے والے لوگوں کے دلوں میں جانے انجانے میں زندگی میں خوب صورتی تلاش کرنے کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔ فنونِ لطیفہ کی عزّت واحترام کرنے والے لوگوں کے زیادہ امن پسند، غیر متشدد اور زیادہ مل جل کر رہنے کا امکان ہوتا ہے۔
- کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ بہترین فنونِ لطیفہ کا مظہر قدرت ہے۔ قدرت میں موجود رنگ، اشکال، اجسام، نقش و نگار، آواز انسانوں کو ترغیب دیتے آ رہے ہیں اور انسانی فنکاری میں کئی دفعہ ان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ فنونِ لطیفہ سے وابستہ ہونا یعنی قدرت سے جڑ جانا ہے۔

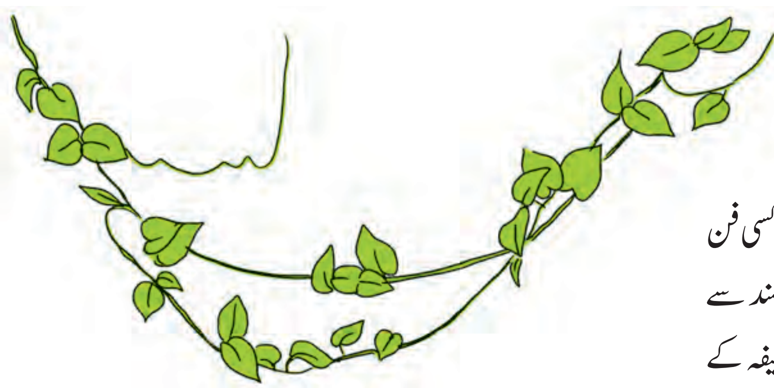

- جب ہم کسی فن پارے کی تخلیق کرتے ہیں یا کسی فن پارے سے محظوظ ہوتے ہیں تب اپنی پسند یا ناپسند سے نادانستہ طور پر واقفیت ہوجاتی ہے یعنی فنونِ لطیفہ کے ذریعے ہم خود کو زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

- فنونِ لطیفہ کی انسانی زندگی میں اتنی غیر معمولی اہمیت ہے کہ فنونِ لطیفہ کے بغیر گزاری جانے والی زندگی گویا جانوروں کی زندگی جیسی ہے۔ مکمل، خوشگوار انسانی زندگی گزارنے کے لیے کسی بھی فنونِ لطیفہ کی شاخ سے جڑنا مفید ہے۔

ذرا یاد کیجیے!

کیا آپ کو کبھی کسی فن پارے نے ترغیب دی ہے؟ گیت، مجسّمے، کہانی، نظم، فلم، رقص، ڈراما وغیرہ پر غور کیجیے۔ اگر کیا ہو تو اس کے بارے میں مختصراً اپنی بیاض میں لکھیے۔

کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ

گزشتہ برس ہم نے مروّج فنونِ لطیفہ کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کی ہے۔ اس سال ہم کچھ مختلف بصری فنونِ لطیفہ کی اقسام سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

ادی واسی فن

ادی واسی سماجی گروہ بھارت کی طرح دیگر ملکوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ادی واسی تصویروں میں اکثر و بیشتر قدرت میں موجود اجزا کی تصویر کشی نظر آتی ہے۔ آسان، سہل اشکال کا استعمال کر کے بھی بہت ہی خوب صورت تصویر تخلیق کرنا ادی واسی فنونِ لطیفہ کی خصوصیت ہے۔ جس طرح مہاراشٹر میں وارلی فنونِ لطیفہ میں کچھ متعین اشکال کی مدد سے تصویر کشی کی جاتی ہے اسی طرح براعظم آسٹریلیا میں ادی واسی سماج کا تصویر کشی کا فن ہے۔

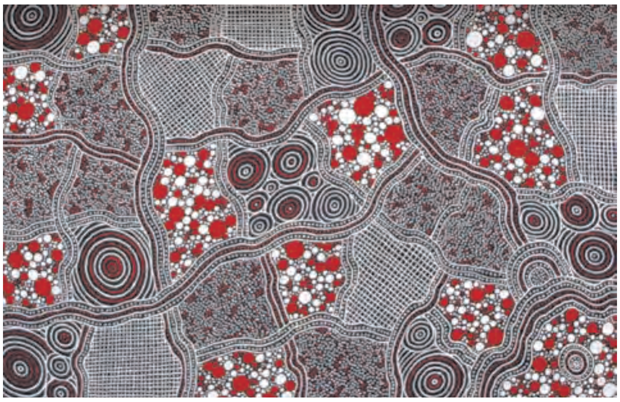

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر

آسٹریلیا کی ادی واسی تصاویر خاص طور سے نقطوں کا استعمال کر کے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ نقطے جسامت میں چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ نقطوں کا استعمال کر کے مختلف ہیئتیں بنی ہوئی نظر آتی ہیں۔ تیلیوں کی مدد سے ان نقطوں کو بنایا جاتا ہے۔

تلاش کیجیے۔

کیا آپ کے علاقے میں ایسا ہی کوئی ادی واسی یا عوامی فن مشہور ہے؟ اس کو تلاش کیجیے۔ اسے تخلیق کرنے والے فنکاروں سے گفتگو کیجیے۔ اس کی تکنیک کو سمجھیے۔ بیاض میں لکھیے۔

کولم رنگولی کا فن

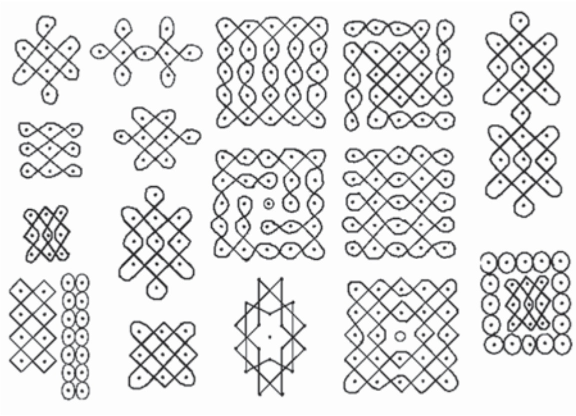

کولم رنگولی اپنے یہاں رائج رنگولی سے مختلف ہوتی ہے۔ اس رنگولی کا طریقہ یہ ہے کہ بہت سے متوازی نشانات (نقطوں) کی تشکیل کرکے اس کے اردگرد خمدار یا سیدھی لکیروں سے نقش و نگار کرتے ہوئے تمام نشانات کے گرد نقش و نگار بنا کر رُک جاتے ہیں۔ اس میں الگ الگ قسم کی رنگولی بنائی جاتی ہے۔ یہ رنگولی پہلے چاول کے آٹے میں پانی ڈال کر بنائی جاتی تھی۔

عمل کیجیے۔

دو دو طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ایک طالب علم دوسرے کو متعین نشانات کی ایک شکل تیار کرکے دے۔ دوسرا اس شکل کے گرد نقش و نگار بنائے تاکہ وہ خوب صورت دِکھائی دے اور تمام نشانات کا استعمال ہوجائے۔ پھر دوسرا نشانات کی تشکیل کرے اور پہلا نقش و نگار بنائے۔ یہ سرگرمی بیاض میں قلم سے بھی کی جاسکتی ہے۔

خط نگاری (ڈوڈل)

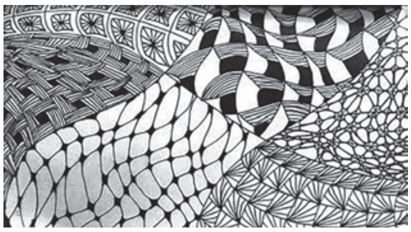

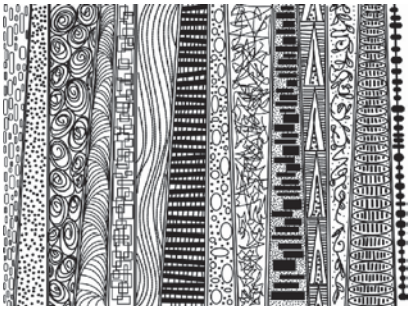

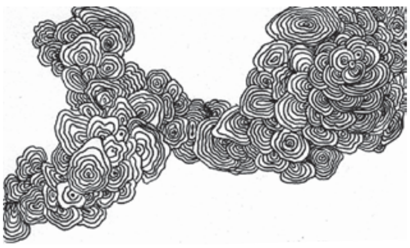

'Doodle' یعنی ہاتھ سے پین، پنسل، اسکیچ پین وغیرہ جیسے ذرائع کا استعمال کرکے کسی بھی کاغذ پر اچھی، غیر متعینہ، جو بھی شکل بن جائے اور اس کی مدد سے تیار ہوئی شکل کو خط نگاری کہتے ہیں۔ یہ بیاض کے کونے میں، پشتی ورق پر، کتاب کی تصویروں پر، اخبار کے مواد پر یا صاف کورے کاغذ پر بھی ہوسکتی ہے۔ آپ نے کبھی نہ کبھی ایسی خط نگاری ضرور کی ہوگی۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کرتے ہوئے دل کا غبار صاف ہوجاتا ہے۔ اسے کرکے تو دیکھیے۔

ہر ایک کا doodle کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ کوئی خود اپنی خاص طرز کی تصویر بناتا ہے تو کوئی کسی کی بھی نقل کرتا ہے۔

تنصیبی ساخت (Installations)

فنونِ لطیفہ کی ایک قسم تنصیبی ساخت میں دستیاب سہ ابعادی جگہ کا استعمال کرکے جو چاہیں اس چیز کا استعمال کرکے تخلیق کی جاتی ہے۔ کچھ فنکار مستقل نوعیت کی تنصیبی ساخت بناتے ہیں تو کچھ غیر مستقل ذرائع سے تنصیبی ساخت بناتے ہیں۔ برطانوی تنصیبی فنکار

اینڈی گولڈس وَردی نے اس فن میں بہت نمایاں کام کیا ہے۔ ان کی بہت سی تنصیبی ساختیں قدرت کے دامن میں جاکر، وہاں دستیاب سامان کا استعمال کر کے بنائی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کبھی کبھار ساخت تنصیب کرتے وقت ہی وہ ڈھے جاتی ہے لیکن فن کے اعمال پر بہت زیادہ اعتماد کرنے والے اس تنصیبی فنکار کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ "ڈھے جانا یعنی توازن اختیار کرنا ہے۔" (Collapsing is balance)

بصری فنونِ لطیفہ میں کچھ منتخب رجحانات

طلبہ کو پہلے ہر ایک طرز کی تصاویر بغور دیکھ کر ان کے بارے میں مشاہدہ درج کرنے کہیں۔
اس کے بعد ان کو ہر رجحان کے بارے میں معلومات دیں۔

فنونِ لطیفہ کی ترغیب انسان کو قدرت اور اس کی روزمرہ زندگی سے ملتی ہے اسی لیے اس کے اردگرد کا سیاسی، سماجی ماحول، واقعات کی بازگشت اس کے فن پر اثر انداز دِکھائی دیتی ہے۔ اسی سے ہر فن میں مختلف خیالات سامنے آتے ہیں، تجربہ کرکے دیکھے جاتے ہیں۔ مختلف طرز، اظہار کے طریقوں، فنونِ لطیفہ سے متعلق نئے فلسفے کی تخلیق ہوتی جاتی ہے۔ اسے ہی فنونِ لطیفہ کے رجحانات کہتے ہیں۔ بصری فنونِ لطیفہ میں ایسے کچھ منتخب رجحانات سے متعلق ہم معلومات حاصل کریں گے۔ اس کے علاوہ دیگر کئی رجحانوں کی معلومات انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

تاثّریت (Impressionism)

مونے (Monet) - سم ۶۴ء۷ × ۵۵ء۳
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

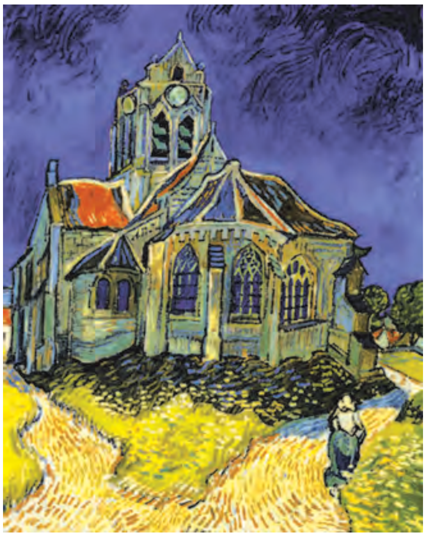

وین گا (Van Gogh) - سم ۹۴ × ۷۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

اس طرز کی ابتدا فرانس میں اُنیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کی ابتدا میں ہوئی۔ اس سے قبل تصاویر میں تاریخی، مذہبی موضوعات، قدرتی یا شخصی تصویر اسکیچ کی جاتی تھی۔ مگر اس میں اردگرد کے حالات یا سماجی زندگی کی عکاسی نہیں ہوتی تھی۔ نیز تصویریں مکمل طور پر چار دیواری میں بیٹھ کر بنائی جاتی تھیں۔ البتہ اُنیسویں صدی کے درمیان تاثریت (اِمپریشنزم) طرز وجود میں آنے کے بعد اردگرد کے واقعات سے مشاہدہ کی ہوئی باتیں، واقعات کی حقیقت پر مبنی تصویریں فنکاروں کے ذریعے اسکیچ کی جانے لگیں۔ اس طرح سے چار دیواری کے باہر جا کر، قدرتی ماحول میں بیٹھ کر اسکیچ کرنے کے رجحان میں اضافہ ہوا۔ اس وجہ سے پڑنے والی روشنی کی واقعی تصویرکشی کرنا ممکن ہوا۔ اس طرز کا خیال کرتے وقت چھوٹے چھوٹے نقاط اور خطوط کا استعمال کر کے اصل رنگ ایک کے بعد ایک پیش کیے جانے لگے۔ جب ناظر ایک خاص فاصلے سے اس تصویر کو دیکھتا ہے تو وہ رنگ ایک دوسرے میں مخلوط محسوس ہوتے ہیں۔ اس طرز کا ایک اہم پہلو یعنی تصویر میں تواتر کی سطح پر تیز رفتاری سے ملنے والی روشنی اور ماحول میں ہونے والی تبدیل شدہ حالت کی تصویرکشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم عصر زندگی کی وضاحت کرنے والی اور روشنی کے بے شمار سایے (Shades) دِکھانے والی تصویر ہوتی ہے۔ اس طرز میں تصویر بنانے والے (مصور) کچھ خاص فنکار مونے (Monet) اور وین گا (Van Gogh) تھے۔

کیوبزم (مکعبی طرز)

پاؤل سیزان (Paul Cezanne)
سم ۶۵ × ۸۱
کینواس پر بنائی ہوئی آئیل پینٹنگ

پابلو پکاسو
(Pablo Picasso)
سم ۴۱ × ۴۳ × ۱۲۶
رنگین پترے سے بنایا گیا مجسمہ

پابلو پکاسو (Pablo Picasso)
سم ۴۹ × ۶۰
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

عام طور پر ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۴ء کے درمیانی عرصے کو کیوبزم کے عروج کا زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرز کا اہم مرکز پیرس تھا۔ کیوبزم اکیسویں صدی میں سب سے مؤثر تصویر کشی کے طرز میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اس طرز میں جس چیز کی تصویر بنائی جاتی ہے اس کا تجزیہ کر کے اس کی طبعی جسامت کے (جومیٹریکل) ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں کو دوبارہ جوڑ کر ایک مکمل شکل تخلیق کی جاتی ہے۔ کسی چیز، شخص کی تصویر، ایک ہی زاویے سے

نہ دیکھتے ہوئے مختلف زاویوں سے دیکھ کر بنانے پر اس طرز میں زور دیا جاتا ہے۔قدرت میں ظاہری سہ ابعادی جسامت کی تصویر میں مسطح مستوی پر کس طرح منعکس کرنا ہے اس کے لیے روشنی اور اندھیرے کے شیڈس کا استعمال شکل کو واضح کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس طرز کے مشہور فنکار پابلو پکاسو (Pablo Picasso) اور پاؤل سیزان (Paul Cezanne) تھے۔

معروضیت (Surrealism)

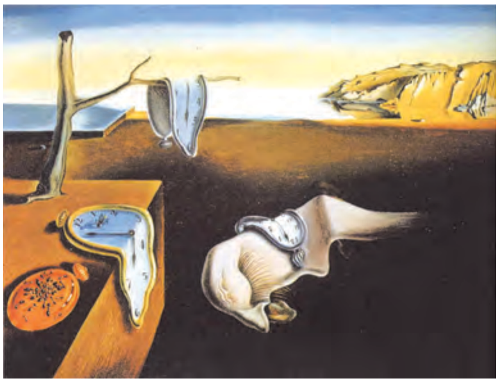

سیلوڈار دالی (Salvador Dali)
سم ۳۳ x ۲۴
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

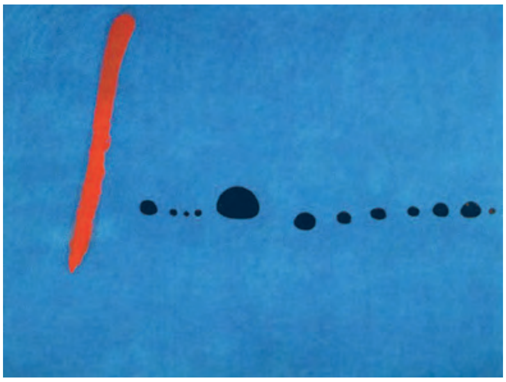

جان میرو (Joan Miro)
سم ۲۷۰ x ۳۵۵
کینواس پر بنائی گئی آئیل پینٹنگ

جان میرو
(Joan Miro)
۱۰ ر میٹر سے زیادہ بلند مجسمہ

اس رجحان کا آغاز ۱۹۲۰ء کے ابتدائی نصف حصے میں ہوا۔ روزمرہ زندگی میں ہم جو چیزیں، افراد، واقعات دیکھتے ہیں ان کا ہمارے دل پر نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ اثر پڑتا ہے۔ ہمارے دل میں اس چیز، فرد، واقعے کا الگ ہی عکس، تصور پیدا ہوتا ہے جو حقیقت سے بالکل الگ ہوتا ہے۔ یہی اس طرز کا اصل فلسفہ ہے۔اس طرز کے فنکاروں کی رائے میں اپنے ضمیر کی عکاسی کاغذ پر پیش کرنے کے لیے ذہن کو آزاد رکھنا چاہیے۔اس قسم کی تصاویر میں کئی دفعہ حقیقی اور واقعاتی جذبات کا اظہار کرنے کے لیے علامات کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرز کے اہم مصور سیلوڈار دالی اور جان میرو ہیں۔

تجریدی اظہاریت (Abstract Expessionism)

ولیم ڈی کوننگ (William De Kooning)
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

رتھکو (Rothko) - سم ۲۳۹ x ۲۱۲
کینواس پر بنائی ہوئی آئل پینٹنگ

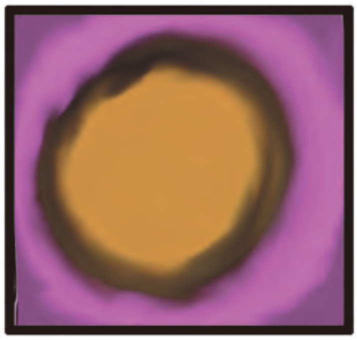

اس فنونِ لطیفہ کے رجحان کا جنم ۱۹۴۰ء کی دہائی میں امریکہ کے نیویارک شہر میں ہوا۔ یہ طرز بھی درج بالا معروضی طرز کے قریب قریب ہے۔ اس فن نے ایک معنی میں معروضی طرز سے ترغیب پایا ہے۔ اس طرز میں رنگوں کا کھلے ہاتھوں استعمال ہمیں نظر آتا ہے۔ اس طرز میں دو طرح کے مصور شامل ہیں؛ ایک اپنا پسندیدہ عکس کینواس پر مختلف رنگوں کے واضح بے ساختہ استعمال سے بنانے والے۔ ان میں خاص طور پر وِلیم ڈی کوننگ (William De Kooning) کا نام لیا جاتا ہے۔ جبکہ دوسرے مارک روتھکو (Rothko) جیسے زیادہ آسان اسکیچ کرنے والے۔ اپنے کینواس پر ایک قسم کے رنگ سے بڑا حصہ رنگنے والی اس دوسری قسم کے مصوّر زیادہ مذہبی اور روحانیت کا رجحان رکھنے والے تھے۔ وہ اپنی تصویروں کے ذریعے دیکھنے والوں کو غور وفکر اور تدبر کا تجربہ حاصل کرنے کی توقع رکھتے تھے۔

تھوڑی سی تفریح

اس سے قبل آپ نے جو طرز سیکھے ہیں ان تمام میں فرق اور یکسانیت معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔ کسی ایک طرز کو منتخب کر کے اس جیسی تصویر بنانے کی کوشش کیجیے۔

مختلف طرز کی مزید تصاویر طلبہ کو انٹرنیٹ پر دِکھائیں۔ ان کو مختلف طرز میں فرق اور یکسانیت معلوم کرنے کی ترغیب دیں۔ طرز کے مطابق ان کے گروہ بنا کر اسی طرز میں تصویر بنانے کے لیے ان کی رہنمائی کریں۔

طلبہ کو پہلے ہر مصوّر کی تصاویر کا مشاہدہ کرنے دیں۔ کیا ان مصوّروں کی کوئی خاص طرز ان کی سمجھ میں آتی ہے؟ اس سے متعلق ان سے تبادلۂ خیال کریں۔ بعد میں دی ہوئی معلومات انھیں پڑھنے کے لیے کہیں۔

چند بھارتی مصوّر

فنونِ لطیفہ میں مختلف رجحانات اور اس کی مناسبت سے کچھ عالمی مصوروں کا ہم نے تعارف حاصل کیا ہے۔ اسی طرح ہم کچھ مشہور بھارتی مصوّروں سے متعارف ہوں گے۔

جیمنی رائے (۱۸۸۷ - ۱۹۷۲ء)

جیمنی رائے مغربی طرز چھوڑ کر بھارتی رواج، عوامی زندگی اور ادی واسی طرزِ زندگی سے ترغیب پا کر اپنا طرز تخلیق کرنے والے اوّلین مصوروں میں سے ایک تھے۔ ان کی تعلیم مغربی مصوری طرز میں ہوئی تھی۔ البتہ 'کالی گھاٹ' نامی بھارتی طرزِ مصوری سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ بڑی بادامی آنکھیں، گول چہرے، خمدار جسم اس طرز کی خصوصیات ہیں۔ ابتدا میں کالی گھاٹ طرز میں تصویر بنانے والے رائے نے بعد میں خود اپنی خاص طرز کو فروغ دیا۔ یورپی رنگوں کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ وہ مٹی، بیج، پتھر، پھول، نیل وغیرہ سے بنائے گئے قدرتی رنگوں کی طرف مائل ہوگئے۔ ان کی تصاویر میں خصوصی طور پر ایک خاص قسم کا سرخ، زرد، سبز، سرمئی، نیلا اور سفید رنگ کا استعمال نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں دیہی عوامی زندگی کی سادگی دِکھائی دیتی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ فنون کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہو، انھیں فنون سے اپنائیت محسوس ہو اور بھارتی فنون کی اپنی شناخت قائم ہو۔ انھیں ۱۹۵۵ء میں 'پدم بھوشن' اعزاز دیا گیا تھا۔

رام کِنکر بیج (۱۹۰۶ - ۱۹۸۰ء)

مِل کال (مِل شروع ہونے کا اشارہ)

سنتھال خاندان

دانڈی مارچ

بیج بنگال کے ایک مشہور سنگ تراش تھے۔ ان کا فن بنگال کے دلت اور ادی واسی سماج کی طرزِ زندگی سے ترغیب یافتہ دِکھائی دیتا ہے۔ انھیں بچپن سے ہی ارد گرد کے مقامی مصوروں، مجسمہ سازوں کے کاموں کا مشاہدہ کر کے خود چھوٹے چھوٹے فن پارے تخلیق کرنے کا شوق تھا۔ آگے چل کر ان کے تخلیق کردہ مجسّمے، ان کے موضوعات اور طرز کی وجہ سے بہت ہی الگ اور خصوصیت سے بھرپور ثابت ہوئے۔ اس زمانے میں تخلیق کیے جانے والے مجسّمے خاص طور پر دیوی دیوتاؤں کے اور سیاسی لیڈروں کے ہوتے تھے لیکن ۱۹۳۸ء میں انھوں نے سنتھال (ایک ادی واسی جماعت) کسان خاندان کے مجسّمے تخلیق کر کے اس رواج کو ترک کرنے کی ابتدا کی۔ انھوں نے محنت کش لوگوں کی زندگی میں موجود خوب صورتی اپنے مجسّموں سے ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

۱۹۵۶ء میں شانتی نکیتن میں بنایا گیا مِل کال (Mill call) مجسمہ بہت ہی اہم مانا جاتا ہے۔ مِل شروع ہونے کا اشارہ (سائرن) سن کر تیزی اور جلد بازی سے چلنے والی خواتین اور ان کے پیچھے دوڑ کر آنے والے بچے اس مجسّمے میں دِکھائی دیتے ہیں۔ خواتین کے چلنے کی

رفتار اور بچوں کے دوڑنے کو بہت ہی خوب صورت طریقے سے مجسّمے میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس تیز رفتاری میں اُڑنے والی دھول کی موجودگی بھی مجسّمے میں ہمیں محسوس ہوتی ہے۔

ان کا طرز جامبھا پتھر اور سیمنٹ استعمال کر کے مجسّمے کی تخلیق کرنا تھا۔

نارائن شری دھر بیندرے (۱۹۹۲ - ۱۹۱۰ء)

کانٹا

بناؤ سنگھار (پارلر)

قدرتی منظر

نارائن شری دھر بیندرے کی پیدائش اندور میں ہوئی۔ ایک نیچرل مصوّر کے طور پر انھوں نے خوب نام کمایا۔ ان کی تصاویر میں رنگوں کا استعمال سب سے اہم خصوصیت مانی جاتی ہے۔ بیندرے کو پورے بھارت میں اور مختلف ملکوں میں گھومنے کا شوق ہونے کی وجہ سے ان کے فن میں بھارتی اور مغربی طرز کا انوکھا سنگم نظر آتا ہے۔ ان کی تصاویر میں اس سے قبل ہم نے دیکھی ہوئی تاثریت، کیوبزم طرز کا استعمال ہمیں دِکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے مختلف ذرائع اور طرز کا استعمال کر کے مصوری میں کئی تجربات کیے۔ کسی ایک طرح کے طرز یا موضوع سے چپک کر رہنا انھیں منظور نہ تھا۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات سے لے کر تجریدی موضوعات تک انھوں نے مختلف تصاویر بنائیں۔ ان کی تصاویر میں اکثر ایک پرسکون ماحول کا تاثر نظر آتا ہے۔ ۱۹۹۲ء میں انھیں 'پدم بھوشن' کے اعزاز سے نوازا گیا تھا۔

دینا ناتھ دامودر دلال (۱۹۹۶-۱۹۷۱)

عوام سے لے کر خواص تک کے ہر دلعزیز اور کتابوں کے سرورق، تصویری کہانیاں، کارٹون، تقویم اور دیوالی کے شماروں میں تصویری سلسلوں کے ذریعے ہمارے بصری علم میں اضافہ کرنے والے مصور دینا ناتھ دلال سے ہم سب اچھی طرح واقف ہیں۔ سامنے دی ہوئی دینا ناتھ دیال کی بنائی ہوئی تصویر کو ہم اچھی طرح پہچانتے ہیں۔

بی۔ پربھا (۲۰۰۱ - ۱۹۳۳ء)

بی۔ پربھا نے سر جے جے اسکول آف آرٹ، ممبئی سے فنونِ لطیفہ کی تعلیم مکمل کی۔ بی۔ پربھا نے اپنا کام جب شروع کیا تب بھارت میں خواتین خاطر خواہ تعداد میں مصور نہیں تھیں۔ ان پر امریتا شیر گِل کا خوب اثر تھا۔ پربھا کی اکثر تصاویر میں غمگین دیہاتی عورتوں کی لمبی لمبی شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ عموماً ایک تصویر میں ایک ہی واضح رنگ استعمال کرنے کا ان کا اپنا خاص طرز تھا۔ انھوں نے خاص طور پر آئیل پینٹنگز خوب بنائیں۔ عورتوں کی سماجی حالت، ان کے ذریعے کی جانے والی مشقت، برداشت کی جانے والی تکالیف، ان کی ہمت؛ ان تمام کو ظاہر کرنے والا تاثر ان کے فن میں ہمیں نظر آتا ہے۔ وہ عورتوں کے دبے ہوئے جذبات کی تصویر کشی کرتی رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ انھوں نے کہا تھا ''میں نے آج تک ایک بھی خوش حال عورت نہیں دیکھی۔'' پربھا کی تصاویر پورے بھارت میں اور بھارت کے باہر بھی مختلف نمائشوں میں رکھی گئیں۔

تصوّر کی بلند پرواز

تصویر کشی سے متعلق ذیل میں دیے ہوئے تین اُصول ذہن نشین رکھیے :

۱۔ آپ عملی کام کرتے وقت کام سے لطف اُٹھائیں۔ تصویر خوب صورت بنانا اس کا مقصد نہیں ہے۔ اس کو تصویر بنانے کا عمل (پروسیس آرٹ) کہتے ہیں۔ یہ تصویر آپ اپنی لطف اندوزی کے لیے بنا رہے ہیں اس لیے اگر آپ یہ تصویر کسی کو نہ دِکھائیں تب بھی کوئی ہرج نہیں۔

۲۔ بہت زیادہ غور و خوض کرتے ہوئے نہ بیٹھیں۔ آسانی سے جو ہو سکے ہونے دیں۔ (اس میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی)

۳۔ چاہے جو ہو جائے، کر کے دیکھنے سے نہ رُکیں۔

عمل کیجیے۔

۱۔ چیزوں کی پرت سازی

سب سے نیچے فرش، اس پر رکھی ہوئی چادر، اس پر کتاب، اس پر چائے کا کپ، اس پر پھر ایک کتاب، اس پر کپڑوں کی تہہ، اس پر اخبار، اس پر بالٹی، اس پر تھالی، اس پر بلّی وغیرہ ...اس طرح یہ حقیقت پسندانہ پرت سازی کرنی ہے (مثلاً کپڑا ہوگا تو وہ نیچے گر جائے گا، کاغذ سیدھا رہے گا وغیرہ) یا اسے سیدھا سیدھا بنانا ہے آپ طے کیجیے۔ آپ کو کاغذ چسپاں کر کے کولاج بنانا ہو تب بھی کوئی حرج نہیں۔

حقیقت میں جو چیزیں ایک دوسرے پر ٹک نہیں سکتیں تصویر میں یہ ممکن ہوتا ہے۔

۲۔ پیر سے تصویر بنانا

اپنی پنسل یا پین پیر کی اُنگلیوں سے پکڑ کر تصویر بنایئے۔ دونوں پیروں کی ایڑیوں سے پنسل پکڑ کر بھی بنا کر دیکھیے۔ اسی طرح پنسل منہ میں پکڑ کر تصویر بنا کر دیکھیے۔

۳۔ کچرے سے تصویر بنانا

کوئی بھی استعمال میں نہ آنے والی چیزوں سے ایک چہرہ بنایئے۔ جب بھی آپ کو وقت ملے اور آپ مطالعے سے تھوڑا آرام چاہیں تب آپ بھی یہ سرگرمی کر سکتے ہیں۔

۴۔ دھول سے تصویر بنانا

کاغذ گیلا کیجیے اور اسے دھول پر، مکڑی کے جال پر یا مٹی پر رکھیے۔ تھوڑا سا دباؤ ڈالیے اور دیکھیے کہ کون سی تصویر بنتی ہے۔ کیا آپ کے پاس کی پنسل، پین یا رنگ کے ذریعے اس میں مزید اضافہ کر کے کچھ مختلف تصویر بنائی جا سکتی ہے؟

۵۔ صرف سیاہ رنگ سے تصویر بنانا

سیاہ رنگ کے بارے میں لوگوں کے دل میں کئی دفعہ کچھ مفروضات ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ کئی لوگوں کو ناپسند ہوتا ہے۔ تاہم اس کے مناسب استعمال کی وجہ سے سیاہ رنگ دیگر رنگوں کے مساوی بلکہ تھوڑا زیادہ ہی خوب صورت ہوسکتا ہے۔ آپ کے قوتِ تخیل کو ذرا فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ کیا صرف سیاہ رنگ اور اس کے شیڈ کا استعمال کر کے تصویر بنا سکتے ہیں؟

۶۔ علمِ ہندسہ کے نقش - مستوی عملی علمِ ہندسہ

ریاضی کی درسی کتاب کی مدد سے ہندسی شکلیں کس طرح بنائی جا سکتی ہیں نیز ہمارے اطراف کون سی ہندسی شکلیں نظر آتی ہیں اس سے متعلق بات چیت کیجیے۔

دائرہ

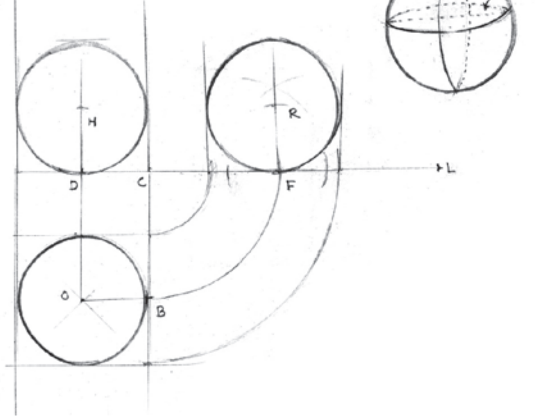

مستطیلی منشور

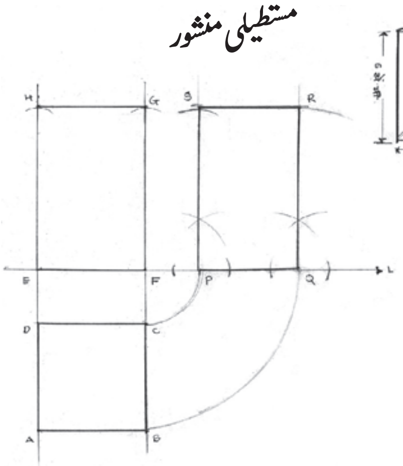

۶۔ کلرنگ تھیراپی (Colouring therapy)

تھیراپی کا مطلب طریقۂ علاج ہے۔فنونِ لطیفہ بھی ایک طرح سے طریقۂ علاج ہو سکتے ہیں۔کلرنگ تھیراپی میں آنکھوں کو جاذب نظر آنے والی کچھ اشکال اور نقاشی بھی شامل ہیں۔ ان کی نوعیت پیچیدہ ہوتی ہے۔ اس قسم کے نازک نقش و نگار میں رنگ بھرنا ہوتا ہے۔ اگر ذہن اس میں منہمک ہو جائے تو تناؤ اور درد کو آپ بھول جاتے ہیں۔ درج ذیل تصویر دیکھیے۔ ان میں اپنے پسندیدہ رنگ بھریے۔

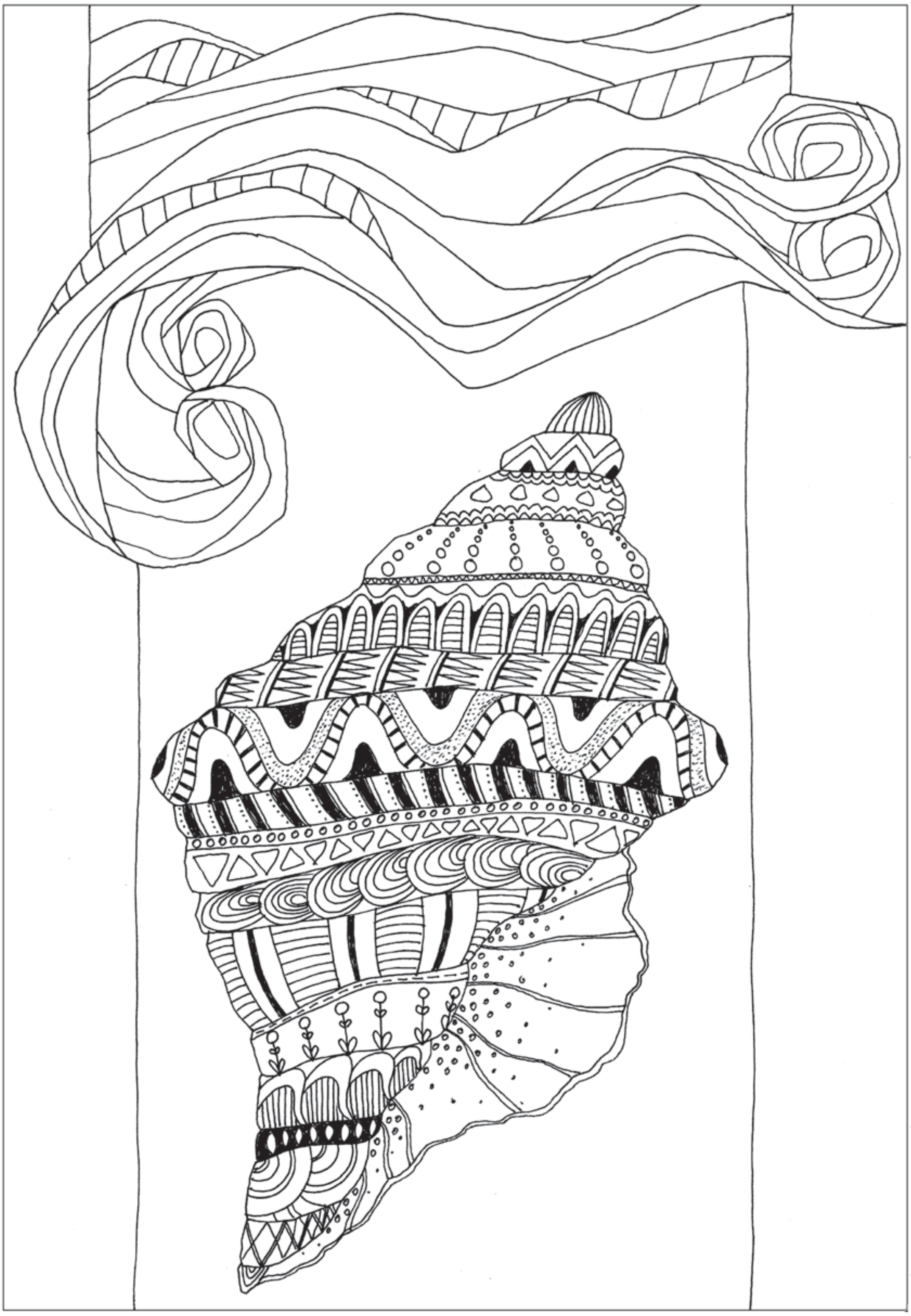

علاقائی سیر

ہمارے اطراف میں موجود تاریخی عمارتوں میں ہمیں اس دور کے لوگوں کے طرزِ حیات، تہذیب اور فنی رجحان دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس سے بھی ہمیں فن کا ادراک ہوتا ہے۔ مہاراشٹر کے اورنگ آباد سے شمال میں تقریباً ۶۰ رمیل کی دوری پر اجنتا پہاڑی سلسلے میں بدھ مذہب کے غار تراشے گئے ہیں۔ کارلا میں بدھ غار اپنے طرزِ تعمیر کے لیے مشہور ہیں۔ اپنے اطراف کی ایسی ہی کسی تاریخی عمارت کی سیر کر کے اپنے مشاہدات درج کیجیے۔

آپ کو کیا پسند ہے؟

فنِ لطیف نہایت نجی طرزِ اظہار ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کسی ایک شخص کو پسند آنے والی چیز دوسرے شخص کو بھی پسند آئے۔ لہٰذا فنون کی جماعت بندی 'اچھے' اور 'برے' کے طور پر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ہمیں کوئی فن پارہ پسند نہ آئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ خوبصورت نہیں ہے۔ یہی کہنا مناسب ہوگا کہ ہمیں وہ پسند نہیں آئی۔ جب ہم کسی فن پارے کا مشاہدہ کریں تو اس پر اچھے یا برے کی مہر لگانے سے پرہیز کریں۔ اگر ہمیں اس پر کوئی رائے دینی ہو، وہ ہمیں پسند آئی یا نہیں اور کیوں، بس اتنا ہی کہا جائے۔

یہ اظہار بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ ہمیں کوئی فن پارہ کیوں پسند آیا یا کیوں پسند نہیں آیا۔ کسی فن پارے میں ہمیں کیا چیز پسند آئی اور کون سی چیز پسند نہیں آئی، اسے مناسب لفظوں میں پیش کر پانے کی وجہ سے فنون سے متعلق ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ہم فن پارے میں موجود جمالیاتی مراکز کو دیکھنا سیکھتے ہیں۔

عمل کیجیے۔

اخبارات، رسائل اور کتابوں میں آپ کو جو تصاویر پسند آئیں، انھیں دیکھیے۔ ان میں آپ کو کون سی چیز پسند آئی، ممکنہ طور پر واضح الفاظ میں اسے اپنی بیاض میں لکھنے کی کوشش کیجیے۔ اس طرح کم از کم پانچ تصویروں کا تجزیہ کیجیے۔ آپ درج ذیل نکات پر غور کر سکتے ہیں۔ مزید نکات کا اضافہ کیجیے۔

۱۔ موضوع
۲۔ رنگوں کا امتزاج
۳۔ پیشکش
۴۔ طرز
۵۔ تصور
۶۔ شیڈس کا استعمال وغیرہ

بصری فنونِ لطیفہ میں روزگار کے مواقع

بصری فنونِ لطیفہ میں کریئر کے لیے دسویں اور بارہویں ان دو مرحلوں میں سفر شروع ہو جاتا ہے۔

دسویں کے بعد فاؤنڈیشن یا جی۔ڈی آرٹ ان دو کورسیس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ فاؤنڈیشن کرنے کے بعد آرٹ ٹیچرس ڈپلوما (A.T.D.) کرنا پسند کرتے ہیں جبکہ جی۔ڈی آرٹ چار سالہ کورس ہے۔اس کے بعد اَپلائیڈ آرٹ یا فائن آرٹ میں درج ذیل تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بارہویں کے بعد فنونِ لطیفہ کی تعلیم میں ڈپلوما کر سکتے ہیں۔

عالم کاری کے اس زمانے میں فنونِ لطیفہ، سنگ تراشی کے ساتھ ساتھ فیشن، آرکی ٹیکچر (انجینئرنگ)، جویلری ڈیزائن، اینی میشن، اِنٹیریئر ڈیکوریشن، فوٹوگرافی وغیرہ شاخوں میں بھی کریئر بنانے کے کئی مواقع دستیاب ہیں۔

اس تعلق سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر دستیاب ہے : www.mahacareermitra.in

بصری فنونِ لطیفہ کے بارے میں کچھ نظریات

انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت پر جتنا بھی کہا جائے کم ہے۔فنونِ لطیفہ سے متعلق کئی لوگوں کی مختلف رائے اور خیالات ہیں۔

فنونِ لطیفہ کے بارے میں درج ذیل اقوال سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟

- ''فنونِ لطیفہ کا مقصد روزمرہ زندگی سے ہمارے دل پر پڑی ہوئی دھول کو جھٹک دینا ہے۔''
- ''تصویر الفاظ کے بغیر نظم ہے۔''
- ''زندگی ایک کینواس ہے اور آپ مصوّر۔''
- ''فنونِ لطیفہ میں ہم خود کو تلاش کرتے ہیں، پاتے ہیں اور ساتھ ہی خود کو فراموش بھی کر دیتے ہیں۔''
- ''ہر بچے میں ایک فنکار ہوتا ہے۔سوال یہ ہے کہ فنکار بڑی عمر میں کس طرح زندگی گزارے گا۔''

F61JIR

قدر پیمائی (اوزان ٪ ۲۰)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
فن پارے کی تخلیق	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو تدبر سے پورا کیا اور فعال حصہ لیا۔	سبق میں دیے ہوئے فن پارے کو عملی کام سمجھ کر پورا کیا۔	چند ہی عملی کاموں میں حصہ لیا اور وہ بھی ادھورا کیا۔	
تصاویر کے بارے میں لکھنا	منتخب کردہ پانچ تصاویر کے بارے میں دیے ہوئے چھے نکات کی مدد سے تجزیہ کر کے واضح الفاظ میں لکھا۔	منتخب کردہ پانچ تصاویر کا غیر واضح/مبہم تجزیہ کیا۔اس میں دیے ہوئے چھے نکات کو تھوڑے بہت تناسب کے ساتھ شامل کیا۔	تصاویر کا انتخاب اور تجزیہ ادھورا کیا۔	

پانچوں سنجیدہ گفتگو میں منہمک نظر آتے ہیں۔
اسکول آتے وقت کچھ لڑکے ہر پریت کو روزانہ چڑاتے ہیں۔
اور ماریہ کو اس کے گھر کے قریب رہنے والا لڑکا تنگ کرتا ہے۔
لیکن وہ اپنے گھر والوں یا اساتذہ کو کیوں نہیں بتاتے؟
ممکن ہے کہ وہ تذبذب کا شکار ہوں۔
لیکن کچھ تو کرنا ہوگا! یہ ختم ہونا چاہیے!
میں جانتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیے... ایک فون کرنا چاہیے۔
کیسے؟
یہاں آؤ، بتاتا ہوں۔

۴

میں اور ذرائعِ ابلاغ – ۲

''زندگی جینے کے لیے ہوتی ہے، لوگوں کو دِکھانے کے لیے نہیں۔''

مقاصد:

۱۔ طلبہ کا سوشل میڈیا کا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر پانا۔
۲۔ سوشل میڈیا کے اثرات اپنے الفاظ میں بیان کر پانا۔
۳۔ سوشل میڈیا کے خود اپنی زندگی پر ہونے والے اثرات کی شناخت کرنا۔
۴۔ عورتوں کی ہونے والی اہانت اور اس کا تدارک اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۵۔ خود کے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ ہونے والی ہراسانی سے بچاؤ کے لیے مدد حاصل کرنے کے متبادلات سمجھنا۔
۶۔ مخالف جنس کے فرد کے بارے میں خود اپنے برتاؤ کا تجزیہ کرنا اور اس میں تبدیلی لانے کے لیے منصوبہ بنانا۔
۷۔ اِس نتیجے پر پہنچنا کہ صحت مند، نشے سے پاک، تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے والے طلبہ کی ترقی کے امکانات نشہ یا منشیات کا شکار ہونے والے شخص کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

ہم نے دیکھا ہے کہ چند اشتہارات، فلموں اور سیریلوں میں دِکھائے جانے والے کچھ واقعات کی وجہ سے اکثر ہمارے دلوں میں عورتوں سے متعلق توہین آمیز اوران کے ادھورے پن کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اسی کے کچھ مختلف پہلوؤں کے بارے ہم سمجھیں گے۔

تلاش کر کے دیکھیے۔

خوردنی تیل، مسالے، کپڑے دھونے کے صابن کے ایسے اشتہار جن میں مرد کھانا پکاتے ہیں یا کپڑے دھوتے ہیں۔

- ایسی فلم جس میں اداکارہ ہیرو کی جان بچاتی ہے یا ہیرو کو شکست دیتی ہے۔
- بچوں کی پرورش کے ایسے اشتہارات جن میں مرد ذمے داری اُٹھاتے ہیں۔
- ایسی فلم جس میں ہیروئین کی عمر زیادہ اور ہیرو کی عمر کم ہوتی ہے۔
- ایسا اشتہار جس میں عورتیں کار، موٹر سائیکل چلا رہی ہوں۔

- ایسے اشتہار جن میں کچھ تیز رفتار، جرأت مند، دلوں کی دھڑکن روک دینے والے کام عورت کرتی ہو۔

طلبہ کو ایسے اشتہارات تلاش کرنے کے لیے ایک ہفتے کا وقت دیں۔
ان سے دریافت کریں کہ ہر گروہ کو کتنے اشتہار یا فلمیں دستیاب ہوئیں؟
انھیں تلاش کرنا آسان تھا یا مشکل؟ کیوں؟ اس سے ان کو کیا سمجھ میں آیا؟
کار، موٹر سائیکل چلانا، تیز رفتاری، بہادری کے کرتب دکھانا کیا یہ سب کام عورتیں نہیں کرسکتیں؟
کھانا پکانا، بچوں کو سنبھالنا، کپڑے دھونا کیا یہ صرف عورتوں کے ہی کام ہیں؟

ذیل میں درج باتوں میں کون سا پیغام دیا جاتا ہے؟

ا۔ کوئی ہیرو کسی ہیروئین کا تعاقب کرتا ہے، اس کو ہراساں کرتا ہے لیکن اس کو سزا نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ ہیروئین کس کی؟ اس کے بارے میں ہیرو اور ویلن آپس میں جھگڑا کرتے ہیں۔

طلبہ کو غور وخوض کرنے میں مدد کریں۔
عورتوں کی شبیہ
حقیقی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا، یہ احساس طلبہ میں پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔
کیا ایسے مزید جملے، مواقع طلبہ کو معلوم ہیں، ان سے دریافت کریں۔

عورتوں سے چھیڑ چھاڑ (Eve teasing) :

لڑکیوں کو چڑانا، چھیڑ چھاڑ کرنا، عوامی مقامات پر لڑکیوں کو ہراساں کرنا، جان بوجھ کر پریشان کرنا وغیرہ کو 'اِیو ٹیزنگ' کہتے ہیں۔ کچھ لوگ راستے پر، ہجوم میں اس طرح پریشان کرنے والا برتاؤ کرتے ہیں۔ فحش شعر بازی کرنا، مس کرنا، فقرے کسنا (پھبتی کسنا) زبردستی کرنا، نازیبا اشارے بازی کرنا، جذبات کو تحریک یا اُکسانے والی غلط حرکتیں کرنا، یہ تمام اس میں شامل ہیں۔

عمل کیجیے۔

۶-۵ لڑکیوں کا اور ۶-۵ لڑکوں کے گروہ بنائیے۔ ایسے دو الگ الگ گروہ بنائیے۔ عوامی مقامات پر چھیڑ چھاڑ کرنے کے واقعے پر مبنی ایک ایک ڈراما ہر گروہ سے کروائیے۔ ڈراما ختم ہونے کے بعد مل جل کر بات چیت کیجیے۔ لڑکوں کا کردار لڑکیاں ادا کریں اور لڑکیوں کا کردار لڑکے ادا کریں۔

(لڑکی پیدل آ رہی ہے- چار پانچ لڑکوں کی ٹولی بیٹھی ہوئی ہے)

پہلا لڑکا : (سیٹی بجاتا ہے)

(لڑکی گردن جھکائے آگے بڑھ جاتی ہے)

دوسرا لڑکا : ش شش.. ش شش

(وہ اور آگے بڑھ جاتی ہے)

تیسرا لڑکا : (کاغذ کا گچھا بنا کر اس کی طرف پھینکتا ہے)

(وہ گھبرا جاتی ہے اور تیز قدموں سے نکل جاتی ہے)

اس کے چلے جانے کے بعد تمام دوست ہنستے ہوئے ایک دوسرے کو تالی دیتے ہیں۔

ڈراما ختم ہونے کے بعد بچوں سے پوچھیں کہ لڑکیوں کی اداکاری کرتے وقت انھیں کیا تجربہ ہوا؟ کیا اُن کو اس تجربے سے دوبارہ گزرنا پسند ہوگا؟ لڑکیوں کی ہونے والی ہراسانی کے بارے میں انھوں نے کیا سمجھا؟ لڑکیوں سے پوچھیں کہ لڑکوں کا رول ادا کرنے کا تجربہ انھیں کیسا لگا؟ کیا انھیں لڑکے کے طور پر زیادہ طاقتور ہونے کا احساس ہوا؟

ذرا سوچیے۔

اپنی بچی سے بدسلوکی کے خوف سے کئی والدین اسے تعلیم حاصل کرنے کے لیے تنہا باہر نہیں جانے دیتے۔ ملازمت نہیں کرنے دیتے۔ اس ذہنیت اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے عدم تحفظ کے احساس کی وجہ سے ایسی لڑکیوں سے کتنے مواقع چھن جاتے ہیں۔ ہمیں ہر ایک کے لیے محفوظ ماحول پیدا کرنا چاہیے۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں؟ اس کے لیے آپ کیا کریں گے؟

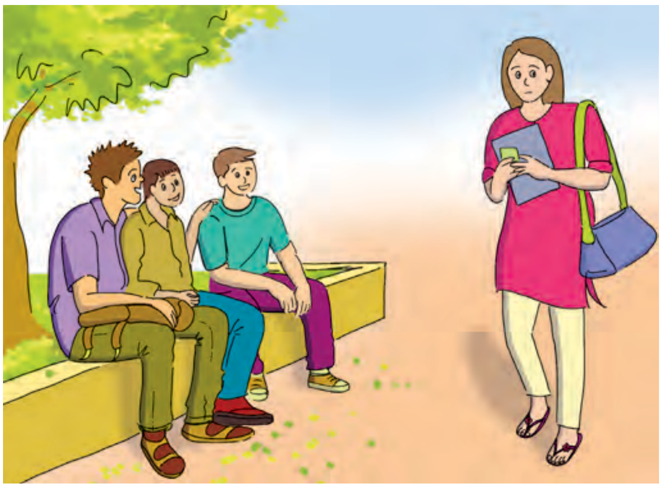

جماعت کا ماحول

۱۔ کیا آپ کی جماعت کا ماحول مساوات پر مبنی ہے؟

۲۔ جماعت میں بے چینی پیدا کرنے والی چھیڑ خانی اور شعر بازی کس کی طرف سے ہوتی ہے؟

۳۔ کیا ایک دوسرے کی تکلیف سمجھ کر، کسی کو تکلیف نہ ہونے کی احتیاط برتی جاتی ہے؟

۴۔ کیا جماعت کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے مساوی مواقع سب کو ملتے ہیں؟

۵۔ کیا اسکول میں کسی کے بارے میں قابلِ اعتراض باتیں لکھی جاتی ہیں یا افواہ پھیلائی جاتی ہے؟

مذکورہ بالا سوالوں پر پانچ سے دس منٹ غور و خوض کیجیے۔

ذمہ دارانہ سماجی برتاؤ

۱۔ بدسلوکی اور نامناسب برتاؤ کرنے والوں سے ایک دوسرے کا تحفظ

بدسلوکی اور نامناسب برتاؤ سے ہوشیار رہیے۔ کوئی آپ سے بدسلوکی کرنے کی کوشش کرتا ہو تو اس کو پرزور طریقے سے منع کیجیے۔ آپ کا جس پر بھروسا ہے انھیں اس کی اطلاع دیجیے۔ آپ کی جان پہچان کے لڑکے-لڑکیوں سے کوئی اس طرح کی بدسلوکی کرتا ہوا دِکھائی دے تو اسے روکیے۔ اپنے بھروسے مند بزرگوں کو اس کی اطلاع دیجیے۔ زیادتی کرنے والوں یا نامناسب سلوک کرنے والوں کو کبھی برداشت مت کیجیے۔

۲۔ آپ کے آس پاس رہنے والے افراد کا احترام

آپ کو کئی افراد پسند کرتے ہوں گے لیکن وہ سب آپ کو پسند ہوں یہ ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح آپ بھی کئی افراد کو پسند کرتے ہوں گے لیکن وہ سب آپ کو پسند کریں یہ ضروری نہیں ہے۔ یہ بات سمجھ میں آتے ہی ہم ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرسکیں گے۔ جس طرح آپ کی کچھ پسند-ناپسند ہوتی ہیں اسی طرح ہر شخص کو کچھ باتیں زیادہ پسند ہوتی ہیں اور کچھ پسند نہیں ہوتیں۔

آپ دوسروں کی پسند کا احترام کرنا سیکھیں۔ اپنی حد کو پہچان کر برتاؤ کیجیے۔ ہجوم کا فائدہ اُٹھا کر دھکم پیل کرنا، ناشائستہ طور پر مس کرنا، سیٹی بجانا، فحش زبان میں خط لکھنا، نازیبا اشارے بازی کرنا، دیوار پر کسی کے بارے میں توہین آمیز جملے لکھنا، اس قسم کے برتاؤ قابلِ مذمت ہیں۔ ان سے بچیں۔ دوسروں کو بھی ایسا برتاؤ نہ کرنے دیں۔

ذہن نشین کیجیے۔

ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لیے کسی نہ کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً درختوں کو موافق مٹی، پانی اور بعض اوقات کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جانوروں اور انسانوں کی بھی اسی طرح کی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ لیکن جانور اور انسان میں فرق یہ ہوتا ہے کہ انسان زندگی گزارنے کے لیے ضروری اُمور میں بھی اُصولوں کی پابندی کرتا ہے جیسے کہ پیاس لگنے پر صاف پانی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بھوک لگنے پر خراب غذا نہیں کھاتا، ضرورت پڑنے پر خود پر قابو رکھتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے۔ اسی طرح زندہ رہنے کے لیے اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے بھی کچھ اصولوں کی پابندی ذمے دار انسان ہونے کی علامت ہے۔

دوسروں کے حقوق/تکلیف کا خیال کیے بغیر اپنی مطلوبہ چیز یا فرد پر قبضہ جمانا۔

اس چیز/فرد کو حاصل کرنے کے لیے کوئی بھی راستہ اختیار کرنا۔

ایسا سمجھنا کہ وہ چیز/فرد مجھے ہی ملے، اس پر میرا ہی حق ہے۔

وہ چیز/فرد زیادہ پسند آنا۔

اس چیز/فرد کے تئیں دلچسپی محسوس ہونا۔

کوئی چیز/فرد پسند آنا۔
مثلاً نشلی اشیا، لڑکا/لڑکی

دلچسپی اور اس سے پیدا ہونے والی حاصل کرنے کی ضد

ذمے دار فرد ہونے کے ناتے ہونے والی پستی

درج بالا خاکے کی مدد سے بات چیت کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ہماری مطلوبہ چیز یا فرد کو حاصل کرنے کا میلان اور اس سے پیدا ہونے والی حاصل کرنے کی ضد کے سبب ہم درج بالا زینہ بہ زینہ چڑھتے جاتے ہیں۔ تاہم ایسا کرتے ہوئے ہم ایک ذمے دار فرد کی حیثیت سے زینہ بہ زینہ پستی کی طرف اُترتے جاتے ہیں۔

۳۔ مصدقہ معلومات حاصل کیجیے

جسمانیات اور جسمانی سائنس جیسے موضوع کی مدد سے ہم اپنے جسم کے نظام کیسے چلتے ہیں؟ معیاری تغذیہ سے کیا مراد ہے؟ حیاتین کسے کہتے ہیں؟ اس بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس معلومات کے مناسب استعمال کے بغیر ہم تندرست/صحت مند نہیں رہ سکتے۔ مثلاً حیاتین کے بارے میں ہم جانتے ہیں لیکن اس پر مشتمل غذا استعمال نہ کرنے سے اس کا فائدہ ہمارے جسم کو نہیں ہوگا۔ اسی طرح غلط یا ادھوری معلومات حاصل ہو تو ہمیں خوف، بے چینی محسوس ہوسکتی ہے۔ مثلاً جذام کے مریض کے پاس بیٹھنے سے ہمیں بھی جذام ہوسکتا ہے یا کبھی کبھی غلط معلومات سے بے انتہا تجسّس پیدا ہوسکتا ہے اور اسے ختم کرنے کے لیے نتیجے پر غور نہ کرتے ہوئے عمل کرنے کا امکان ہوتا ہے۔ مثلاً فلاں اگر 'الف' دوا کھائے تو دو دن میں اس کا پانچ کلو وزن گھٹ جائے گا۔

آپ کے ساتھ یا آپ کے جان پہچان کے کسی فرد کے ساتھ استحصال، گھریلو ظلم و زیادتی، زبردستی جیسے کچھ سنگین واقعات ہو رہے ہوں تو خاموش نہ بیٹھیں۔ فوراً 1098 نمبر پر فون کریں۔ یہ فون نمبر بچوں اور نوجوانوں کے لیے امدادی مرکز کا ہے۔
مصیبت زدہ خواتین کے لیے امدادی مرکز کا فون نمبر ہے:
1010 / 1091

۴۔ قانون کا سہارا

کسی الیکٹرانک اور کمپیوٹر کے ذریعے مثلاً موبائل، کمپیوٹر، پین ڈرائیو، کیمرہ وغیرہ کے ذریعے انجام دیے جانے والے جرم کو 'سائبر کرائم' کہتے ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کے تعلق سے فحش یا قابلِ اعتراض مواد کی تشہیر کرنا، ذاتی حساس معلومات کی چوری کرنا اور بے جا استعمال کرنا، نامناسب رویہ یا مواد کی تشہیر کرنا یہ تمام امور سائبر قانون کے تحت جرم ہیں اور اس کی پاداش میں آپ کو جیل اور جرمانہ دونوں ہو سکتے ہیں۔

مناسب/غیر مناسب

آپ کی رائے میں کیا درج ذیل بالغ طلبہ کا برتاؤ مناسب ہے؟

۱۔ آپ کے دوست کو ایک لڑکی پسند ہے۔ وہ جب اسکول جاتی ہے تب وہ لڑکا اس کا پیچھا کرتا ہے۔ اس نے اس لڑکے کو انکار کر دیا تو اب وہ اس کو بدنام کرنے کی دھمکی دیتا ہے۔

۲۔ آپ کے کچھ دوستوں کو ہجوم میں لڑکیوں کے ساتھ دھکم پیل کرنا، بُری نیت سے مس کرنا پسند ہے۔

۳۔ جماعت میں کسی لڑکے یا لڑکی کے بارے میں بدنام کرنے والی یا انھیں بے عزّت کرنے والی باتیں تختۂ سیاہ پر لکھنا۔

۴۔ دیگر لڑکوں/لڑکیوں کے فوٹو ان کی اجازت کے بغیر (چپکے سے) نکالنا۔

۵۔ اسکول کی چھٹی ہونے کے بعد آپ کے دوست لڑکے-لڑکیوں کے بارے میں فقرہ بازی کرتے ہیں۔

ایسے موقع پر آپ کیا کریں گے؟ غور کیجیے۔

- آپ کے دوست یا سہیلی کو اسکول سے گھر جاتے ہوئے کچھ لڑکے چڑاتے ہیں، ہراساں کرتے ہیں۔
- آپ کے دوست/سہیلی نے نہایت اعتماد سے آپ کو بتایا کہ 'وہ' مخصوص آدمی آس پاس ہوتا ہے تو اسے بہت بے چینی ہوتی ہے، خوف آتا ہے۔
- آپ کے دوست کو گٹکا کھانے کی لت لگ گئی ہے۔ وہ گٹکے کا شکار ہو رہا ہے۔
- آپ کا دوست لڑکیوں/عورتوں سے بہت بدتمیزی سے پیش آتا ہے۔ آپ اس کے خیالات اور برتاؤ بدلنا چاہتے ہیں؟

سماجی ذرائعِ ابلاغ (سوشل میڈیا)

جن ذرائع کے استعمال سے سماج کے مختلف گروہوں کے لوگ خاص طور پر ایک دوسرے سے میل ملاپ رکھنے، بات چیت کرنے، ایک دوسرے کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات ، حادثات بتانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اسے سوشل میڈیا کہتے ہیں۔ WhatsApp، Facebook، Twitter وغیرہ موجودہ زمانے میں استعمال کیے جانے والے سوشل میڈیا کے اہم ذرائع ہیں۔

اطلاعات و ابلاغ کے ذرائع اور سماجی ابلاغ کے ذرائع میں فرق

ذرائعِ ابلاغ اور WhatsApp، Facebook جیسے سماجی ذرائعِ ابلاغ میں آپ کو کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟ ذیل میں آپ کے غور و فکر کے لیے کچھ نکات دیے ہوئے ہیں:

۱۔ مہنگے/سستے

۲۔ کئی لوگوں تک رسائی/ نارسائی

۳۔ اُصول، نظم وضبط اور جواب دہی

۴۔ استعمال میں آسان/مشکل

۵۔ مؤثر/غیر مؤثر

سوشل میڈیا سے ملنے والی معلومات

ذیل میں دیا ہوا پیغام WhatsApp پر بہت گردش کر رہا تھا۔

"UNESCO نے بھارت کے راشٹر گیت کو سب سے بہترین قرار دیا۔"

ممکن ہو تو طلبہ سے اس پیغام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کہیں۔ ان کے صحیح یا غلط ہونے کی جانچ کرنے کے لیے کہیں۔

۱۔ کیا آپ کے والدین، دوست/سہیلی WhatsApp کی معلومات کی تصدیق کرتے ہیں؟

۲۔ فرض کیجیے کچھ جھوٹی معلومات کی تشہیر کی گئی تو اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں؟ بات چیت کیجیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

غلط معلومات پھیلانے کے اثرات

سوشل میڈیا پر کسی کا کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بھی کچھ بھی معلومات ڈال دے تو اس کے بارے میں کچھ جواب دہی نہیں ہوتی ہے۔کئی سماج دشمن عناصر اس کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔مختلف گروہوں کے بارے میں لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنا، اپنی رائے کو حقیقت بول کر پھیلانا جیسے کئی امور یہ لوگ انجام دیتے ہیں۔ایک ذمے دار شخص کے طور پر ایسا نہ کرنا اور ایسی معلومات آپ تک پہنچے تو اس کی مناسب تحقیق کرکے اس کی صداقت پر یقین آنے کے بعد ہی اس پر بھروسا کرکے اسے آگے بھیجنا یا نہ بھیجنا، اس پر ہمیں پابندی سے عمل کرنا چاہیے۔

کوئی بھی معلومات ملے تو اس کی تصدیق کرنے کا طریقہ -

۱۔ پہلے اس بات کا اطمینان کرنا کہ کیا انٹرنیٹ پر وہ معلومات کہیں دِکھائی دیتی ہے۔

۲۔ وہ معلومات نظر آئے تو تصدیق کرنا کہ وہ کس مصدقہ اخبار یا حکومت کی ویب سائٹ پر ہے۔

۳۔ کیا معلومات دینے والا شخص مصدقہ ہے؟ اس کے پاس اس سے متعلق کچھ اعداد و شمار ہیں یا صرف اپنی ذاتی رائے کا اظہار کر رہا ہے؟ اس کی تصدیق کرنے کے بعد ہی اس پر یقین کریں۔

ہم پر ہونے والے اثرات

آپ کو Facebook، Twitter یا WhatsApp کے بارے میں کیا معلوم ہے؟

روزانہ کتنا وقت آپ ان سب کے استعمال میں گزارتے ہیں؟

کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کو سوشل میڈیا کے یہ تمام ذرائع استعمال کرنے کے لیے مزید وقت مل جائے؟ کیوں؟

طلبہ کے گروہ بنا کر انھیں گفتگو کرنے کے لیے ۱۰ منٹ دیں۔ ہر گروہ اپنی دلیل پیش کرے۔طلبہ اپنی بیاض میں دلائل لکھ لیں۔

یہ احساس ہونا کہ آپ کی بات سنی جاتی ہے

سوشل میڈیا میں آپ کے کسی بھی اظہارِ رائے کو ردِّعمل ملتا ہے۔اس کی وجہ سے آپ اس بھرم میں رہتے ہیں کہ آپ کے ذریعے ظاہر کیے گئے ہر خیال کو لوگ توجہ سے سنتے اور سمجھتے ہیں۔جبکہ حقیقت میں ایسی بات نہیں ہے کہ ہمارے ہر اظہارِ رائے یا ہمارے ہر عمل، ہر نظریے پر توجہ دی جاتی ہو۔

حقیقی زندگی اور آن لائن زندگی

سوشل میڈیا پر ہر شخص اپنی زندگی میں پیش آنے والی اچھی باتیں ہی لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ تاہم حقیقی زندگی میں سکھ دکھ دونوں ہوتے ہیں۔ دوسروں کے ارسال کردہ معلومات کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ دوسرے سب لوگ خوش ہیں اور میری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ اس سوچ کی وجہ سے ممکن ہے کہ کئی لوگ نا اُمیدی کا شکار ہو جائیں۔

تکمیلِ ذات کا فریب

سوشل میڈیا کے ذریعے یہ فہم پیدا ہوتی ہے کہ ہماری شخصیت، ہماری زندگی، ہمارے رشتے ناتے یہ تمام ہمیشہ سب سے بہتر، بے عیب، مکمل و جامع، مثالی ہونے ہی چاہئیں ورنہ معاشرے میں وہ غیر مؤثر ہیں۔ اس کی وجہ سے چھوٹی باتیں بڑی کر کے دِکھانے، غیر موجود باتوں کو مجازی طور پر تخلیق کرنا جبکہ انفرادی زندگی ویسی نہ ہونے کے سبب احساسِ کمتری پیدا ہونا جیسے کئی واقعات نظر آتے ہیں۔ دراصل ہماری شخصیت، ہماری زندگی، ہمارے رشتے ناتے نامکمل ہوتے ہیں۔ انھیں بہترین بنانے کے لیے کوشش کرنا پڑتی ہے۔

حالات کا ادراک ہونا

کسی حالت سے متعلق واقفیت پیدا ہونے کے لیے کئی اجزا کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً لفظ، جسمانی حرکات، حرکات وسکنات، بولنے کا طریقہ وغیرہ۔ ایک تحقیق کے مطابق صرف ۷ فیصد مکالمے الفاظ میں ادا ہوتے ہیں۔ باقی ۹۳ فیصد مکالمے جسمانی حرکات، حرکات وسکنات اور ہمارے لہجے سے ادا ہوتے ہیں۔ حالات کا ادراک ہوئے بغیر ہمیں معاشرے میں گزران کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے لیے درکار ذہنی روابط براہِ راست تجربے سے ہی جڑتے ہیں۔ اس کا مطلب سوشل میڈیا جیسی مجازی دنیا میں ہمارا جتنا وقت خرچ ہوگا اتنا اصل تجربے کا موقع کم ہوتا جائے گا اور زندگی گزارنے کے لیے زندگی کی مہارتیں فروغ نہیں پائیں گی۔

تحریر کو معنویت کا جامہ پہنانا

تھوڑی سی تفریح

چارٹ کاغذ سے ۶ - ۵ چٹھیاں بنائیے۔ ہر ایک کے سامنے کے حصے پر 'لائک' کا نشان بنائیے اور پشت پر کسی ایک بات کے متعلق ردِّ عمل (کمینٹ) دینے والا کوئی جملہ لکھیے۔ آپ اپنے طور پر بھی جملے لکھ سکتے ہیں۔

۱۔ اچھا ہے۔

۲۔ ٹھیک ٹھاک ہے لیکن کچھ خاص نہیں ہے۔

۳۔ ٹھیک ہے۔ کچھ غلط نہیں ہے۔

۴۔ ٹھیک ہے۔ مجھے پسند ہے۔

۵۔ ٹھیک ہے۔ مجھے زیادہ کی توقع تھی لیکن اب کیا کریں؟

۶۔ بہترین ہے۔

ایک طالب علم کو سامنے بٹھائیں۔ اس کو صرف 'لائک' کا حصہ دِکھائی دے لیکن دوسروں کو دوسری جانب نظر آئے، اس طرح چٹھیوں کی ترتیب لگائیں۔ اب اس طالب علم سے کوئی بھی ایک عمل مثلاً گیت گانا، لطیفہ کہنا وغیرہ کروائیں۔ دیگر طلبہ میں سے کوئی بھی اس میں سے ایک چٹھی اُٹھا کر 'لائک' کا حصہ اس طالب علم کو دِکھائے۔ وہ طالب علم اس 'لائک' کا کیا مطلب ہے، اس پر غور کر کے دوسروں کو بتائے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ایک 'لائک' کے نشان کے اتنے مختلف معانی نکلتے ہیں، پھر اگر سوشل میڈیا ہی ہمارے اظہار اور دوسروں کے متعلق رائے دینے کا اہم وسیلہ بن جائے اور اس کی وجہ سے لوگوں سے اپنا انفرادی مکالمہ کم ہو جائے تو ہمیں لوگوں سے متعلق اور لوگوں کو ہم سے متعلق کئی غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسے ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیے۔

تنہائی

موازنہ کیجیے :

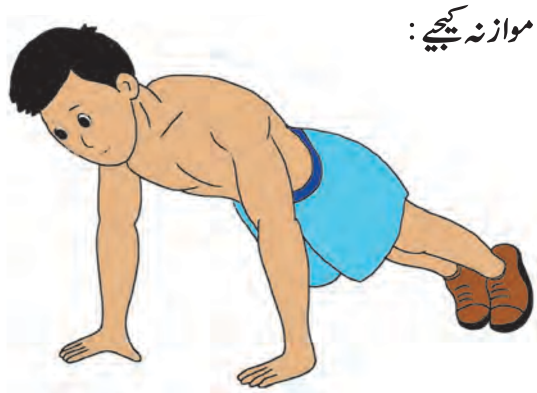

۱۔ 'الف' پابندی سے ورزش کرتا ہے اور کھیلنے کے لیے جاتا ہے۔	۱۔ 'ب' رات میں دیر تک موبائل پر گیم کھیلتا ہے۔ اس کی وجہ سے جلدی نہیں اُٹھتا۔ ورزش نہیں کرتا۔ سائیکل پر جاتے وقت یا بس سے جاتے وقت بھی گانا سنتا ہے، موبائل سے کھیلتا ہوا جاتا ہے۔

۲۔ اسکول میں اپنے دوستوں سے بات چیت کرتا ہے، وقفے میں سب اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، گپ شپ کرتے ہیں۔	۲۔ درمیانی وقفے میں 'ب' اور اس کے سب دوست کھانے کے دوران اپنے اپنے موبائل میں مگن رہتے ہیں۔
۳۔ شام کے وقت گھر والوں سے، پڑوسیوں سے گپ شپ کرتا ہے۔	۳۔ رات کو سب لوگوں کے ساتھ نہیں کھاتا ہے۔ اپنے طور پر اکیلا ٹی وی دیکھتا ہے یا انٹرنیٹ دیکھتے ہوئے کھانا کھاتا ہے۔
۴۔ 'الف' سوشل میڈیا کا محدود پیمانے پر استعمال کرتا ہے لیکن اسے اس کے اطراف کے کئی لوگ پہچانتے ہیں۔	۴۔ 'ب' کے فیس بک پر ۱۵۰۰ فرینڈس ہیں۔

آپ کی رائے میں کون زیادہ تنہا ہے؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے ہم زیادہ لوگوں سے جڑ گئے ہیں۔ ہمارے زیادہ دوست ہیں تاہم یہ میل ملاپ بہت ہی سطحی ہوتا ہے۔ اس میں بامعنی دوستی کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے۔ جتنا وقت ہم آن لائن گزارتے ہیں اتنا وقت آمنے سامنے بات چیت کرنے میں کم گزارتے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمارے دل میں دل کی بات ساجھا کرنے جیسی پکی دوستی پیدا نہیں ہوتی۔

کون زیادہ ترقی کرے گا؟

پانچ گڑیاں بنائیے/ لائیے۔ ہر ایک کو ذیل میں سے کوئی ایک فرد تصوّر کیجیے۔

۱۔ نشے باز نوجوان۔

۲۔ استحصال کا شکار ہونے کی وجہ سے نا اُمید ہو کر اسکول چھوڑ دینے والا فرد۔

۳۔ اشتہار اور ذرائع ابلاغ کے اثرات کی وجہ سے تعلیم میں دلچسپی نہ رکھنے والا فرد۔

۴۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے غلط معلومات کے زیر اثر فرقہ وارانہ فساد میں شامل ہونے والا فرد۔

۵۔ صحت مند، اسکول میں توجہ دینے والا نوجوان لڑکا/ لڑکی۔

ذیل کے نکات پر مع وجوہات گفتگو کیجیے۔

۱۔ کس کی آئندہ زندگی صحت مند رہے گی؟

۲۔ کس کا کریئر اچھا ہوگا؟

۳۔ کس کا دل صحت منداور اچھا رہے گا؟

۴۔ کس کے گھریلو تعلقات بہتر رہیں گے؟

۵۔ کون اپنے شوق اور مشاغل کو پروان چڑھا سکے گا؟

جماعت کے ایک سرے سے ابتدا کر کے دوسرے سرے تک جانا ہے۔
ہر سوال پوچھنے کے بعد، اگر کسی شخصیت کے حوالے سے جواب 'ہاں' ہو تو گڑیا کو ایک قدم آگے بڑھائیں ورنہ وہیں رہنے دیں۔
تمام سوالوں کے آخر میں دیکھیں کہ کس نے سب سے زیادہ پیش قدمی/ترقی کی۔
طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں اس سے کیا سمجھ میں آیا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

ذرائع ابلاغ کے منفی پہلو ہم دیکھ چکے۔ اسی طرح اس کے مثبت پہلو بھی اتنے ہی اہم ہیں۔ ذرائع ابلاغ کی معرفت ہمیں قدیم، تاریخی، سائنسی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ تعلیمی اطلاعات، نتائج، زرّین خیالات، دعوت، سمعی بصری معلومات لمحوں میں حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ذرائع ابلاغ کی مدد سے خیالات کا لین دین کرنا آسان ہوتا ہے۔ نیز قومی یکجہتی اور سماجی تبدیلیوں میں بھی ذرائع ابلاغ اہم کردار ادا کرتا ہے۔ زراعت، صحت، تعلیم، صنعت، کاروبار جیسے شعبوں میں بھی ذرائع ابلاغ کا استعمال ہوتا ہے۔

ذرائع ابلاغ کے دیگر مثبت استعمال اپنی بیاض میں لکھیے۔

سوشل میڈیا کے اثرات پر کامیابی سے قابو پانا

۱۔ سمجھ لیجیے

سوشل میڈیا کے آپ پر ہونے والے اثرات کے بارے میں بیدار رہیے۔ ان اثرات کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

۲۔ پہچانیے

آپ خود روزانہ کتنا وقت سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں، اس جانب توجہ دیجیے۔ آپ نے اپنا فون/ انٹرنیٹ استعمال نہیں کیا تو کیا آپ بے چین ہوجاتے ہیں؟ اس بارے میں غور کیجیے۔

۳۔ سامنا کیجیے

روزانہ خود کے لیے کچھ وقت مقرر کیجیے۔ موبائل، انٹرنیٹ سے دور رہنے کی کوشش کیجیے۔ ابتدا میں دس منٹ اپنے آپ کے بارے میں غور کرنے کے لیے، اپنی صحت کے لیے نکالنے کی ابتدا کیجیے۔ آہستہ آہستہ اس وقت میں اضافہ کیجیے۔

۴۔ عمل کیجیے

اپنے مقرر کردہ تبدیلیوں پر عمل کیجیے۔ کامیاب نہ ہوں تو اپنے سرپرستوں سے بات چیت کیجیے۔ آپ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انھیں سمجھائیے۔ نیا منصوبہ بنائیے۔

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
اشتہار تلاش کیجیے۔	اشتہار تلاش کرنے کی سرگرمی میں فعال حصہ لے کر وضاحت کے ساتھ اپنے نتیجے بیان کیے۔	حصہ لیا لیکن کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر جواب پورے کیے۔	
جماعت کا ماحول خود احتسابی	ایمانداری سے خود احتسابی کیا اور ضرورت پڑنے پر تبدیلی کرنے کا منصوبہ بنایا۔	خود احتسابی کیا لیکن تبدیل کرنے کے لیے کوئی تجویز پیش نہیں کی۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر کام پورا کیا۔	
آپ کیا کریں گے؟	گروہی بات چیت میں جوش وخروش سے حصہ لے کر سبق میں بتائے ہوئے نکات پر مبنی تدارک پیش کیا۔	بات چیت میں حصہ لیا لیکن سبق میں دیے ہوئے نکات کا تدارک لائحۂ عمل میں شامل نہیں ہے۔	بات چیت میں حصہ نہیں لیا۔ صرف دوسروں کو سنتا رہا۔	

جوزف پرجوش انداز میں دوڑتا ہوا انیشا کے پاس آتا ہے۔
میں نے تہیہ کرلیا ہے! میں گلوکار بنوں گا۔
کیسے؟
دیکھ، مجھے گانے گانا پسند ہے، اچھا گا لیتا ہوں، میں گانا سیکھ رہا ہوں اور گلوکار بننے کا موقع ہے۔ یعنی پسند، صلاحیت اور موقع سب یکجا ہیں۔
ہاں...صحیح ہے!
ہر مرحلے پر ایسے ہی غور کرنا ہوگا۔
ہم نے جس کام کو ہاتھ لگایا ہے اسے عمدہ طریقے سے کرنا چاہیے۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے ہیں ہمارے سامنے الگ الگ متبادل آتے ہیں۔
لیکن پسند، صلاحیت، موقع کے یکجا کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔

۵ میں اور میرا کریئر

”کوشش نہ کرنا ہی دنیا کی واحد ناکامی ہے۔“

مقاصد :

۱۔ کریئر سے متعلق کچھ رائج نظریات پر از سرِ نو غور کر کے اپنی رائے پیش کرنا۔
۲۔ کریئر صرف ایک دفعہ ہونے والا واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کرنا۔
۳۔ رجحان کی جانچ کے بارے میں معلوم ہونا۔ رجحان کی جانچ کی اہمیت اپنے الفاظ میں بتانا۔
۴۔ ’مہا کریئر متر‘ پورٹل کا تعارف ہونا۔
۵۔ اپنے مقصد کو بالکل ٹھیک طور پر متعین کرنا اور اسے الفاظ میں پیش کرنا۔ اس کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا۔
۶۔ اپنے کریئر کے تصورات سے متعلق اپنے سرپرستوں سے تعمیری گفتگو کرنے کے لیے منصوبہ بنانا۔
۷۔ دسویں کے بعد کے داخلے کے عمل میں درکار ضروری دستاویزات اور چند دستیاب اسکالر شپس کی معلومات ہونا۔

گزشتہ برس ہم نے کریئر کا مفہوم، کریئر کا انتخاب اور کریئر میجک فریم ورک سے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس سال ہم دسویں کے بعد دستیاب متبادلات سے متعلق اور مقصد طے کرنے سے متعلق زیادہ معلومات حاصل کریں گے۔

کریئر سے متعلق کچھ نظریات

پوچھے ہوئے سوالوں سے متعلق طلبہ سے گفتگو کریں۔ ان کی رائے معلوم کریں۔ ان سے الٹ سوال کریں۔ ان کے جواب ’ہاں‘ ہوں تو کیوں اور ’نہیں‘ ہوں تو کیوں، واضح کرنے کے لیے کہیں۔
ابتدائی گفتگو کرنے کے بعد طلبہ کو آگے درج مثالیں دیں اور دوبارہ دیے ہوئے بیانات سے متعلق وہ اپنی رائے بدلنا چاہتے ہیں کیا، دریافت کریں۔ اس کی وضاحت کے لیے انھیں ترغیب دیں۔

۱۔ آپ کی معاشی حالت اچھی ہوتب ہی کریئر بنا سکتے ہیں۔

ہاں نہیں

۲۔ اپنے کریئر کا انتخاب ایک دفعہ غلط ہو جائے تو پھر آپ دوبارہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہاں نہیں

۳۔ صرف سائنس یا ریاضی شاخ لینے سے ہی کریئر بنایا جا سکتا ہے۔

ہاں نہیں

۴۔ جس کریئر میں سب سے زیادہ پیسے ملتے ہیں وہی کریئر منتخب کرنا چاہیے۔

ہاں نہیں

۵۔ 'نوکری کرنا' ہی کریئر بنانے کا ایک واحد راستہ ہے۔

ہاں نہیں

۱۔ مشہور سائنس داں اے پی جے عبدالکلام، مشہور صنعت کار دھیرو بھائی امبانی، اولمپک تمغہ جیتنے والے پہلوان سُشیل کمار، شہرت یافتہ اداکار رَجنی کانت اور ان جیسے بے شمار افراد غریبی کی سطح سے اوپر آئے اور اپنے شعبوں میں مؤثر کارکردگی دِکھائی۔

۲۔ ہیری پاٹر کی مصنفہ جے۔کے۔ راؤلنگ پہلے انگریزی کی معلّمہ تھیں۔ انیل کمبلے، ہرشا بھوگلے کرکٹ شعبے میں آنے سے قبل انجینئر تھے۔ مشہور مصنف چیتن بھگت بھی انجینئر تھے۔ شہرت یافتہ اداکار شری رام لاگو، موہن اگاشے نے اداکار بننے سے قبل طبّی شعبے (میڈیکل) کی تعلیم حاصل کی۔

۳۔ شیف (رسوئیا) سنجیو کپور، کئی نامور صحافی، کھلاڑی، اپنے ملک کے نامور ماہرینِ معاشیات، مصنّفین، شعرا، موسیقاروں نے فنونِ لطیفہ، جمالیاتی فنون، بشریات، کامرس یا مہارت پر مبنی تعلیم حاصل کر کے اپنا کریئر بنایا۔

۴۔ ڈاکٹر پرکاش آمٹے نے طبّی سائنس میں ڈگری حاصل کی۔ شہر میں طبّی خدمات انجام دے کر وہ خوب دولت کما سکتے تھے ہوتی لیکن انھوں نے ایسا نہ کرتے ہوئے چندر پور میں ادی واسی عوام تک طبّی خدمت پہنچانا زیادہ بہتر کام سمجھا۔

۵۔ پہلے زمانے میں لوگوں کو نوکری کرنا زیادہ محفوظ لگتا تھا۔ تاہم اب تمام شعبوں میں مختلف قسم کے مواقع دستیاب ہونے سے کاروبار کرنا پہلے کی بہ نسبت آسان اور مقبول ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے کاروبار کرنا بھی کریئر بنانے کا ایک اہم طریقہ ثابت ہورہا ہے۔ (مثالیں دیکھیے)

ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ جادو مولائی پیانگ نامی آسامی شخص نے اپنے طور پر ۳۷ برسوں تک درخت لگا کر ۱۳۶۰/ ایکڑ زمین کے رقبے پر جنگل قائم کیا۔

۲۔ ڈاکٹر اَبھے اور ڈاکٹر رانی بنگ کی عوامی صحت سے متعلق تحقیق کی وجہ سے گڈ چرولی ضلع میں بچوں کی اموات کا تناسب کم ہوا۔

۳۔ راجندر سنگھ نے عوامی امداد سے ۴۵۰۰/ چھوٹے بند تعمیر کر کے راجستھان کے زمینی پانی کی سطح میں اضافہ کیا۔

مذکورہ بالا مثالوں میں کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے کریئر میں کامیاب ہیں؟ آپ کی رائے میں ان کے کامیاب ہونے اور کریئر بنانے کی تعریف کیا ہوسکتی ہے؟

ذیل کے نکات پر گفتگو کریں۔ انھیں غور کرنے دیں۔

۱۔ کامیاب ہونے سے کیا مراد ہے؟

۲۔ دی ہوئی مثالوں میں کیا لوگ کامیاب ہیں؟

۳۔ کیا انھوں نے اپنے کاموں میں بہت پیسے کمائے ہوں گے؟

۴۔ کیا پیسا کمانا کریئر کا واحد مقصد ہونا چاہیے؟

کریئر- واقعہ نہیں ایک مسلسل عمل ہے

مہناز ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک کمپنی میں کام کرنے لگی۔ نئے تقرر کردہ ملازمین کو کمپنی میں کام سکھانے کی ذمے داری اس کو دی گئی تھی۔ ذمے داری نبھاتے نبھاتے اس کو احساس ہوا کہ اس کو سکھانا پسند ہے اور اچھی طرح سکھا سکتی ہے۔ فی الحال کلاسیس لینے کی بہت مانگ ہے۔ کچھ سال بعد اس نے اس کمپنی کو چھوڑ کر خود کی کلاسیس شروع کی اور اس کو خوب کامیابی ملی۔

رمیش نے معاشیات (کامرس) سے ڈگری حاصل کی اور وہ ایک اسپتال میں اکاؤنٹینٹ کے عہدے پر فائز ہوا۔ اس کام کو کرتے ہوئے اس کو لگا کہ اکاؤنٹس کے کام کرنے کے ساتھ آفس کا نظام بھی وہ تیزی اور خوش دلی سے کرسکتا ہے۔ نوکری سنبھال کر اس نے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی اور اسپتال میں ناظم کے طور پر اس کی ترقی ہوگئی۔

طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں دی ہوئی مثالوں میں کیا دِکھائی دیتا ہے۔ ذیل کے نکات پر بات چیت کریں۔

۱۔ کیا ہر ایک نے ابتدا میں طے کردہ راستے سے ہی اپنا کریئر بنایا؟

۲۔ دی ہوئی مثالوں میں کریئر کے راستے بدلنے کی کیا وجہ تھی؟

۳۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ تینوں نے اپنے اپنے کریئر بنائے؟

جاوید ایک کسان ہے۔ اس کی اپنی کھیتی ہے۔ جاوید کو احساس ہوا کہ فی الحال زرعی پیداوار پر عمل کرکے ذخیرہ اندوزی کرنے، اس سے مختلف پیداوار حاصل کرنے کی خوب مانگ ہے۔ جاوید نے فوڈ پروسیسنگ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور خود کا زراعت کا تکمیلی کاروبار شروع کیا۔

اسے سمجھ لیجیے۔

کریئر زندگی میں ایک دفعہ پیش آنے والا واقعہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ہم جیسے جیسے نت نئی باتیں سیکھتے جاتے ہیں، ہمیں تجربات پیش آتے ہیں ویسے ویسے ہم کو اپنے بارے میں، اپنی صلاحیتوں کے بارے میں، پسند - ناپسند سے متعلق زیادہ وضاحت ہوتی جاتی ہے۔ نیز دستیاب مواقع کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہم وقتاً فوقتاً اپنے کریئر کو شکل دیتے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے کریئر کے حوالے سے فیصلہ دسویں اور بارہویں میں ہی ہوتا ہے، ایسا نہیں ہے۔

کریئر میجک فریم ورک - اعادہ

ہم نے اس سے قبل دیکھا ہے کہ ہماری پسند، صلاحیت اور موقع ان تینوں کا ملاپ جن شعبوں میں ہوتا ہے ہم اس شعبے میں اپنا کریئر بنا سکتے ہیں۔ ان تینوں میں سے ایک بھی جز نہ ہو تو باقی رہتا ہے صرف نوکری، مشغلہ یا خواب۔

گزشتہ مثالیں دیکھیں۔

- ابتدا میں رمیش نے اس کی پسند، موقع اور صلاحیت پر غور کرکے کامرس ڈگری حاصل کرکے اکاؤنٹینٹ کی نوکری حاصل کی یعنی اپنا کریئر منتخب کیا۔
- کچھ عرصے بعد اس کے اندر نئی پسند نے سر اُبھارا۔ اسپتال انتظامیہ میں موقع اس کو دِکھائی دیا اور اس کے لیے اپنی صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لیے اس نے ایم بی اے کی ڈگری حاصل کی۔
- رمیش کی مثال میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ کریئر کے عمل کے ہر مرحلے پر کریئر میجک فریم ورک نافذ ہوتا ہے اور کریئر کا انتخاب کرنے کے لیے یہ انتہائی فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

مہناز اور جاوید کی مثالوں کے بارے میں کیا آپ اسی طرح سے **کریئر میجک فریم ورک کی ترتیب کرسکیں گے؟** اپنی بیاض میں لکھیے۔

اپنی پسند اور اپنی صلاحیت تلاش کرنے کے لیے ہم خود اپنی قدر پیمائی کی کچھ سرگرمیاں گزشتہ برس انجام دے چکے ہیں۔اُمید ہے اس سے آپ کو کچھ آگہی حاصل ہو چکی ہوگی۔اس سال ہم اس کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کریں گے۔

اپنی پسند معلوم کرنا

- نویں جماعت کی سرگرمی انجام دینے کے بعد دسویں جماعت میں رجحان کی جانچ کی مدد سے آپ اپنی پسند معلوم کر سکتے ہیں۔
- مہاراشٹر راجیہ مادھیامک شکشن منڈل ہر سال دسویں کے تمام طلبہ کے لیے 'رجحان کی جانچ' منعقد کرتی ہے۔
- 'رجحان کی جانچ' ایک نفسیاتی جانچ ہے جو آپ کو کریئر منتخب کرنے کے لیے عام طور پر دسویں کے بعد دستیاب سات شعبوں یعنی **زراعت، فنونِ لطیفہ، کامرس، ٹیکنیکل، آرٹ، باوردی خدمت، حفظانِ صحت** میں اپنی پسند کی شناخت میں مدد کرتی ہے۔
- یہ حقیقت میں کوئی امتحان نہیں ہے۔اس میں اپنے بارے میں، اپنی پسند اور انتخاب کے بارے میں کچھ بیان منتخب کرنا متوقع ہوتا ہے۔
- رجحان کی جانچ میں کوئی بھی نمبرات نہیں ہوتے۔اس میں کوئی بھی جواب غلط یا صحیح نہیں ہوتا۔
- اس رجحان کی جانچ کا نتیجہ آپ www.mahacareermitra.in ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں۔اسی طرح آپ کی دسویں کے نتائج کے وقت بھی اس کی کاپی آپ کو مل سکے گی۔
- رجحان کی جانچ صرف رہنمائی کا کام کرتی ہے۔کون سی شاخ منتخب کرنا ہے، اس کا قطعی فیصلہ طالب علم کا ہوتا ہے۔

کریئر کے سات شعبے

آپ کی پسند کس شعبے میں ہے، اس کا انداز آپ کو رجحان کی جانچ کے نتیجے سے ہوجائے گا۔ کریئر کے سات شعبوں سے متعلق ہم مزید معلومات حاصل کریں گے۔ دسویں کے بعد کے متبادلات ذیل میں دیے ہوئے ہیں۔

زراعت

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ڈپلوما کورس
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
تنتر نکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

فنونِ لطیفہ

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنتر نکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
فاؤنڈیشن ڈپلوما کورس

ٹیکنیکل

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنتر نکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

حفظانِ صحت

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ITI کورس (صنعتی تربیتی ادارہ)
تنتر نکیتن (دسویں کے بعد کے ڈپلوما کورس)
ایچ ایس سی سائنس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

کامرس

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ایچ ایس سی کامرس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

آرٹس

سرٹیفکیٹ کورس (MSBVE اور دیگر)
ایچ ایس وی ای (اعلیٰ ثانوی پیشہ ورانہ تعلیم)
ایچ ایس سی آرٹس (اعلیٰ ثانوی سرٹیفکیٹ)

باوردی خدمات

بارہویں کے بعد/ ڈگری (گریجویشن) کے بعد

اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا

- نویں کی 'ارتقائے ذات اور فن سے لطف اندوزی' کتاب میں سبق ۸ : 'کریئر' (ذریعۂ معاش) میں آپ کو اپنی صلاحیتوں کی پہچان کے لیے کچھ سرگرمیاں دی ہوئی ہیں۔
- اسی کے ساتھ آپ کی گزشتہ تین سالوں کی مارک شیٹوں کے مضمون وار تجزیے کے بعد آپ کی مسلسل کام کرنے کی عمدہ صلاحیت کس مضمون میں ہے، اس کی شناخت کرنے میں مدد مل سکے گی۔
- اوپر دی ہوئی دونوں سرگرمیوں کی مدد سے آپ کی صلاحیتوں سے متعلق آپ کو اندازہ ہوسکتا ہے۔

کریئر کے راستے

ایک دفعہ اپنی پسند کا شعبہ طے ہوجانے کے بعد اس شعبے کے ذیلی شعبوں اور ان میں پائے جانے والے مواقع کے بارے میں ہمیں مزید معلومات حاصل کرنا چاہیے۔

مہا کریئر متر پورٹل

'مہا کریئر متر پورٹل' طلبہ کے کریئر سے متعلق رہنمائی کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔ اس ویب سائٹ پر آپ کے ضلع میں، تعلقے میں دستیاب مختلف کریئر کے شعبے، ضمنی شعبے اور اس میں ڈگری کورس چلانے والے کالجوں سے متعلق معلومات دی ہوئی ہے۔ اسی طرح ہر شعبے کے ممتاز ماہرین نے اس شعبے کے بارے میں جو معلومات دی ہے اسے بھی آپ یہاں دیکھ سکتے ہیں۔

اِس ویب سائٹ پر جائیے : www.mahacareermitra.in

تھوڑی سی تفریح

الف۔ یہ راستہ کہاں جاتا ہے؟

ب۔ راستہ کہیں نہیں جاتا۔ آپ کو کہاں جانا ہے؟

الف۔ میں نے ایسا کچھ طے نہیں کیا ہے؟

ب۔ پھر کوئی بھی راستہ منتخب کیجیے۔ کیا فرق پڑے گا؟

اسے سمجھ لیجیے۔

جب تک ہم یہ طے نہیں کرلیتے کہ ہمیں کیا حاصل کرنا ہے، چاہے وہ کریئر کے بارے میں ہو یا زندگی کی دوسری اہم باتوں کے بارے میں، اس وقت تک ہم اس کے لیے کوئی بھی عمل قطعی طور پر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں یہ طے کرنا چاہیے کہ ہمیں کیا حاصل کرنا ہے۔ اسی کو مقصد کا تعین کہا جاتا ہے۔

مقصد کا تعین

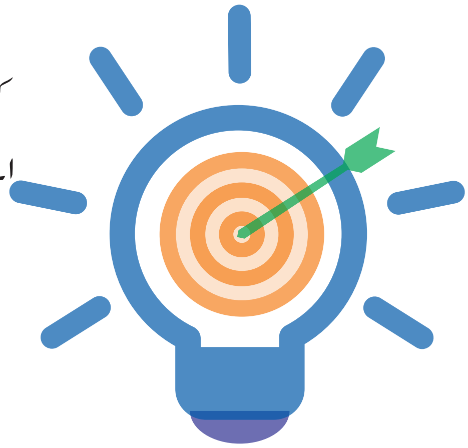

درج ذیل مثالیں دیکھیے۔ ذیل میں دیے ہوئے افراد میں سے آپ کو کیا لگتا ہے کہ کس کس کے مقصد پورے ہو سکتے ہیں؟

۱۔ رفیق کا مقصد ایک **بہت بڑا آدمی** بننا ہے لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ واقعتاً اسے کیا بننا ہے۔

۲۔ پیٹر کا مقصد **بہت زیادہ درخت لگانا** ہے جس کے مطابق وہ روز ایک درخت لگاتا ہے لیکن اپنا مقصد کب پورا ہوگا، یہ اسے نہیں معلوم۔

۳۔ رادھیکا کا مقصد ہے کہ اسے **دنیا کے تمام مسائل** حل کرنے ہیں۔

۴۔ حشمت کا مقصد ہے کہ اس کو دو مہینے میں بہترین کھلاڑی بننا ہے۔

۵۔ دل ناز کا مقصد ہے کہ اسے زندگی میں کبھی نہ کبھی موسیقی سیکھنا ہے۔

دیے ہوئے ہر فرد پر غور کرنے کے لیے کہیں۔ دریافت کریں کہ ہر ایک کا مقصد حاصل ہونا آسان ہے یا مشکل۔ اس کی وجوہات بھی پوچھیں۔ درج ذیل نکات پر گفتگو کریں :

۱۔ رفیق کا مقصد کب پورا ہوگا؟ کیا اس وقت جب وہ عمر یا وزن میں بہت بڑھ جائے گا؟

۲۔ یہ کیسے معلوم کریں گے کہ پیٹر کا مقصد پورا ہو گیا؟

۳۔ کیا رادھیکا کا مقصد واقعی پورا ہو سکتا ہے؟

۴۔ کیا حشمت کے مقصد کا حصول ممکن ہے؟

۵۔ دل ناز کا مقصد پورا ہونے میں کون سی مشکلات درپیش ہیں؟

مذکورہ بالا مثالوں میں ہر متعلقہ شخص کی صرف خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ ان خواہشات کو مقصد کی شکل دیے بغیر ان کا حصول مشکل ہے۔ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے پہلے اسے مناسب الفاظ میں پیش کیا جانا چاہیے۔ کاغذ پر تحریر کیا جانا چاہیے۔ ہم دیکھیں گے کہ خواہش کو مقصد میں تبدیل کس طرح کیا جائے۔

ہر ایک کے مقصد کے بیانات پر بات چیت کریں۔

کیا ہر بیان SMART ہے؟ اس کی جانچ کریں۔

نہ ہو تو اس میں جو کمی ہے اسے پہچان کر اس کے مطابق مقصد تبدیل کریں۔

کیا مقاصد کے بیان میں 'واقعتاً کیا؟'، 'کب؟'، 'کتنا؟' کیا یہ واضح ہوتا ہے؟ اس کی جانچ کریں۔

S — **۱۔ Specific**

واقعتہً ہمیں کیا حاصل کرنا ہے، اسے واضح الفاظ میں پیش کیجیے۔ ممکن ہوتو 'کچھ بھی'، 'بڑے'، 'شاندار' وغیرہ الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیجیے۔

M — **۲۔ Measureable**

قابلِ شمار – ہمیں جو حاصل کرنا ہے اسے اگر ہم گن سکیں تب ہی ہم یہ جان سکیں گے کہ وہ مقصد حاصل ہوا یا نہیں۔ 'بہت'، 'زیادہ'، 'تمام'، 'اچھے' جیسے الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیجیے۔ امتحان میں 'بہت نمبرات حاصل کرنا' اس کی بہ نسبت 'امتحان میں ۷۰ فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کرنا' زیادہ مناسب مقصد ہے۔

A — **۳۔ Achievable**

قابلِ حصول – اس پر غور کرنا چاہیے کہ ہم جو مقاصد طے کرتے ہیں کیا وہ قابلِ حصول ہیں۔ دنیا کے تمام رنج والم ختم کرنا ایک ناقابلِ حصول مقصد ہے۔ اس کی بہ نسبت دو چار افراد کو لکھنا پڑھنا سکھانا قابلِ حصول مقصد ہے۔

R — **۴۔ Realistic**

قابلِ عمل – دو مہینوں میں عمدہ کھلاڑی بن پانا قابلِ عمل نہیں ہے۔ عمدہ کھلاڑی بننے کے لیے برسوں کڑی محنت کرنا پڑتی ہے۔

T — **۵۔ Time bound**

وقت کی قید – کوئی خاص مقصد ہمیں کب تک حاصل کرنا ہے اس کے لیے ہم جب تک وقت کی قید نہیں کرتے تب تک اس کا حصول ممکن نہیں ہوتا ہے۔ اگر ہم پر وقت کی کوئی قید نہ ہو تو ہم کام کا آغاز تک نہیں کر سکتے۔

مختصراً یہ کہ ہمارا مقصد SMART ہونا چاہیے۔

اسے سمجھ لیجیے۔

ذیل میں دیے ہوئے مقاصد کے بیانات میں پائی جانے والی خامیاں معلوم کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔ اگر خامیاں ہوں تو ان بیانات کو مناسب صورت میں کس طرح لکھیں گے اس پر بھی غور کر کے مناسب مقاصد لکھیے۔

۱۔ ریمو کا مقصد اچھے نمبرات حاصل کرنا ہے۔

۲۔ منیشا کا مقصد ایک کامیاب انسان بننا ہے۔

۳۔ راکیش کا مقصد چار پہیہ سواری خریدنا ہے۔

۴۔ پروین کا مقصد گیارہویں جماعت میں ۶۰٪ نمبرات حاصل کر کے فلاں کالج میں ایڈمیشن لینا ہے۔

اپنے کریئر کی منصوبہ بندی

فرض کیجیے آپ کو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جانا ہے۔ تب کیا آپ فوراً اُٹھ کر چلنا شروع کر دیتے ہیں؟ فرض کیجیے آپ کے گھر شادی کا ایک بڑا پروگرام طے ہو چکا ہے تو کیا شادی کے دن ہی تمام تیاریاں کی جاتی ہیں؟ فرض کیجیے کسی کھلاڑی کو اولمپک کھیل میں تمغہ جیتنا ہے تب کیا صرف مقابلے کے دن ہی میدان پر دوڑ کر اس کا یہ مقصد حاصل ہو جائے گا؟ درج بالا تمام سوالوں کا جواب نفی میں ہی ہوگا۔ کوئی بھی امر حاصل کرنا ہو تو اس کی ابتدائی تیاری بے حد ضروری ہوتی ہے۔

اس کے مطابق آج سے ہی کیا کیا کرنا ہے یہ طے کرنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ پھر اپنے کریئر کے بارے میں وضاحت ہونا تو اور بھی زیادہ اہم ہے۔ ذیل کا نمونہ جدول آپ کو یہ واضح کرنے میں مدد دے گا۔

نمونہ جدول کے مطابق طلبہ کو ان کی اپنی جدول بنانے میں مدد کریں۔ جدول میں زیادہ سے زیادہ قطعیت لانے میں ان کی مدد کریں۔

سال	میں کیا بنوں گا۔	میں کیا کر رہا ہوں گا۔	میرے پاس کیا ہوگا۔
۱۰ سال بعد	میں ایک کامیاب کسان بنوں گا۔	میں اپنی ذاتی کھیتی باڑی کر رہا ہوں گا۔	• اپنی کھیتی • اپنا گھر • اپنا ٹریکٹر
۵ سال بعد	میں فلاں کالج سے زراعت میں بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہوں گا۔	میں تجربہ حاصل کرنے کے لیے کسی کامیاب کسان کے ساتھ کام کر رہا ہوں گا۔	• میری ڈگری • بہترین کھیتی باڑی کی صلاحیت
۳ سال بعد	میں بارھویں کے امتحان میں 'اے' نمبرات حاصل کر کے فلاں کالج میں داخلہ لوں گا۔	میں زراعت میں بی ایس سی کا نصاب پورا کر رہا ہوں گا۔ اس سے متعلق نت نئی باتیں سیکھ رہا ہوں گا۔	• زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا جوش • اس تعلیم کا کس طرح استعمال کیا جائے گا اس بارے میں وضاحت • میں مختلف اسکیموں کی معلومات حاصل کر چکا ہوں گا۔
ایک سال بعد	میں دسویں کے امتحان میں 'اے' فیصد سے زائد نمبرات حاصل کر کے گیارہویں کے لیے فلاں کالج میں داخلہ لے چکا ہوں گا۔	میں گیارہویں میں فلاں کالج میں پڑھ رہا ہوں گا۔ بارھویں میں 'اے' فیصد سے زائد نمبرات حاصل کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہوں گا۔	• زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا جوش • مستقبل میں کیا کرنا ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہوں گا۔ • متعلقہ افراد سے ملاقات کر چکا ہوں گا۔

۲۔ میرے مقصد کا بیان

ہمیں ۱۰ سال بعد کیا کرنا ہے، یہ واضح ہو جانے کے بعد ہمیں دسویں سال یا بعد کے تین/ چھے مہینے کے مقاصد طے کر کے ہم اس کے لیے منصوبہ بنا سکیں گے۔

دیے ہوئے نمونے کے مطابق اپنے مقاصد کا بیان تیار کرنے میں مدد کریں۔ ہر طالب علم کے مقصد کے مطابق جملے کی تشکیل میں فرق ہوسکتا ہے۔ اسے ذہن میں رکھیں۔

مقصد - بیان

واقعتاً کیا بننا ہے؟ - مجھے .... بننا ہے۔

مثال : مجھے دسویں کے امتحان میں اچھے نمبرات حاصل کرنے ہیں۔

کتنے نمبر چاہیے؟ - مجھے .... نمبر ملنے چاہئیں۔

مثال : مجھے دسویں کے امتحان میں کم از کم ۷۰٪ نمبرات ملنے چاہئیں۔

کب تک؟ - مجھے یہ .... تک حاصل کرنا ہے۔

مثال : مجھے آئندہ چھے مہینوں میں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے محنت کرنا ہے۔

منصوبہ بندی

اب آپ اپنے مقاصد کو تحریری شکل دے چکے ہیں۔ اس کے لیے آج ہی سے آپ کو کیا کرنا چاہیے اس کی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ ذیل میں دی ہوئی جدول کے مطابق آپ بھی اپنا منصوبہ بنا سکتے ہیں۔

دیے ہوئے نمونے کے مطابق طلبہ کو ان کے منصوبے بنانے میں مدد کریں۔
اسے ذہن میں رکھیں کہ ہر طالب علم کا ان کے مقصد کے مطابق منصوبے میں فرق ہوسکتا ہے۔

آج میں کہاں ہوں؟	مجھے چھ مہینوں میں / سال بھر میں کہاں جانا ہے؟	اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟
آج مجھے ٪۶۰ نمبر مل رہے ہیں۔	مجھے دسویں کے امتحان میں کم سے کم ۷۰ فیصدی نمبرات حاصل کرنا ہے۔	• مطالعے کے وقت میں اضافہ کرنا چاہیے۔ • سمجھ میں نہ آنے والی باتیں اساتذہ کو دوبارہ پوچھ کر سمجھ لینا چاہیے۔ • مضمون نویسی میں کم نمبرات ملتے ہوں تو لکھنے کی مشق کرنا چاہیے۔

وقت کی منصوبہ بندی

”ہر شخص کے لیے ایک دن میں ۲۴ گھنٹے ہی ہوتے ہیں۔ وہ طے کرتا ہے کہ اس میں اسے کیا کرنا ہے۔ اسی پر اس کی کامیابی کی بلندی کا انحصار ہوتا ہے۔“

دسویں میں اسکول، مطالعہ، مشقی امتحان وغیرہ کی کل وسعت کو دیکھتے ہوئے وقت کی ہمیشہ ہی شکایت ہوتی ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ اپنا من پسند مقصد حاصل کرنے کے لیے وقت کی منصوبہ بندی کرنا بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ ذیل میں وقت کی منصوبہ بندی کرنے کا ایک طریقہ دیا ہوا ہے۔ ایسے کئی طریقے ہوسکتے ہیں۔

آپ کے روزانہ سونے کے وقت کے علاوہ باقی وقت کے نصف نصف گھنٹے کے حصے کیجیے۔

کون سی بات سرخ رنگ سے رنگنا ہے تو کون سی زرد رنگ سے، اسے سمجھنے کے لیے طلبہ کو آپ کی مدد کی ضرورت ہوگی۔
اسی طرح کسی عملی کام کے لیے درکار وقت کم کرنے کے لیے دوسرے متبادل کیا ہوسکتے ہیں اس بات پر غور کرنے کے لیے طلبہ کی مدد کریں۔

• دو- تین روز تک آپ ہر نصف گھنٹے میں کیا کرتے ہیں، اس کا اندراج کیجیے۔

- اس کی مدد سے آپ کو ایک عمومی اندازہ ہو جائے گا۔
- جو بات آپ کے مقصد سے بالکل غیر متعلق ہے اسے **سرخ رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً ٹی وی دیکھنا یہ ۷۰٪ نمبر حاصل کرنے سے بالکل غیر متعلق ہے۔ اس لیے اس عمل کو سرخ رنگ سے رنگیے۔
- جو بات آپ کے مقصد سے راست تعلق نہیں رکھتی لیکن تکمیلی ہے، اسے **زرد رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً 'اسکول آنے جانے کا وقت'۔ اس کا مقصد سے راست تعلق نہیں ہے پھر بھی یہ مقصد حاصل کرنے میں تکمیلی ہے۔
- جو بات آپ کے مقصد سے تعلق رکھتی ہے اسے **سبز رنگ سے رنگیے**۔ مثلاً ریاضی کی مشق کے لیے دیا جانے والا وقت۔
- سب سے پہلے سرخ رنگ سے نشان زد کیے ہوئے امور پر خرچ ہونے والا وقت کم کرنے کی کوشش کیجیے۔ اس کے بعد زرد رنگ سے رنگے ہوئے کام کرنے کا وقت کم کیا جا سکتا ہے، یا دو کام اکٹھا کیے جا سکتے ہیں، اس پر غور کیجیے۔ مثلاً اسکول آتے جاتے پڑھی ہوئی باتوں کا دل ہی دل میں اعادہ کرنا۔

وقت	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اِتوار
۶:۰۰ سے ۶:۳۰							
۶:۳۰ سے ۷:۰۰							
۷:۰۰ سے ۷:۳۰							
۷:۳۰ سے ۸:۰۰							
۸:۰۰ سے ۸:۳۰							
۸:۳۰ سے ۹:۰۰							
۹:۰۰ سے ۹:۳۰							
۹:۳۰ سے ۱۰:۰۰							
۱۰:۰۰ سے ۱۰:۳۰							
۱۰:۳۰ سے ۱۱:۰۰							

تھوڑی سی تفریح

ویژن بورڈ (Vision Board)

اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک ویژن بورڈ بنائیے۔ اپنا مقصد کاغذ پر لکھ کر گھر کی کسی دیوار پر چسپاں کیجیے۔ اس کے اطراف مقصد سے منسلک فوٹو، اقوالِ زرّیں، اس شعبے میں کامیاب لوگوں کے فوٹو وغیرہ لگائیے۔ ویژن بورڈ کا مقصد آپ کو مسلسل ترغیب ملتے رہنا ہے اور آپ کی نظر میں آپ کا مقصد واضح ہوتا رہنا ہے۔

کریئر کے راستے میں رکاوٹیں

ا۔ سرپرستوں سے مکالمہ

دریافت کریں کہ کیا طلبہ میں سے کسی کو اس طرح کا تجربہ ہوا ہے؟
کسی کی خواہش ہو تو وہ آگے آکر اسے پیش کرے۔

معزہ کو مستقبل میں کھیل کے شعبے میں کریئر بنانا ہے۔ تاہم معزہ کے سرپرست چاہتے ہیں کہ اسے نرسنگ کا کورس کرنا چاہیے۔ معزہ ان کو اپنا نظریہ منوانے میں کامیاب نہیں ہو پاتی۔ گھر میں روزانہ تکرار ہوتی رہتی ہے۔ اس روز روز کی تکرار سے تنگ آکر معزہ کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ اسے تعلیم ہی حاصل نہیں کرنا چاہیے۔

اکثر ہم اپنے سرپرستوں سے اپنی بات منوانے میں کامیاب نہیں ہو پاتے، واضح طور پر کہہ نہیں پاتے۔ اس وجہ سے وہ ہماری بات سمجھ نہیں پاتے اور انھیں ہمارے انتخاب پر اعتماد نہیں ہوتا۔ اس لیے ذیل کی باتیں کی جاسکتی ہیں :

غور سے سنیے :

اپنے سرپرستوں کا کہنا مکمل طور پر مسترد نہ کریں۔ ان کی فکر پر توجہ دیجیے۔ اکثر سرپرستوں کو درج ذیل فکر لاحق ہوتی ہے :

ا۔ آپ مطمحِ نظر کس طرح واضح کرتے ہیں؟
۲۔ آپ کے شعبے میں آگے کیا مواقع (اسکوپ) ہیں؟ کیا آپ کو ملازمت/ کاروبار کے مواقع ہیں؟
۳۔ کیا آپ اپنے منتخب کردہ کورس/ کریئر کو سنبھال پائیں گے؟
۴۔ کورس کی فیس کتنی ہوگی؟

آپ ان سوالوں کے اطمینان بخش جواب خود کو اور اپنے سرپرستوں کو دے سکیں تو اکثر اوقات سرپرستوں کا اپنی مخالفت سے پیچھے ہٹنے کا امکان رہتا ہے۔

معلومات جمع کیجیے :

اپنی پسند کے شعبے سے متعلق اخبار میں شائع ہونے والی معلومات، ٹی وی پر نشر ہونے والے انٹرویو، انٹرنیٹ پر دستیاب معلومات وغیرہ اپنے سرپرستوں کو دِکھائیے۔ آپ مستقبل میں جو کرنا چاہتے ہیں اس کی تعلیم دینے والے کالج کہاں ہیں؟ اس کی فیس کتنی ہوتی ہے؟ ان سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار رہیے۔

لوگوں سے بات چیت کیجیے :

آپ کا منتخب کردہ کورس کرنے والے یا اسے پورا کرکے برسرروزگار افراد سے اپنے سرپرستوں کو ساتھ لے جاکر ملاقات کیجیے۔ ان کی باتیں غور سے سنیے۔

۲۔ معاشی مشکلات

اکثر معاشی مشکلات کی وجہ سے ہم اپنا من پسند کریئر اختیار نہیں کر پاتے۔ ایسے وقت ہم سرکاری اور نجی اسکالرشپ جیسا متبادل منتخب کر سکتے ہیں۔ چند اسکالرشپ کے بارے میں معلومات ذیل میں دی ہوئی ہے۔ البتہ دی ہوئی معلومات میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اس تعلق سے تازہ ترین معلومات ویب سائٹ سے حاصل کیجیے۔

۱۔ اسکول کے ذہین طلبہ کے لیے 'این سی ای آر ٹی' اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.ncert.nic.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۲۔ SIA یوتھ اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.sia-youth-scholarships.html ویب سائٹ دیکھیے۔

۳۔ کشور ویگیانک پروتساہن یوجنا
مزید معلومات کے لیے http://kvpy.iisc.ernet.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۴۔ مہندرا اکھل بھارتیہ گنوتّا اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.kcmet.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۵۔ ٹیکنیکل کورس کے طلبہ کے لیے اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.aicte-india.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۶۔ دسویں کے بعد گنوتّا اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے اپنے اپنے کالج میں رابطہ قائم کیجیے۔

۷۔ GIIS کی سی وی رمن اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.giisscholarship.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۸۔ راجرشی چھترپتی شاہو مہاراج شکشن شلک پرتی پورتی یوجنا
https://dtemaharashtra.gov.in
https://mahaeschol.maharashtra.gov.in

۹۔ ڈاکٹر پنجاب راؤ دیشمکھ وستی گرہ نرواہ بھتّا یوجنا
https://mahaeschol.maharashtra.gov.in

۱۰۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن کورس لڑکیوں کے لیے ترقی اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.aicte-india.org ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۱۔ انڈین آئیل اسپورٹس اسکالرشپ
مزید معلومات کے لیے www.iocl.com ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۲۔ پیشہ ورانہ کورسیس کے لیے خصوصی اقلیتی اسکالرشپ

https://www.dtemaharashtra.gov.in

۱۳۔ مہاراشٹر میں مرکزی حکومت کی اقلیتی طلبہ کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.momascholarship.gov.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۴۔ اقلیتی لڑکیوں کے لیے مولانا آزاد نیشنل اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے www.maef.nic.in ویب سائٹ دیکھیے۔

۱۵۔ معذوروں کے لیے دسویں کے بعد اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع پریشد کے محکمۂ سماج کلیان سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۶۔ سابق فوجیوں کے ذہین بچوں کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع سینک کلیان ادھیکاری آفس سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۷۔ سابق فوجیوں کے بے سہارا بچوں کے لیے اسکالرشپ

مزید معلومات کے لیے ضلع سینک کلیان ادھیکاری آفس سے رابطہ قائم کیجیے۔

۱۸۔ دیگر اسکالرشپ تلاش کیجیے۔

۳۔ گیارہویں میں داخلے کے عمل میں مشکلات

کئی دفعہ نمبرات اچھے ہونے کے باوجود درکار مناسب دستاویزات نہ ہونے کی وجہ سے گیارہویں میں داخلہ لیتے وقت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا دسویں کا امتحان ہوتے ہی داخلے کے لیے اپنی ایک فائل تیار کرنے کی ابتدا کر دیجیے۔ اس میں :

غیر محفوظ (اوپن) نشست کے لیے

اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)

اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ

دستوری تحفظ کی حامل نشست

(SC/ST/VJ-A/NT-B/NT-C/NT-D/OBC/SBC)

اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)

اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ

ذات کا اوریجنل تصدیق نامہ، آدھار کارڈ

مخصوص تحفظ

الف۔ کھیل

ب۔ فنونِ لطیفہ اور ثقافتی

ج۔ یکم اکتوبر ۲۰۱۶ء اور اس کے بعد پونہ اور پمپری چنچوڑ مہانگر پالیکا کے علاقے میں تبادلے کے ذریعے آنے والے ریاستی / مرکزی حکومت / نجی شعبے کے ملازمین کے بچّے۔

F6JBM2

د۔ موجودہ-سبکدوش فوجیوں کے بچّے
ہ۔ مجاہدینِ آزادی کے بچّے
و۔ معذور طالب علم
ز۔ پروجیکٹ کے متاثرین کا تصدیق نامہ
ح۔ زلزلے کے متاثرین کا تصدیق نامہ

☆ اوریجنل مارک شیٹ (دسویں جماعت یا اس کے مساوی)
☆ اوریجنل اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ
☆ مخصوص تحفظ کا سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ

دیگر بعض ضروری دستاویز

☆ آمدنی کا تصدیق نامہ
☆ ذات کی جانچ کا تصدیق نامہ
☆ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ
☆ شہریت کا تصدیق نامہ
☆ نان کریمی لیئر کا تصدیق نامہ
☆ قومیت کا تصدیق نامہ، آدھار کارڈ

(تازہ ترین معلومات متعلقہ داخلہ عمل مرکز، اسکول یا کالج سے حاصل کیجیے۔)

قدر پیمائی (اوزان ۱۵٪)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیراطمینان بخش)	نمبرات
SMART مقصد کا بیان	دیے ہوئے ۵ معیارات کے مطابق ۱، ۳، ۵، ۱۰ سال کے بعد مقاصد کے بیان حتمی طور پر تیار کیا۔	۱، ۳، ۵، ۱۰ سال کے بعد کے مقاصد کے بیان تیار کیے لیکن معیاروں پر تفصیلی غور نہیں کیا۔	ضرورت بھر غور نہ کرتے ہوئے سطحی طور پر مقاصد کا بیان پورا کیا۔	
مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام	مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام کا خاکہ بنا کر اس کے مطابق عملی کام کر رہا ہے اور اس کا اندراج رکھتا ہے۔	مقاصد کے بیان کے مطابق عملی کام کا خاکہ بنایا ہے لیکن اس کے مطابق عملی کام کا اندراج نہیں کیا۔	عملی کام کا خاکہ بنایا ہی نہیں۔	
جماعت کے عملی کام میں حصہ	سبق کے تمام عملی کام رغبت سے پورے کیے۔ (فعال شمولیت) جماعت کے تمام کاموں کو بیاض میں مکمل کیا۔	سبق کے تمام عملی کام پورے کیے۔	دوسرے طلبہ کی بیاض دیکھ کر عملی کام نقل کرتا ہے۔	

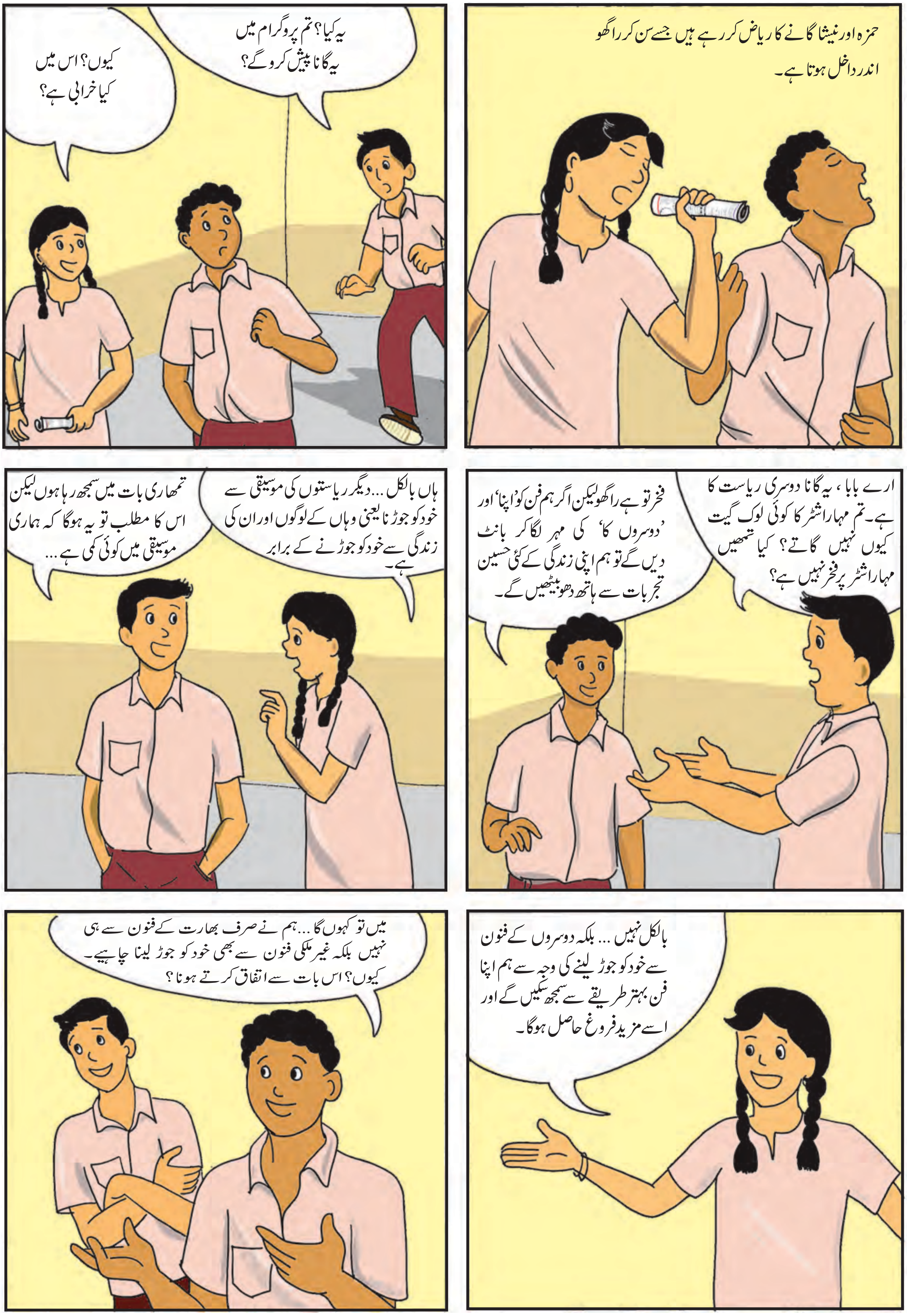

حمزہ اور نیشا گانے کا ریاض کر رہے ہیں جسے سن کر راگھو اندر داخل ہوتا ہے۔
یہ کیا؟ تم پروگرام میں یہ گانا پیش کروگے؟
کیوں؟ اس میں کیا خرابی ہے؟
ارے بابا، یہ گانا دوسری ریاست کا ہے۔ تم مہاراشٹر کا کوئی لوک گیت کیوں نہیں گاتے؟ کیا تمھیں مہاراشٹر پر فخر نہیں ہے؟
فخر تو ہے راگھو لیکن اگر ہم فن کو 'اپنا' اور 'دوسروں کا' کی مہر لگا کر بانٹ دیں گے تو ہم اپنی زندگی کے کئی حسین تجربات سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔
ہاں بالکل ... دیگر ریاستوں کی موسیقی سے خود کو جوڑنا یعنی وہاں کے لوگوں اور ان کی زندگی سے خود کو جوڑنے کے برابر ہے۔
تمھاری بات میں سمجھ رہا ہوں لیکن اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہماری موسیقی میں کوئی کمی ہے ...
بالکل نہیں ... بلکہ دوسروں کے فنون سے خود کو جوڑ لینے کی وجہ سے ہم اپنا فن بہتر طریقے سے سمجھ سکیں گے اور اسے مزید فروغ حاصل ہوگا۔
میں تو کہوں گا ... ہم نے صرف بھارت کے فنون سے ہی نہیں بلکہ غیر ملکی فنون سے بھی خود کو جوڑ لینا چاہیے۔ کیوں؟ اس بات سے اتفاق کرتے ہو نا؟

٦ میں اور حرکی فنون

''جہاں الفاظ کا سفر ختم ہوتا ہے وہاں سے فن کا سفر شروع ہوتا ہے۔''

مقاصد:

۱۔ ڈرامے کو دلچسپ بنانے والے چند عوامل کے نام سمجھنا اور اپنے الفاظ میں ان کی اہمیت بیان کرنا۔
۲۔ ڈراموں میں غیر انسانی کرداروں کو کس طرح پیش کیا جاسکتا ہے، اس کے بارے میں خود اپنی قوتِ متخیّلہ کے استعمال کا موقع فراہم ہونا۔
۳۔ یہ سمجھنا کہ ایک ہی مکالمہ مختلف حوالوں اور مختلف مواقع کے ساتھ قائم ہوسکتا ہے نیز اس نوعیت کا تصور قائم کرنے کی مشق کرنا۔
۴۔ فن کی نظامت اور چند عوامی رقص کی طرزوں سے متعارف ہونا۔
۵۔ انسانی زندگی میں رقص کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۶۔ خلا، زمانہ اور جوش؛ ان تینوں عوامل کو رقص کے دوران استعمال کرنے کی مشق کرنا۔
۷۔ بھارتی جغرافیائی خطوں میں مختلف مروّج سازوں کا تعارف ہونا اور ان میں پائی جانے والی رنگارنگی کو سمجھنا۔
۸۔ اپنی من پسند موسیقی جن وجوہات کی بنا پر پسند کرتے ہیں اس کا تجزیہ اپنے الفاظ میں کرنا۔

گزشتہ برس ہم نے حرکی فنون کے بارے میں مختصر معلومات حاصل کی۔ اس برس ہم ان فنون کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کریں گے۔

ڈراما

ذرا یاد کیجیے!

۱) درج ذیل کہانی کو ڈرامے کی شکل میں تحریر کرنا ہو تو آپ کو اس میں کیا کمی محسوس ہوتی ہے؟

’’ایک تھا کسان۔ وہ نہایت محنت مشقت کرتا اور اپنے خاندان کی کفالت کرتا۔
آہستہ آہستہ اس کے بچے تعلیم حاصل کرنے لگے۔ بڑے ہوگئے اور اپنے پیروں پر کھڑے ہوگئے۔ تمام بچے نیک نکلے۔
بچے اپنے والدین سے بہت پیار کرتے تھے۔ اس طرح وہ خوشی خوشی زندگی گزارتے تھے۔‘‘

۲) کوئی شخصی خاکہ تیار کرتے وقت کن عوامل کا خیال رکھنا چاہیے (مثلاً ایک غریب بوڑھی عورت)؟

ڈرامے سے متعلق اس سے قبل سیکھے ہوئے تصورات کی بنیاد پر طلبہ کو غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں۔
ڈرامے میں جدوجہد، شخصی خاکے سے متعلق غور و فکر، پہناوا، حرکات وسکنات، آواز، باڈی لینگویج (جسمانی حرکات) جیسے تصورات کا اعادہ کرائیں۔

ڈرامے کو دلچسپ بنانے والے چند عوامل

ا۔ پس منظر :

ڈراما کہاں ہو رہا ہے، اسے دِکھانے کے لیے یا ڈرامے میں پیش کردہ موقع یا واقعے کو حقیقت سے مزید قریب کرنے یا مؤثر بنانے کے لیے اسٹیج پر جو ماحول تیار کیا جاتا ہے اسے 'پس منظر' کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے زیادہ مروّج لفظ 'ڈرامے کا سیٹ' ہے۔

۲۔ پوشاک :

ڈرامے کے کردار کون ہیں، ان کا تعلق کس زمانے سے ہے، ان کی خصوصیات، ڈراما پیش کرنے کا طرز وغیرہ جیسے عوامل پر غور کر کے کرداروں کے پہناوے (پوشاک) کا تعین کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر ڈراما تاریخی نوعیت کا ہو تو اس کی مناسبت سے پوشاکوں کا انتخاب کرنا۔

۳۔ آرائش :

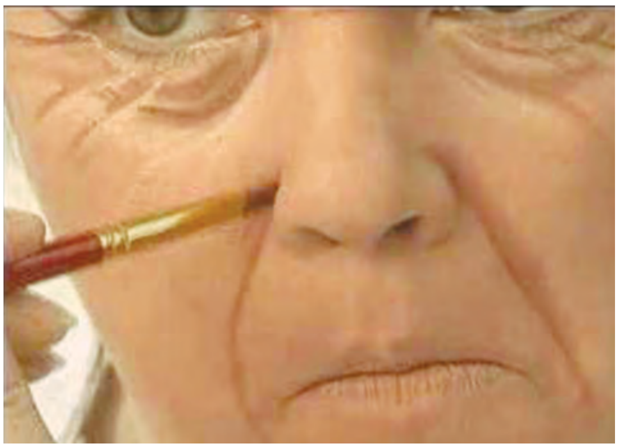

جس طرح کسی ڈرامے میں کردار کی پوشاک پر توجہ دی جاتی ہے اسی طرح کرداروں کی عمر اور ان کی خصوصیات کو مدنظر رکھ کر ان کے چہرے پر رنگ اور خوب صورتی (آرائش) کے وسائل استعمال کیے جاتے ہیں۔ نیز اسٹیج کی روشنی میں کرداروں کے چہروں کے تاثرات واضح کرنے کے لیے بھی اس قسم کی آرائش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے مروّج لفظ 'میک اَپ' ہے۔ مثلاً کسی معمر شخص کو دِکھانے کے لیے بالوں کو سفید کرنا، کوئلے کی مدد سے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بنانا وغیرہ۔

۴۔ روشنی کا نظم :

اسٹیج کے کسی مخصوص حصے کی جانب توجہ مبذول کرانے کے لیے، کوئی مقام دِکھانے کے لیے یا کوئی واقعہ دِکھانے کے لیے مخصوص قسم کی بلبوں (لائٹ) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بلب کبھی اسٹیج کے اوپری حصے میں معلق ہوتے ہیں، کبھی اسٹیج کی نچلی سمت میں تو کبھی اسٹیج کے بازو میں۔ مثلاً رات کا وقت دِکھانے کے لیے اکثر نیلگوں رنگ کے بلب استعمال کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ ہر بلب مطلوبہ وقت پر شروع یا بند کرنے کی ذمے داری ایک متعینہ شخص کو سونپی جاتی ہے۔

۵۔ پس منظر موسیقی :

ڈرامے کے تاثر میں اضافے کے لیے کئی مرتبہ موسیقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ موسیقی کبھی کرداروں کے مکالموں کے دوران پس منظر میں ہلکی آواز میں جاری رہتی ہے تو کبھی کوئی مکالمہ نہ ہونے کی صورت میں بلند آواز میں جاری رہتی ہے۔ مثلاً تیز ہوا، بادلوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنانے سے بادلوں کے اُمڈ آنے کا تاثر نہایت مؤثر طریقے سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔

ڈرامے کی جزئیات

کوئی ڈراما اسٹیج کرنے کے دوران عام طور پر کئی باتوں پر غور کیا جاتا ہے۔ ڈرامے میں پیش کردہ واقعہ کہاں وقوع پذیر ہورہا ہے، ڈرامے کا تعلق کس زمانے سے ہے، کوئی منظر دن کے کس وقفے یا وقت وقوع پذیر ہورہا ہے وغیرہ۔ مقام، زمانے، وقت وغیرہ دِکھانے کے لیے مختلف چیزوں کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آئیے، ہم ان میں سے چند کے بارے میں مختصراً معلومات حاصل کریں۔

البتہ یہ خیال رہے کہ ڈراما اسٹیج کرنے کے لیے مقام، زمانہ، وقت وغیرہ دِکھائے جانے کی بندش لازمی نہیں ہوتی۔

مختلف مقامات دِکھانا :

کئی مرتبہ کسی ڈرامے کے واقعات مختلف جگہوں پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ یہ تمام مقامات قطعی طور پر دِکھائے جائیں یہ ضروری نہیں لیکن اگر ان مقامات کو دِکھانا مقصود ہو تو اس کے لیے چند تکنیکیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ اسٹیج پر مختلف مقامات کے لیے مختلف حصے مختص رکھنا۔ مثلاً اگر ڈرامے میں گھر اور ہوٹل؛ ان دو مقامات کو دِکھانا ہو تو اسٹیج کا ایک حصہ گھر جیسا اور دوسرا حصہ ہوٹل جیسا دِکھائی دینے کی مناسبت سے اس کی تیاری کرنا۔

۲۔ مختلف مقامات دِکھانے کے لیے اسٹیج کا کوئی حصہ مختص نہ رکھتے ہوئے اسٹیج پر اسی جگہ عارضی سامان اور جگہ کی نشاندہی کرنے والی تختیاں رکھنا۔ مثلاً تصویر میں عدالت کا کمرہ دِکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ کسی بھی قسم کا سامان اور تختی استعمال نہ کرتے ہوئے صرف اداکاری اور پس منظر موسیقی کے ذریعے کسی مقام کو دِکھانا۔ مثلاً باغ میں کوئی شخص بیٹھا ہے؛ یہ دِکھانے کے لیے کوئی سامان استعمال کیے بغیر محض اداکاری اور باغ کے گردو پیش کی مختلف آواز استعمال کرنا۔

تھوڑی سی تفریح

ڈرامے میں درج ذیل مقامات دِکھانے کے لیے آپ کن چیزوں کا استعمال کریں گے، لکھیے۔

۱۔ ریگستان

۲۔ ساحلِ سمندر

۳۔ کھیت

۴۔ شہری بس اسٹاپ

طلبہ کے گروہ بنا کر انھیں ایک ایک مقام تفویض کریں۔ پس منظر، روشنی اور پس منظر موسیقی؛ ان تینوں نکات پر غور کرنے کے لیے انھیں ترغیب دیں۔

مختلف زمانے دِکھانا:

کئی مرتبہ کسی ڈرامے کے واقعات مختلف زمانوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ کچھ واقعات موجودہ زمانے کے ہوتے ہیں جبکہ کچھ کا تعلق یادوں سے ہوتا ہے۔ کچھ کا تعلق دن سے ہوتا ہے تو کچھ کا تعلق رات سے۔ کچھ یکے بعد دیگرے متواتر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ مختلف زمانے دِکھانے کے لیے چند تکنیکیں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ دو واقعات کے درمیان اسٹیج کی تمام لائٹ چند سیکنڈوں کے لیے بند کرکے اندھیرا کرکے ایک خلا دِکھایا جاسکتا ہے۔ اسے 'بلیک آؤٹ' بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ خواب یا یادوں کا زمانہ دِکھانے کے لیے کبھی کبھی مختلف رنگوں کی روشنی اسٹیج پر ڈالنے کا طریقہ بھی رائج ہے۔

۳۔ اسٹیج پر ایک ہی وقت میں دو مختلف جگہوں پر ایک ساتھ دو مختلف زمانوں کے واقعات باری باری شروع رہنا۔

۴۔ صبح کا وقت دِکھانے کے لیے زیادہ زرد روشنی اور رات کا وقت دِکھانے کے لیے کم روشنی، نیز مخصوص نیلگوں روشنی استعمال کرنا۔

غیر انسانی جانداروں کے خاکے

ڈرامے کے موضوعات صرف انسانی زندگی تک ہی محدود نہیں ہوتے ہیں بلکہ جدوجہد سے بھرپور کسی بھی کہانی کو ڈرامے کی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ دیگر غیر انسانی جانداروں کا کردار پیش کرنے کے حسبِ ذیل طریقے ہوسکتے ہیں:

۱۔ کچھ مختلف نہ کرتے ہوئے مکالموں کے ذریعے خاکہ ظاہر کرنا۔

۲۔ جانوروں، پرندوں وغیرہ کے خاکوں کی صورت میں بیچ بیچ میں ان کی آواز نکالنا، ان کی حرکات وسکنات اور جسمانی حرکات کرنا یا پوشاک کے ذریعے تاثر پیدا کرنا۔

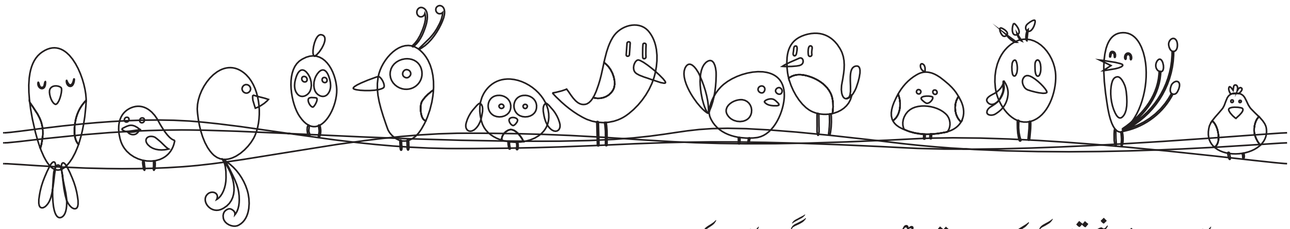

آپ نے پنچ تنتر کی کہانیاں تو پڑھی ہی ہوں گی۔ آپ کو پنچ تنتر کی کہانیوں اور دیگر کہانیوں میں کیا فرق محسوس ہوتا ہے؟

کسی ایک کہانی کا انتخاب کیجیے۔ اس سے قبل آپ نے جن تصوّرات کو سیکھا ہے ان سب کا استعمال کرتے ہوئے اس کہانی کی ڈرامائی پیشکش کیجیے۔ ہر گروہ کو ایک کہانی منتخب کرنا ہے۔ گروہ کے ہر فرد کو اسٹیج پر آ کر کہانی کے کسی ایک کردار کو پیش کرنا لازمی ہے۔ اگر منتخبہ کہانی میں اتنے کردار نہ ہوں جتنے گروہ میں طلبہ ہیں تو کرداروں کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو ایک ایک مکالمہ دیں۔ طلبہ کی تعداد زیادہ ہو تو وہی مکالمہ ایک سے زیادہ گروہ کو دیں۔

ہر گروہ کو یہ طے کرنے دیں کہ مکالمہ کن کرداروں کے درمیان کب اور کہاں واقع ہونا ہے۔ اسی مناسبت سے کرداروں کی جسمانی حرکات، حرکات وسکنات وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں اداکاری کی ترغیب دیں۔ مقام، زمانہ اور وقت کے مطابق گروہ کے طلبہ کو پس منظر، پس پردہ موسیقی وغیرہ پر غور کرنے کی ہدایت دیں۔

تمام گروہوں کی مشق ہوجانے کے بعد ہر گروہ کو پیشکش کا موقع دیں۔ پیشکش کے بعد دیگر گروہ بتائیں کہ وہ مکالمے کس حوالے سے ادا کیے جارہے ہیں۔

طلبہ کو اگر پنچ تنتر کی کہانیوں میں سے کسی کہانی کو یاد کرنے کی ہدایت دیں۔ اگر طلبہ نے وہ کہانیاں نہ پڑھی ہوں تو ایسی کوئی بھی کہانی لی جاسکتی ہے جس کے کردار انسان کی بجائے جانور اور پرندے ہوں۔

۶ تا ۸ طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ کو ایک کہانی منتخب کرنے دیں۔ اس کام کے لیے انھیں کہانیوں کی کتابیں فراہم کریں۔

ہر گروہ کے طلبہ دوسرے گروہ کے طلبہ کی پیشکش کو توجہ کے ساتھ دیکھیں اور اس میں خامیاں تلاش نہ کرتے ہوئے یہ واضح کریں کہ انھیں اس پیشکش میں کون سی بات پسند آئی اور کون سی بات پسند نہیں آئی۔

مکالموں کو برمحل بنانا:

ذیل میں چند مکالمے دیے ہوئے ہیں۔ غور کیجیے کہ یہ مکالمے کن دو کرداروں کے درمیان، کب اور کہاں وقوع پذیر ہوئے اور اسی مناسبت سے انھیں پیش کیجیے۔ گروہ کے چند افراد پیشکش کریں اور چند پس پردہ موسیقی، پس منظر وغیرہ پر غور کریں۔

مکالمہ ۱ :

۱ : ''میرے ہی ساتھ یہ ہونا تھا!''

۲ : ''ایسا نہیں ہے۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی اس تجربے سے گزرنا پڑتا ہے۔''

۱ : ''لیکن میری کوشش میں کیا کمی رہ گئی جو میرے ہاتھ نا اُمیدی لگی؟''

۲ : ''ہوا سو ہوا۔ تمھیں یہ سوچنا چاہیے کہ اس تجربے سے کیا سبق سیکھا جاسکتا ہے۔''

۱ : ''اس سے تکلیف کم ہو جائے گی کیا؟''

۲ : ''تکلیف تو کم نہیں ہوگی لیکن آئندہ تکلیف سے بچ جاؤ گے۔''

۱ : ''اب مجھے اس سب میں دوبارہ نہیں پڑنا۔''

۲ : ''اس طرح ہمت ہار دینے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ذرا صبر کرو۔''

۱ : ''کہنا بہت آسان ہے۔''

۲ : ''تم صحیح کہتے ہو لیکن اس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ ہے کیا؟''

۱ : ''ہم م م م...تم بھی کبھی اس طرح کے تجربے سے گزرے ہوں گے۔ تم نے کیا کیا تھا اس وقت؟''

۲ : ''میں نے دوبارہ نئے سرے سے کوشش کی۔ میں نے نا اُمیدی کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا اور میری رائے تو یہ ہے کہ تمھیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔''

۱ : ''ہاں۔ کوشش تو کرنی ہی چاہیے... ٹھیک ہے...دوبارہ نئے سرے سے شروع کرتے ہیں۔''

مکالمہ ۲ :

۱ : ''کیا وقت ہوا ہے؟''

۲ : ''۱۲:۰۰''

۱ : ''ابھی تک کیوں نہیں آئی؟''

۲ : ''ہاں...اسے اتنی دیر تو کبھی نہیں ہوتی۔

۱ : ''آج کل کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ برسات کے دن ہیں۔ دیر ہوتی ہی ہے۔''

۲ : ''ہم پچھلے دو گھنٹوں سے انتظار کر رہے ہیں۔ کیا ایسے ہی بیٹھے رہیں؟''

۱ : ''تھوڑی دیر اور ٹھہر جاتے ہیں۔ شاید آتی ہی ہوگی۔''

۲ : ''مجھے اب تشویش ہونے لگی ہے۔''

۱ : ''کسی سے پوچھیں کیا؟''

۲ : ''کس سے پوچھیں گے؟''

۱ : ''یہ بھی صحیح ہے۔''

۲ : ''وقت کی پابندی کیوں نہیں ہوسکتی۔ یہ تو اب ہمیشہ کی بات ہوگئی ہے۔''

۱ : ''ہاں۔ اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ اس کا آنا اچانک منسوخ ہوگیا۔''

۲ : ''پھر؟ کیا ہوا؟''

۱ : ''پھر کیا...ہم بیٹھے رہے انتظار کرتے ہوئے۔''

۲ : ''ہم کچھ کہتے نہیں ہیں نا...یہ اسی کا نتیجہ ہے۔''

۱ : ''ایک منٹ۔ آواز سنی؟ لگتا ہے وہ آ گئی ہے۔''

مکالمہ ۳

۱ : ”میں نے تمام تیاری کر لی ہے۔“

۲ : ”یہ کہاں رکھوں؟“

۱ : ”اس کونے میں رکھ دو۔“

۳ : ”اسے سیدھا رکھوں یا آڑا؟“

۱ : ”سیدھا ہی رکھو۔ تنگی نہ ہو جائے۔“

۲ : ”یہ بقیہ پیسے۔ کم پیسوں میں ملا ہے یہ سارا سامان۔“

۱ : ”خوب...ہمیں آئندہ کام آئیں گے۔“

۳ : ”چابیاں چاہیے تھیں۔ کہاں ہوں گی؟“

۱ : ”چابیاں کیوں چاہئیں؟ میں کھول دیتی ہوں۔“

۳ : ”ٹھیک ہے۔ ایسا ہی سہی۔ بے کار بحث نہ ہو۔“

۱ : ”بحث کی بات نہیں ہے۔ مجھ پر ذمے داری ہے۔“

۲ : ”ہم نے بھی کام ذمے داری کے ساتھ انجام دیا ہوتا۔“

۱ : ”یہ ہمارے عمل سے ظاہر ہونا چاہیے۔“

۳ : ”ٹھیک ہے۔ لڑیے مت۔ کام وقت پر ہو گیا تو...

۲ : ”ہم م م...“

۱ : ”باپ رے! وقت ہو گیا۔ کام نپٹا یا نہیں؟“

۲ : ”ہاں، میں تیار ہوں۔“

۳ : ”میں بھی۔“

مکالمہ ۴

۱ : ”تمھارے ہاتھوں میں کیا ہے؟“

۲ : ”کہاں؟ کچھ بھی تو نہیں۔“

۱ : ”کچھ نہیں کیسے! پھر ہاتھ پیچھے کیوں چھپائے ہیں؟“

۲ : ”کہاں چھپائی ہے کچھ چیز؟ میں نے اپنے ہاتھ پشت پر باندھ رکھے ہیں۔“

۱ : ”پھر ہاتھ سامنے کیوں نہیں کرتے؟“

۲ : ”مجھ پر بھروسا نہیں ہے کیا؟“

۱ : ”چھپانے جیسا کچھ نہیں ہے نا؟ پھر ہاتھ سامنے کرنے میں کیا قباحت ہے؟“

۲ : ”میں نے کچھ نہیں چھپایا۔ میں کیوں کروں؟“

۱ : ”یہ اچھا ہے۔ پہلے خود چھپا چھپی کرو اور پھر شرافت کا ڈھونگ کرو۔“

۲ : ”اب بہت ہو گیا۔ میں نے کہا نا کہ میں نے کچھ نہیں چھپایا۔“

۱ : ”نہیں نہیں۔ مجھے ہی ایسا لگ رہا ہے۔“

۲ : ”لگ رہا ہوگا۔“

۱ : ”موضوع بدلنے کی ضرورت نہیں۔“

۱ : ”ہاتھ سامنے نہیں آئے تو مجھے ہی ادھر آنا ہوگا۔“

۲ : ”یہ کیا پاگل پن ہے۔“

۱ : ”نہیں۔ اب چاہے کچھ ہو جائے۔ مجھے ہی ادھر آنا پڑے گا۔“

۲ : نہیں نہیں، اے خدا!...مدد کر۔

۱ : ”باپ رے باپ! یہ کیا ہے؟ یہی دن دیکھنا باقی رہ گیا تھا!“

ہدایت کار کا کردار

اس سے قبل کی سرگرمی میں آپ نے مکالمے پڑھے ہیں۔ یہ مکالمے دراصل کوئی بھی کرداروں کے درمیان، کسی بھی جگہ مختلف حوالوں کے ساتھ ہو سکتے تھے۔ یہ مکالمے کن کرداروں کے درمیان اور کیوں ہو رہے ہیں؟ کردار کہاں ہیں اور کس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس کا فیصلہ آپ نے اپنے طور پر کیا اور ان مکالموں کو ادا کیا۔ اسی طرح جب کوئی کہانی یا ڈراما تحریری شکل میں ہوتا ہے تو اسے اسٹیج کرتے ہوئے تحریری ڈرامے کو معنی خیز بنانا، ہر مکالمے کے ذریعے کون سا جذباتی تاثر اُبھارنا متوقع ہے، اسی طرح واقعہ اسٹیج پر کیسے دِکھایا جائے، ڈرامے کے کردار کس طرح برتاؤ اور بات چیت کریں گے، کس منظر کو ہو بہو دِکھانا ہے، کس منظر میں کمی بیشی کرنا چاہیے، تبدیلی یا ترمیم کرنا چاہیے، ان امور سے متعلق فیصلہ لینا بہت اہم ہوتا ہے۔ اس کام کو ایک خاص شخص انجام دیتا ہے۔ اسے 'ہدایت کار' کہتے ہیں۔

نظامت

کیا آپ نے کسی پروگرام میں اسٹیج پر مائک کے سامنے بولنے کا تجربہ کیا ہے؟ مائک کے سامنے یا مائک ہاتھوں میں لے کر بات کرتے وقت آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

آپ نے کئی مرتبہ ٹی وی پر یا بڑے اسٹیج پر کسی براہِ راست پروگرام میں درخواست کرتے ہوئے درخواست کنندہ کو دیکھا ہوگا۔ مقررہ لائحۂ عمل میں ایک پروگرام ختم ہونے کے بعد اس کے آگے کا پروگرام کون سا یہ ناظرین کو سمجھانا ضروری ہوتا ہے۔ اس تعلق سے جو درخواست کی جاتی ہے یا تمہید باندھی جاتی ہے اسے 'نظامت' کہتے ہیں اور نظامت کا یہ کام کرنے والے فرد کو ناظم کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں نظامت بھی ایک پیشہ بن چکا ہے۔

تھوڑی سی تفریح

کاغذ کا گولا بنا کر اپنے منہ کے سامنے پکڑیے اور اپنا نام بتاتے ہوئے جماعت کے دوستوں/سہیلیوں اور اساتذہ کا استقبال کرتے ہوئے نظامت کا نمونہ جماعت میں پیش کیجیے۔

مثلاً ''آداب، میں نواز الدین اکبر، یہاں تشریف فرما تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کرتا ہوں۔''

رقص

رقص فنونِ لطیفہ کی ایسی قسم ہے جس میں منتخب کردہ خوب صورت حرکات و سکنات بالترتیب اور لَے سے معمور طریقے سے کسی مقصد کے اظہار کے لیے کی جاتی ہیں۔ ہم یہ بات گزشتہ برس معلوم کر چکے ہیں۔ اس برس ہم رقص کے چند اجزا اور باریکیاں سیکھیں گے۔

روزمرہ زندگی کا رقص سے تعلق

ذرا یاد کیجیے۔ آپ کی روزمرہ زندگی میں رقص یا رقص جیسی حرکات وسکنات سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے کیا؟ کب؟ کرکٹ کا میچ جیتنے پر اظہارِ مسرت کے لیے کھلاڑی ناچتے ہیں۔ جلوس میں لوگ ناچتے ہیں۔

رقص فلموں کا ایک لازمی جز ہوتا ہے۔ کسی تقریب میں خوب صورت رقص پیش کیا جاتا ہے، کوئی گانا سنتے ہوئے ہم پیروں کی تھاپ سے تال دینا شروع کردیتے ہیں، چھوٹے بچے کے کھلونے میں چابی بھرنے پر وہ کھلونا ناچنے لگتا ہے۔ کیا آپ اس فہرست میں اضافہ کرسکتے ہیں؟ فہرست کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگی میں آپ رقص کو کیا مقام دیتے ہیں، اس سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ہم رقص کیوں کرتے ہیں؟

انسانی زندگی میں رقص کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ زمانۂ قدیم ہی سے انسانی ثقافت میں رقص کی شمولیت نظر آتی ہے۔ پھر چاہے وہ اسپین میں زمانۂ قدیم کی تصاویر ہوں یا مدھیہ پردیش کے بھیم بیٹکا کے غاروں میں کندہ تصاویر۔ اس زمانے کی طرزِ زندگی میں رقص کی اہمیت اور اس کے مقام کا پتا چلتا ہے۔

اسی طرح چھٹی صدی میں کرناٹک کے بدامی کے مندروں اور ایلورا کے غاروں میں بھی نٹراج (رقص کرنے والا شیو) کا مجسمہ موجود ہے۔ اسی کے ذریعے ہندوستانی تہذیب میں رقص کے مقام اور اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔

چند محققین کا ماننا ہے کہ رقص کرنے والے قبائل میں اسی مناسبت سے مل جل کر رہنے اور سماجی بھائی چارے کا رجحان پروان چڑھا جس کا فائدہ انھیں ناموافق حالات میں بھی ساتھ مل کر رہنے میں ہوا۔ اسی وجہ سے رقص کرنے والے قبائل برفانی عہد میں بھی زندہ رہ پائے۔ لہٰذا آج رقص و نغمے کی روایت ہمیں دنیا بھر میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

کچھ محققین ایسے بھی ہیں جن کا ماننا ہے کہ ہمارے دماغ کے چند انبساطی مراکز ایک لے اور تال کے ساتھ ہونے والی حرکات وسکنات کے ساتھ متحرک ہوتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کے ذریعے لے اور تال کے ساتھ ہونے والی حرکات وسکنات کو دیکھنے پر بھی ہمارے انبساطی مراکز متحرک ہوتے ہیں اور ہم لطف اندوز ہوتے ہیں۔

تاریخ کے مطالعے سے یہ بات پتا چلتی ہے کہ رقص مختلف مواقع پر کیا جاتا تھا۔ زبانوں کے فروغ پانے سے قبل مرد و زن ایک دوسرے کی توجہ اپنی جانب مبذول کرنے کے لیے رقص کا استعمال کرتے تھے۔ زمانۂ قدیم میں جنگوں کے موقع پر بھی رقص کیا جاتا تھا۔ جنگجوؤں میں جوش و خروش اور شجاعت و حوصلہ بھرنے کے لیے رقص کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اسی طرح جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد تقریبِ مسرت کے انعقاد کے موقع پر بھی رقص کیا جاتا تھا۔

اسی طرح اچھی فصل کے لیے اور فصل اچھی ہونے کے بعد بھی دیوی دیوتا کا شکر ادا کرنے کے طور پر رقص کیا جاتا تھا۔ پنجاب میں بھانگڑا اور گڈا ایسے ہی موقع پر پیش کیے جانے والے رقص ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے رقص کرنے کی روایات بھی پائی جاتی ہیں۔

عوامی رقص کی چند اقسام

ہم نے نویں جماعت میں بھارتی کلاسیکی رقص کی اقسام کا مطالعہ کیا۔ اس برس ہم مہاراشٹر کے عوامی رقص کی چند اقسام کا مطالعہ کریں گے۔

عوامی رقص سے مراد مخصوص طبقے کے لوگوں کا کسی خاص موقع پر جمع ہو کر رقص کرنا ہے۔ آئیے، رقص کی چند قسموں کا مطالعہ کریں۔

بالیا رقص یا جاکھڑی-رقص :

علاقہ : کوکن اور ممبئی

یہ رقص عام طور پر شراون مہینے سے لے کر دیوالی کے آخر تک کے عرصے میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ اس عرصے میں کئی تہوار اور تقریبات منائی جاتی ہیں۔ پونہ، ممبئی اور ناشک جیسے مقامات پر گنیش وِسرجن کے موقع پر بھی یہ رقص دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ رقص عام طور پر دائروی ہوتا ہے۔ ایک دو گلوکار، سازندے اور کورَس دائرے کے بیچ میں بیٹھتے ہیں۔ ان کے اردگرد رقص کرنے والے ہوتے ہیں۔

رقاصوں کے ایک پاؤں میں گھنگھرو (چال) بندھے ہوتے ہیں۔ ایک پاؤں پر زور دے کر رقص کرنا اس رقص کی خصوصیت ہے۔

ادی واسی رقص

ادی واسی رقص - بِھل، کورکو، ٹھاکر، وارلی، کاتکری، گونڈ جیسے ادی واسی قبائل تہواروں، تقریبات اور غم کے موقع پر بھی مختلف قسم کے

رقص کرتے ہیں۔ یہ رقص مختلف سازوں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔مثلاً ڈھول رقص، تمبوری رقص، تارپا - رقص وغیرہ۔ادی واسی لوگ یہ رقص دائروی شکل میں گھوم کر آہستہ روی سے یا تیز رفتاری سے کرتے ہیں۔ بِھل قبیلے میں میّت کے وقت کیے جانے والے رقص کی ایک قسم 'واری گھالنا' ہے۔

تارپا - رقص

ادی واسی سماج میں تہواروں اور تقریبات نیز خوشی کے موقع پر ایک دلکش رقص کیا جاتا ہے جسے تارپا - رقص کہا جاتا ہے۔ وارلی سماج فنون کا شوقین ہے۔تہوار پسند ہے۔جس طرح وارلی مصوری مشہور ہے اسی طرح اس سماج کا تارپا-رقص بھی مشہور ہے۔خوشی یا شادی کے موقع پر تارپا-رقص تو کیا ہی جاتا ہے، اس کے علاوہ پہاڑی زمینوں میں جب فصل اُگائی جاتی ہے،خصوصی طور پر جب چاول یا ناچنی کی بوائی ہوتی ہے اس وقت تارپا-رقص تقریب منعقد کی جاتی ہے۔

دھنگری گاجا

یہ رقص دھنگر سماج میں کیا جاتا ہے۔ دھنگر سماج کا رشتہ فطرت سے زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے اس کے اکثر گانے فطرت سے متعلق ہوتے ہیں۔ان کے کچھ گانے ان کے دیوتا کی ولادت کی کہانی سے بھی جڑے ہوتے ہیں۔ یہ رقص ڈھول کی تال پر کیا جاتا ہے۔

کولی رقص

یہ کولی لوگوں کا پسندیدہ رقص ہے۔تہوار وتقریبات اور شادی کے موقعوں پر کولی مردوزن گروہی طور پر ناچتے ہیں۔کولی رقص میں تال اور تھاپ پر تھرکنا دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔کولی گیت بھی مہاراشٹر میں یکساں طور پر مقبول ہیں۔

لیزم

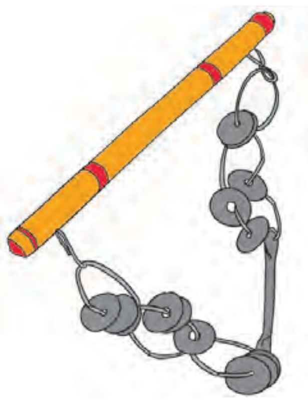

یہ رزمیہ طرز کا رقص ہے۔جلسہ، جلوس، یاترا وغیرہ مقامات پر لیزم رقص کیا جاتا ہے۔ڈھول، گھمکے اور ہلگی کی تال پر یہ رقص پیش کیا جاتا ہے۔لیزم میں مختلف طرز ہوتی ہیں۔اس میں مخصوص لے بند حرکات ہوتی ہیں۔اسے کسرت یا ورزش کی قسم کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔چند اسکولوں میں جسمانی تعلیم میں رقص کی اس قسم کو شامل کیا جاتا ہے۔

عوامی رقص اور کلاسیکی رقص کے درمیان فرق

گزشتہ برس ہم نے کلاسیکی رقص کی معلومات حاصل کی اور اس سال ہم نے عوامی رقص کے بارے میں پڑھا۔ کیا آپ کو ان دونوں کے درمیان کوئی فرق محسوس ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو وہ فرق کیا ہے؟

طلبہ کو گزشتہ سال کی کتاب کے حوالے سے فرق کے تعلق سے خود ہی غور و فکر کرنے کی ترغیب دیں۔ دونوں رقصوں پر درج ذیل نکات کی مدد سے غور و فکر کریں۔
ماخذ، اُصول، معاشرے میں مقام، حاصل ہونے والی شاہی سرپرستی وغیرہ۔ اس تعلق سے مزید معلومات انٹرنیٹ پر تلاش کی جاسکتی ہیں۔

گزشتہ برس ہم نے دیکھا کہ رقص میں تاثرات اور جسم کی لے بند حرکات وسکنات رقص کے دو اہم حصے ہیں۔ لیکن ان دونوں کو بہ آسانی انجام دینے کے لیے اپنے دل سے تذبذب اور خوف کو دور کرنا نہایت اہم ہوتا ہے۔ اپنے جسم اور جسمانی حرکات پر قابو پانے کے لیے درج ذیل سرگرمیاں مفید ہوسکتی ہیں۔

رقص میں تاثرات

اپنے چہرے سے مناسب جذبات کا اظہار کرنے کے لیے چہرے کے عضلات پر قابو پانا نہایت اہم ہوتا ہے۔ درج ذیل چند حرکات کرکے دیکھیے۔

- دونوں بھنوؤں کو اُٹھانا۔
- ایک بھنوں کو اُٹھانا۔
- پیشانی پر ٹیڑھی شکنیں لانا (حیرت کے اظہار کے لیے)۔
- پیشانی پر سیدھی شکنیں لانا (چڑچڑاہٹ کے اظہار کے لیے)۔
- نتھنے پھلانا۔
- آنکھیں دونوں جانب، اوپر نیچے اور گول گھمانا۔
- آنکھیں پھیلانا۔
- منہ بگاڑنا۔

بازو میں دیے ہوئے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کی مشق طلبہ سے کروائیں۔ اس کے بعد دو دو طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کا ایک فرد چہرے پر اُتار چڑھاؤ پیدا کرے اور دوسرا اس کی نقل کرے۔ پھر دوسرا اُتار چڑھاؤ پیدا کرے اور پہلا اس کی نقل کرے۔

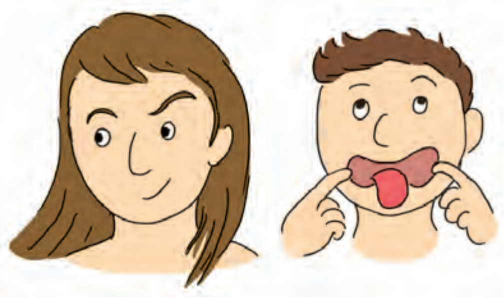

تھوڑی سی تفریح

چند طلبہ یکے بعد دیگر سامنے آ کر درج ذیل جذبات کو صرف چہرے کے تاثرات کے ذریعے ظاہر کریں۔ دوسرے طلبہ اپنی بیاض میں درج کریں کہ چہرے کے اُتار چڑھاؤ یا تاثرات پیدا کرتے وقت چہرے کے کون سے عضلات کو حرکت دی گئی۔

غصہ، نفرت، رحم، محبت، مسرت، غم، جسمانی تکلیف، ہمدردی، حقارت، خوف، حیرت، تجسّس وغیرہ۔

رقص کی لے بند حرکات

مغربی طرزِ رقص میں حرکات کے تین اہم حصے مانے جاتے ہیں:

- جگہ (خلا)
- دورانیہ (وقت)
- جوش (ولولہ)

جگہ (خلا)

رقص میں حرکات وسکنات کے دوران جگہ کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے، رقاص لے بند حرکات وسکنات کے لیے رقص کے لیے دستیاب جگہ کو جس طرح استعمال کرتا ہے اس سے رقص کے حسن میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ اپنے جسم کو مختلف شکلوں میں حرکت دے کر دیکھیں۔ (دائرہ، مثلث، مستطیل)۔ ایک ایک کرکے یا تین چار طلبہ کا گروہ بھی یہ کام انجام دے سکتا ہے۔
- مختلف اونچائیوں کی جست لگا کر زمین پر بیٹھنا۔
- جسم کو موڑنا (آگے، پیچھے، دائیں بائیں، ترچھا، دائروی)
- ہاتھوں اور پیروں کو حرکت دے کر مختلف قسم کی حرکات انجام دیتے ہوئے دستیاب جگہ میں اِدھر اُدھر گھومنا۔

کسی وسیع اور کھلی جگہ، میدان یا ہال میں درج ذیل سرگرمیاں کروائی جائیں۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شریک ہونے کی ترغیب دیں۔ انھیں اپنی حرکات و سکنات منتخب کرنے کی اجازت دیں۔ ایک وقت میں ایک ہی طالب علم یا گروہ سے یہ سرگرمی کروائی جائے تاکہ بدنظمی نہ ہو۔

دورانیہ (وقت)

رقص کی حرکات وسکنات کتنی آہستہ یا تیز ہوتی ہیں یا کس تھاپ پر ہوتی ہیں یہ بات بھی رقص کی خوب صورتی، تنوع، معنی خیزی میں اضافہ کرتی ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ ایک مخصوص حرکت نہایت سست روی، اوسط سست روی، اوسط تیز روی سے اور پھر نہایت تیز روی کے ساتھ کر کے دیکھیں۔
- اب درج بالا تمام حرکات وسکنات ایک کونے سے دوسرے کونے تک جاتے ہوئے کر کے دیکھیں۔

جوش وخروش سے لبریز موسیقی بجائی جائے۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شرکت کی ترغیب دیں۔ خود اپنی حرکات وسکنات کے انتخاب کی آزادی دیں۔ ایک وقت میں ایک طالب علم یا ایک گروہ اس سرگرمی کو انجام دے تا کہ بدنظمی نہ ہو۔

جوش (ولولہ)

رقص کی حرکات وسکنات ضرورت کے مطابق کتنے جوش وخروش سے یا کتنی نزاکت سے کی جاتی ہیں، یہ بات رقص کی خوب صورتی، تنوع، معنی خیزی میں اضافہ کرتی ہے۔

عمل کیجیے۔

- طلبہ ایک مخصوص حرکت کو نہایت جوش وخروش کے ساتھ اور پھر سست روی سے انجام دیں۔
- اب درج بالا اُمور ایک کونے سے دوسرے کونے تک جاتے ہوئے کر کے دیکھیں۔

جوش وخروش سے لبریز موسیقی بجائی جائے۔ ہر طالب علم کو سرگرمی میں شرکت کی ترغیب دیں۔ خود اپنی حرکات وسکنات کے انتخاب کی آزادی انھیں دیں۔ ایک وقت میں ایک طالب علم یا ایک گروہ اس سرگرمی کو انجام دے تا کہ بدنظمی نہ ہو۔

آئیے، عمل میں لائیں۔

دی ہوئی موسیقی پر جگہ، دورانیہ اور جوش؛ ان تینوں کا خیال کرتے ہوئے ایک رقص تیار کیجیے اور اسے پیش کیجیے۔ دوسروں کی پیشکش کو دیکھیے۔پیشکش کے بعد ہر گروہ کی پیشکش کے بارے میں درج ذیل نکات کی بنیاد پر گفتگو کیجیے۔

- کیا رقص موسیقی سے ہم آہنگ تھا؟
- کیا حرکات وسکنات کی رفتار موسیقی سے ہم آہنگ تھی؟
- کیا حرکات وسکنات موسیقی کے لحاظ سے پر جوش یا آہستہ رو تھیں؟
- کیا حرکات وسکنات کے لیے دستیاب جگہ کا مناسب استعمال کیا گیا؟

۶ - ۵ طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کے لیے کسی مخصوص موسیقی منتخب کرے۔ دوسرا گروہ موسیقی سن کر دستیاب جگہ کے مناسب استعمال، حرکات و سکنات کا انتخاب ، تنوع، حرکات وسکنات کی رفتار کیسی ہو، اس میں کتنا تنوع ہو، وہ پر جوش ہوں یا آہستہ رو جیسے نکات کی مناسبت سے رقص کی ہدایت کاری کرے۔

تھوڑی سی تفریح

گزشتہ سال بھر آپ کی پسندیدہ موسیقی کون سی تھی؟ یہ موسیقی آپ کو کیوں پسند تھی؟ درج ذیل نکات کی مدد سے گفتگو کیجیے۔

۱۔ سُر
۲۔ گلوکاری
۳۔ بجائے گئے ساز
۴۔ تال (ٹھیکا)
۵۔ گانے کے بول (گانا)

جماعت میں طلبہ کے ساتھ گفتگو کریں۔ طلبہ کے ذریعے بتائے ہوئے موسیقی کی ہر قسم کے بارے میں درج نکات کی مدد سے بات چیت کریں۔

نویں جماعت میں ہم نے موسیقی کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کی۔اس سال ہم بھارتی تال، ساز اور گیتوں کی اقسام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔

بھارتی ساز

بھارتی سازوں کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ تاروالے ساز

جن سازوں میں تاروں کی مدد سے سُر پیدا ہوتے ہیں انھیں تار والے ساز کہتے ہیں۔ان کی بھی دو قسمیں ہیں : تار بند ساز اور مضراب بند ساز۔

تار بند ساز : ان سازوں میں تاروں کو کسی دوسری شے سے یا ہاتھوں سے حرکت دی جاتی ہے۔مثلاً وینا، ستار، تمبورا، سرود وغیرہ۔

مضراب بند ساز : ان سازوں میں تاروں کو چھڑی کی مدد سے حرکت دی جاتی ہے۔مثلاً سارنگی، وائیولن وغیرہ۔

۲۔ ساز بدم

جو ساز پھونک یا ہوا کے ذریعے بجائے جاتے ہیں انھیں ساز بدم کہتے ہیں۔مثلاً بانسری، ہارمونیم، شہنائی وغیرہ۔

۳۔ جِلد بند ساز

اس قسم کے سازوں میں چمڑا مڑھے ہوئے ساز شامل ہیں۔مثلاً طبلہ، مردنگ، ڈھولک، ڈمرو وغیرہ۔

۴۔ ضربی ساز

ان سازوں میں ضرب لگانے کی وجہ سے سُر پیدا ہوتے ہیں۔مثلاً جل ترنگ، جھانجھ، پیانو وغیرہ۔

تھوڑی سی تفریح

۵ مختلف اقسام کے گانے سنیے۔کیا آپ پہچان سکیں گے کہ ان گانوں میں کون کون سے سازوں کا استعمال کیا گیا ہے؟ اگر آپ یہ کر سکیں تو کیا آپ ان میں استعمال کیے ہوئے سازوں کے نام بتا پائیں گے؟

جماعت میں طلبہ کے ساتھ گفتگو کریں۔ ہر گانے میں استعمال کیے گئے سازوں کو پہچاننے اور ان کے نام بتانے میں طلبہ کی مدد کریں۔ ہوسکتا ہے طلبہ تمام سازوں کے نام نہ بتا پائیں۔تب استاد ان کی رہنمائی کرے۔

جغرافیائی خطوں کے لحاظ سے مروّج ساز

بھارت تنوع سے بھرپور ملک ہے۔ ہر ریاست کی اپنی ثقافت ہے۔ اس لحاظ سے ہر ریاست اور علاقے کی اپنی مخصوص روایتی موسیقی ہے۔ اس روایتی موسیقی کے لیے استعمال کیے جانے والے ساز بھی مخصوص نوعیت کے حامل ہیں۔ مثلاً مہاراشٹر کے لاؤنی گیت میں ڈھولک کی تھاپ کو نہایت اہمیت حاصل ہے۔ جنوبی ہند کی موسیقی میں مردنگ یا گھٹم کو اہم مقام حاصل ہے۔ راجستھانی موسیقی میں سارنگی اور الگوزا نامی بانسری کا خصوصی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ کو ایک ایک علاقہ تفویض کریں۔ انھیں متعلقہ علاقے کی موسیقی سننے کا موقع اور وسائل فراہم کریں۔ ہر گروہ گانا سننے کے بعد اس میں استعمال کیے گئے اہم سازوں کے بارے میں گفتگو کرے۔

اسی طرح کیا آپ دیگر علاقوں میں استعمال کیے جانے والے سازوں کے بارے میں کچھ معلومات دے سکیں گے؟

تھوڑی سی تفریح

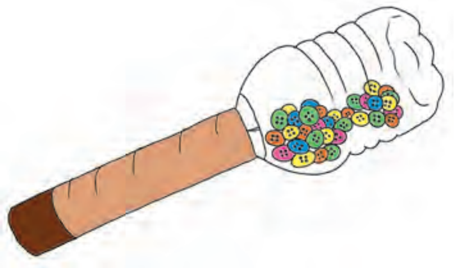

خود کا ساز تیار کرنا

کیا آپ اپنے آس پاس کی اشیا مثلاً ڈبے، بوتلیں، تار، ربر وغیرہ کا استعمال کر کے کوئی ساز تیار کر سکتے ہیں؟ ان سے ایک میٹھا سُر نکلے یہی بات اہم ہے۔

طلبہ کو ان کی خواہش کے مطابق گروہ میں یا اکیلے کام کرنے دیں۔ ہر گروہ آگے آ کر اپنے بنائے ہوئے ساز کو عملاً پیش کرے۔

آرکیسٹرا تیار کرنا

اپنے تیار کردہ ساز کا استعمال کرتے ہوئے ایک آرکیسٹرا تیار کیجیے اور اس پر ایک گانے کی دھن بنائیے۔

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ سے ایک گانا 'موسیقی بند' کرنا متوقع ہے۔ اس گانے کو کسی تقریب یا اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

گیت (نغمے)

کلاسیکی موسیقی میں گیت گائے جاتے ہیں۔ راگوں میں گیتوں کی مختلف اقسام رائج ہیں۔ ان گیتوں کو سمجھنے سے قبل ان سے متعلق قدیم ماہرینِ موسیقی نے جو کہا ہے، اس پر غور کیجیے۔ چونکہ گانوں کا بنیادی مقصد لطف اندوزی ہے اس لیے گانوں میں بھی یہ خوبی ہونی چاہیے۔ اس مناسبت سے قدیم موسیقی کی کتاب میں مثالی گیت کی علامات سے متعلق ایک اشلوک پایا جاتا ہے۔

सुस्वरम्, सुरसम् चैव, मधुरम् मधुराक्षरम्
सालंकारम् प्रमाणं च षडवर्यम् गीतलक्षणम्

یعنی گیت میں درج ذیل چھے علامتیں ہونی چاہئیں: عمدہ سروں والا، مناسب جذبات کی عکاسی کرنے والا، مدھر الفاظ سے پُر، شیریں راگ سے بھرپور اور مناسب لے سے ترتیب دیا ہوا۔

ذرا سوچیے۔

- آپ نے جو گیت سنے ہیں ان میں سے کون سے تین گیت درج بالا معیار پر پورے اُترتے ہیں؟
- قدیم زمانے کی موسیقی اور موجودہ زمانے کی موسیقی میں آپ کیا فرق محسوس کرتے ہیں؟

قدر پیمائی (اوزان ٪۲۰)

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
ڈراما مکالموں کو معنویت دینا	مناسب معنویت دے کر اس کے مطابق آواز، جسمانی حرکات وغیرہ کا استعمال کیا۔	مناسب معنویت دی لیکن آواز اور جسمانی حرکات کا مناسب استعمال نہیں کیا۔	بغیر کسی معنویت کے محض جملے ادا کیے۔	
موسیقی ساز تیار کرنا	سُر پیدا کرنے والے ساز تیار کیے۔ ساز تیار کرنے میں تخلیقیت نظر آئی۔	ساز تیار کیے لیکن ان سے نکلنے والی آواز سریلی نہیں تھی۔	ساز تیار کیا ہی نہیں۔	
رقص رقص کی پیشکش	سبق میں دیے ہوئے نکات کی بنیاد پر جوش، دورانیہ اور جگہ کا مناسب استعمال کرتے ہوئے رقص پیش کیا۔	تین میں سے دو نکات کی مدد سے پیشکش کی۔	ایک آدھ نکتے کا استعمال کرتے ہوئے محض سرگرمی مکمل کی۔	

F6T7NP

دسویں کا امتحان ہو چکا تھا۔ نتیجہ آنا باقی تھا۔ پانچوں دوست اپنے پسندیدہ آم کے درخت کے نیچے بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔
مجھے بہت بے چینی ہو رہی ہے۔ اب ہماری دوستی ختم ہو جائے گی۔ ہم سب الگ الگ راہ پر لگ جائیں گے۔ ہماری ملاقاتیں کم ہو جائیں گی۔ سب لطف جاتا رہا۔
اتنی نا اُمید کیوں ہوتی ہو؟ ... بلکہ اب تو ہم حقیقی دنیا میں قدم رکھیں گے۔
ہاں بابا... اسی لیے تو... تجسس ہے لیکن ساتھ ہی اندیشے بھی۔ آئندہ کوئی مشکل پیش آئی تو...؟
مشکلیں تو آئیں گی ہی۔ یاد ہے... جب صابر اور صابرہ ہمیں چھوڑ گئے تب بھی یہی محسوس ہوا تھا۔ لیکن ہم نے اپنے مسائل خود حل کیے۔ ہے نا؟
ہاں... اور آگے بھی ہمیں کو اپنے مسائل حل کرنے ہیں۔ ان دو برسوں میں ہم نے جو کچھ سیکھا وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے گا اور آئندہ زندگی میں ہمارے کام آئے گا۔
ایک بات تو میں اچھی طرح سمجھ چکی ہوں۔ کامیاب ہونا جتنا اہم ہے اتنا ہی اہم اچھا شہری بننا اور دوسروں کی مدد کرنا ہے۔
اور اقدار پر کاربند رہ کر زندگی گزارنا بھی اہم ہے!
کسی بھی مسئلے سے ہراساں ہوئے بغیر اس کا سامنا کرنا چاہیے۔
ایک بار کی ناکامی سے سب کچھ ختم نہیں ہو جاتا۔ ہم بار بار کوشش کر سکتے ہیں۔
اور کسے پتا... ہوسکتا ہے کامیاب ہونے کے بعد بھی ہم اسی طرح ایک دوسرے سے ملتے رہیں... مین میخ نکالنے کے لیے!
سب ہنستے ہیں۔

حوالے

۱۔ اشکال - آبھا بھاگوت

۲۔ کلاسیکی موسیقی کا تعارف - آنند ایم۔گوڑسے

۳۔ کلاسیکی موسیقی - ڈاکٹر وسنت راؤ راجوپادھیے

۴۔ سنگیت وِشارد - وسنت

۵۔ ۲۱ ویں صدی میں زندگی کی مہارتوں پر تحقیق اور فروغ (مراٹھی) - شیامچی آئی فاؤنڈیشن

۶۔ دیوناگری تصاویر - وشنوپنت چنچالکر گروجی

۷۔ Discipline without tears - Rudolf Dreikurs

۸۔ Positive Discipline - Jane Nelson

۹۔ Superiority and Social Interest - Alfred Adler

حوالہ جاتی ویب سائٹس

1. www.safindia.org
2. http://mahacareermitra.in
3. http://ccrtindia.gov.in
4. http://ncert.nic.in
5. https://www.hindustantimes.com
6. https://www.elementsofdance.org
7. http://centurydancesport.com
8. http://www.nationalartsstandards.org
9. https://www.slideshare.net
10. www.marathiworld.com
11. http://majhamaharashtra.net
12. http://ketkardnyankosh.com

کتاب میں درج چند تصویریں تعلیمی ضرورت کے تحت انٹرنیٹ سے اخذ کی گئی ہیں۔

***

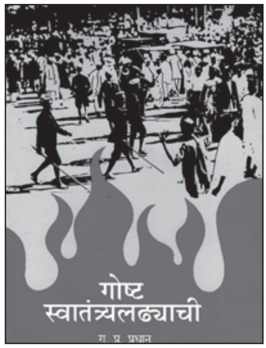

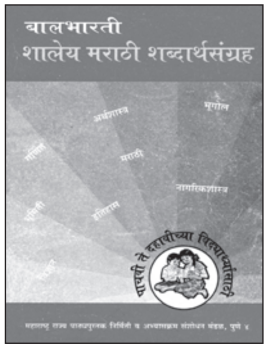

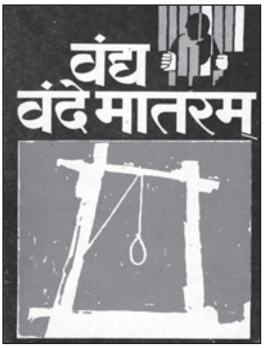

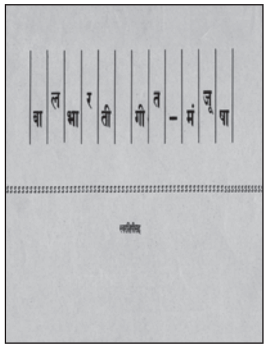

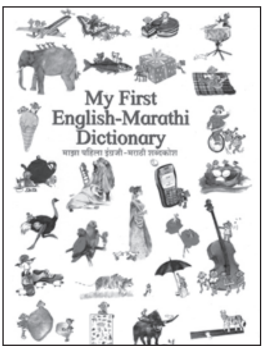

- पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पाठ्येत्तर प्रकाशने.
- नामवंत लेखक, कवी, विचारवंत यांच्या साहित्याचा समावेश.
- शालेय स्तरावर पूरक वाचनासाठी उपयुक्त.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेत स्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

स्व–विकास व कलारसास्वाद इयत्ता दहावी (उर्दू)

₹ 63.00